

# ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ



اسلامیات  
رہنما برائے اساتذہ  
آٹھویں جماعت کے لئے



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### حرف اوّل

محترم اساتذہ کرام،

### السّلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاتہ

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے القرآن سیریز کی کتب کی تدریس کو موثر، آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے راہ نمابرائے استاد تزیب دے دی گئی ہے۔ جس کی مدد سے اساتذہ نصاب کی تدریس جدید اسلوب کے مطابق اس طرح کرنے کے قابل ہو سکیں گے کہ القرآن سیریز میں دیئے گئے مواد کو دل نشین انداز میں کمرہ جماعت میں لاسکیں خاص طور پر اسباق کی منصوبہ بندی کی وضاحت کے لئے علیحدہ دیئے گئے وضاحتی نکات، مشقی سوالات کے جوابات اور گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات کو اس طرح ضبط تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اساتذہ دوران تدریس کسی الجھاؤ کا شکار بھی نہ ہوں اور طلبہ کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کو بھی واضح کرتے چلیں۔ ان اسباق کی تدریس کے لئے، متنوع طریقے دئے گئے ہیں تاکہ اساتذہ اور طلبہ یکساںیت سے اکتا کر جمود کا شکار نہ ہوں اور کمرہ جماعت میں جمود کے بجائے بیداری اور حرکت کا ماحول بن سکے۔ امید کی جاتی ہے کہ راہ نمادرج بالا تمام نکات کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے دلوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی ہمہ گیریت کو اجاگر کرنے اور زندگیوں میں اسلامی اصولوں کی پاسداری رکھنے میں بھی موثر و مددگار ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ

اشاعت: ۲۰۲۳

## القرآن سیریز کا تعارف

اسلامیات کی روایتی نصابی کتب عموماً خشک، مشکل زبان سے آراستہ اور بھاری اصطلاحات سے بوجھل ہیں جو طلبہ کو عملی زندگی سے کاٹ کر ایک ماورائی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ القرآن سیریز لکھنے کا مقصد طلبہ کو دلچسپ اور آسان انداز میں دین کا علم دینا ہے تاکہ ان میں دین کی سمجھ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کا شوق اور اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہو۔

القرآن سیریز کی نصابی کتب میں مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ اندازِ تحریر: ان کتب کے اندازِ تحریر کو سہل اور دلچسپ رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ شوق سے پڑھیں اور آسانی سے سمجھ کر عمل کے لئے آمادہ ہو سکیں۔

۲۔ زبان:

ان کتب کی زبان کو مشکل، بوجھل اور نامانوس الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے حتی الامکان آسان، عام فہم اور طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق رکھا گیا ہے۔

۳۔ متوازن نصاب

ان کتب کے نصاب کو متوازن رکھتے ہوئے اس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرتِ نبی ﷺ، تاریخِ اسلام اور عربی کو شامل کیا گیا ہے۔ پہلی سے آٹھویں کی کتاب تک ان تمام سلسلوں کو تدریج کے ساتھ بڑھاتے ہوئے تفصیل اور گہرائی کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴۔ بنیادی نظریات:

اسلام کے بنیادی نظریات کی بے حد عام فہم اور آسان انداز میں وضاحت کی گئی ہے تاکہ نظریات کی درستگی اس کی پختگی کا بھی باعث ہو۔

۵۔ حقیقی زندگی سے قریب:

کتب کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے حقیقی زندگی سے قریب تر مثالیں دی گئی ہیں تاکہ طلبہ میں ان کتب کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں مشاہدہ کرنے کے بہتر طریقہ سے فہم حاصل کرنے اور عمل کرنے کا شوق ابھر سکے۔

۶۔ بنیادی ماخذ: اسلام کو روایات کے بجائے اس کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و حدیث سے سیکھنے کی تربیت کے لئے قرآنی آیات و احادیث شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے۔

۷۔ دلچسپ مہارتی سرگرمیاں:

طلبہ کی بنیادی مہارتوں مثلاً مشاہدہ، شناخت کرنا، اخذ کرنا، فہم، انطباق، تجزیہ اور غور و فکر وغیرہ کی نشوونما لے لئے دلچسپ مہارتی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

۸۔ عملی ترغیب: کتب میں دئے گئے علم کو طلبہ کے سیرت و کردار کا حصہ بنانے کے لئے عملی ترغیب مؤثر اور بھرپور انداز میں دی گئی ہے۔

۹۔ فقہ کو حقیقی زندگی سے جوڑنے کے لئے:

فقہ کو قانونی انداز کے بجائے عام فہم زبان اور عملی انداز میں لکھا گیا ہے تاکہ طلبہ کے لئے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

۱۰۔ عربی سے واقفیت

قرآنی آیات و احادیث کا عربی متن شامل کر کے انہیں حفظ اور ان کی لفظی اور رواں ترجمہ کرانے اور خوشخط لکھنے کی مشق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۱۔ تدریسی تجربے کا نچوڑ: ان کتب کے مواد کو بار بار کمرہٴ جماعت میں آزمانے اور مکمل تدریسی مراحل سے گزارنے کے بعد تحریری شکل دی گئی ہے۔

۱۲۔ آئندہ جماعتوں میں آسانی:

ان کتب کو پڑھنے کے بعد طالب علم کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کا مرتب کیا ہوا نصاب پڑھنا اور پرچہ سوالات حل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

## تجاویز برائے تدریس

اس رہنما سے بہتر طور پر استفادہ کے لئے ان تجاویز و ہدایات پر عمل مفید ہوگا۔

۱۔ گزارش ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری Lesson Planing ضرور کر لیں تاکہ تمام نکات اور مراحل کے سامنے واضح ہوں اور بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔ یکساں طریقہ تدریس، تدریس کے عمل کو غیر مؤثر بنا دیتا ہے لہذا کوشش کی گئی ہے کہ سبق میں طریقہ تدریس کو کچھ تبدیل کیا جائے۔

۳۔ رہنما میں مذکور طریقہ ہائے تدریس کی وضاحت آسان انداز میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر ان پر صرف سرسری نظر ڈال کر نہ گذرا جائے تو ان کو کوئی تدریسی کورس کئے بغیر بھی سمجھا سکتا ہے۔

۴۔ ہر سبق کی منصوبہ بندی تین یا چار پیریڈز کے لئے کی گئی ہے۔ اساتذہ اس منصوبہ بندی کو دستیاب وقت اور دنوں کے لحاظ سے کمی یا اضافہ کر رہے ہیں۔  
۵۔ مشق میں دیا گیا تمام تحریری کام سبق کے اختتام پر نہ کرایا جائے بلکہ سبق کے جس حصے کی وضاحت ہو جائے مشق میں شامل اس سے متعلق سوالات اسی وقت کرائے جائیں۔ یہ طریقہ زیادہ مؤثر رہے گا۔

۶۔ اس کتاب میں تحریری کام کے تحت سوالات کے جوابات دئے گئے ہیں جو صرف اساتذہ کی سہولت کے لئے ہیں۔ امید ہے کہ اساتذہ طلبہ کے جوابات لکھوانے کے بجائے ان کو خود حل کرنے کا موقع دیں گے تاکہ ان کی مہارتوں کے نشوونما پانے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

۷۔ اس کتاب میں کئی مقامات پر آیات و احادیث سے متعلق چند سوالات دئے گئے ہیں۔ اس کا مقصد طلبہ کی غور و فکر اور فہم کی صلاحیتوں کو نشوونما دینا ہے۔ یہ طلبہ کو خود کرنے دیں اور اگر ان کو زیادہ وقت محسوس ہو تو ان سوالات پر کلاس میں تبادلہ خیال کر لیا جائے پھر انشاء اللہ طلبہ اس کو خود کر سکیں گے۔

۸۔ ہر سبق میں قرآنی آیات و احادیث کو عربی متن کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور ان کو مشق میں بھی شامل رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ میں دین کے اس بنیادی ماخذ سے سیکھنے کا رجحان پیدا ہو اور عربی زبان سے آشنائی ہو۔ آیات و احادیث کلاس میں آویزاں کی جائیں۔ طلبہ ان کو کاپیوں میں لکھیں، اور لفظی اور رواں ترجمہ کریں۔

۹۔ طالبات کے قرآنی آیات لکھنے کے سلسلے میں تدریسی مقاصد کے لئے دی گئی نرمی کو اختیار کرتے ہوئے آیات لکھوایا جائے۔ طالبات پر بھی اس بات کو واضح کر دیا جائے۔

۱۰۔ جو آیات و احادیث حفظ کرنے کے لئے ہیں ان کو یاد کروانے پر توجہ دی جائے۔ ان کا یاد کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس طرح طلبہ کو قرآنی احادیث یاد کرنے کی عادت ہوگی جو مسلمان کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے اور آئندہ بڑی کلاسوں کے امتحان میں مددگار ثابت ہوگا۔

۱۱۔ فقہ سے متعلق اسباق کے بعد چند فرضی مگر عملی زندگی سے قریب مسائل دئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ان کے جوابات دئے گئے ہیں مگر اساتذہ یہ مسائل طلبہ کو خود حل کرنے دیں تاکہ ان میں عملی انطباق کی صلاحیت پیدا ہو۔ اگر طلبہ نہ کر سکیں تو کلاس میں یہ سوال زبانی پوچھے جائیں اور طلبہ سے درست جواب حاصل کرنے کے بعد سبق کے متعلقہ جملے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی وجہ بتائی جائے۔ انشاء اللہ طلبہ سبق پڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

۱۲۔ تحقیقی کام کے تحت قرآن پاک یا دیگر کتب مواد جمع کرنے کا کام دیا گیا ہے۔ اس سے طلبہ کی جستجو میں اضافہ اور تحقیق کرنے کی صلاحیت مقصود ہے۔ قرآن پاک کے سلسلے میں طلبہ کو وقت محسوس ہو تو ان کو سورۃ کا نام بتا دیا جائے۔ دیگر تحقیقی کام کے لئے طلبہ کو اسکول لائبریری سے کتب فراہم کی جائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو طلبہ کو کسی اور ذریعہ سے کتب حاصل کرنے یا چند طلبہ کو یہ کتب خریدنے کی ہدایت کی جائے۔ اگر پوری کلاس میں پانچ چھ کتب بھی دستیاب

ہوسکیں تو طلبہ کتب کا تبادلہ کر کے کام کر لیں اور اگر ایک یا دو کتب ہی مل سکیں تو اس میں متعلقہ حصہ پڑھ کر سنا دیا جائے تاکہ سب اپنے الفاظ میں لکھ لیں۔  
۱۳۔ تحقیقی کام مشقی کام سے علیحدہ ہے اس لئے تحقیقی کام سبق کی ابتدا ہی میں کرنے کے لئے دے دیا جائے اور اس کام کے لئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے۔

۱۴۔ ہر سبق میں گروپ ڈسکشن دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ان کے موضوعات غور و فکر کے حامل ہیں۔ ذیل میں گروپ ڈسکشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

☆ چار چار طلبہ کے دو گروپ بنا دئے جائیں۔

☆ ہر گروپ کو ایک نمبر یا نام دے دیں۔

☆ طلبہ کو تبادلہ خیال کر کے لکھنے کے لئے ۱۰ سے ۱۵ منٹ یا کوئی متعین وقت دیں۔

☆ اس دوران معلم صرف جائزہ لے اور اس بات پر نظر رکھے کہ گروپ کے تمام لوگوں کو کام کرنے کا یکساں موقع مل رہا ہے یا نہیں۔

☆ وقت پورا ہوتے ہی ان کو روک دیا جائے اور سب معلم کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

☆ ہر گروپ سے ایک طالب علم کھڑا ہو کر اپنے گروپ کے نکات باری باری بتائے یا طلبہ کو کاپی پر جواب لکھنے کا وقت تقریباً ۵ سے ۱۰ منٹ کی جائیں۔

☆ اس طرح ہر گروپ کے تمام طلبہ کا جواب یکساں ہوگا۔

بار بار کے تجربے سے گروپ ڈسکشن بہت نظم و ضبط کے ساتھ اور تیزی سے ہونے لگے گا اور اساتذہ و طلبہ دونوں اس کے فوائد کو محسوس کریں گے۔

۱۵۔ معلوماتی جال دراصل کسی بھی موضوع کی تمام تفصیلات کو ایک نظر میں واضح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ جال کو بنانے کے لئے معلومات کو جال کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں موضوع کا نام نکات میں لکھ کر نکات کی شاخیں درشاخیں نکال دی جاتی ہیں۔

۱۶۔ سمعی و بصری تدریسی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل و آسان اور موثر بناتی ہیں لہذا ان کو حتی الامکان تدریسی عمل میں شامل رکھا جائے۔

۱۷۔ حوالہ جاتی کتب اساتذہ کے لئے سبق کی تیاری میں معاون و مددگار ہوتی ہیں لہذا حتی الامکان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

۱۸۔ بلند خوانی اسلامیات کے مضمون کے لئے موثر نہیں ہے لہذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۹۔ یہ راہ نما حرف آخر نہیں لہذا اس پر عمل ضروری نہیں ہے۔ اس سے رہنمائی ضروری جائے۔ البتہ اساتذہ اگر اس سے بہتر طریقے اختیار کر سکیں تو

ضرور کوشش کریں۔

۱۔ نظریہ: سبق میں کچھ اسلامی نظریات شامل کئے گئے ہیں جو ایک اسلامی ذہن کی تعمیر میں معاون ہیں اور ساتھ ساتھ دور رس ان نظریات کو پیش نظر رکھے۔

۲۔ مقاصد: اس سبق کی تدریس کے واضح مقاصد جن کے ذریعے سبق کے نظام پر چایا جاسکے یہ مقاصد حاصل ہوئے انہیں اور استاد کے ذہن میں واضح طور پر متعین ہو کر اس سبق کی تدریس کیوں کرنی ہے۔

۳۔ منصوبہ بندی: سبق کی منصوبہ بندی کے تحت یہ سبق کاس میں کس طرح پیش کیا جائے گا اور کس طرح آگے بڑھایا جائے گا تاکہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکیں

نظریہ: فقہ شریعت کو سمجھنے کا نام ہے ابتدا شریعت پر عمل کے لئے چاروں فقہی مذاہب میں سے کسی بھی فقہی پیروی کی جا سکتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

- ☆ فقہی ترتیب کا کام کہے ہو اور تحریر کر سکیں۔
- ☆ فقہی اختلاف کیوں پیدا ہوئے؟ وہ جو بہت مشابہت کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- ☆ فقہی اختلافات میں درست رویہ بیان کر سکیں۔

طریقہ: تدریس اس سبق کو پڑھانے کے لئے دریافتی طریقہ (Discovery Method) استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کے تحت استاد طلباء سے سوالات کرتا ہے کہ طلباء اپنے جوابات میں عقلی نام اور جوڑو کے ذریعے معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

منصوبہ بندی

پہلا دن (دوسرا ص ۱۷-۱۸)

آبادی: طلبہ سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا جائے مشابہت نماز پڑھتے ہوئے بعد ازاں پھل کھانے کو یا پھر چاہیے تھا؟

س۔ اگر کوئی اس قسم کے مسئلہ پر سوال کر کے کہنے لگے کیا کریں گے۔ (فقہی کتاب یا فقہ دانے والے افراد سے)

س۔ سوال اللہ کے نام سے نہیں ملتا تو اس قسم کے مسئلہ پر فقہی رائے دیتے ہوئے تو وہ کیا کرتے ہو گے؟ (سوال سے دریافت کرتے ہوئے)

طلبہ کو اختیار فرمائیں

س۔ وصال رسول کے بعد بھی ایسے مسئلے پیدا ہوتے تھے؟

اس دور میں ایسے مسئلے ہوتے ہوں گے یا زیادہ ہوتے تھے؟

س۔ مسئلہ زیادہ کیوں مانتے تھے ہوں گے؟ (یہاں وہ جو بہت کی وضاحت کیجئے)

س۔ سوال اللہ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں جب ایسے مسئلے ہوتے ہوئے تو کیا کیا جاتا تھا؟ (صحابہ سے دریافت کیا جاتا ہے) علماء کے جوابات سننے کے بعد ان کو اختیار فرمائیں۔

طلبہ کو مدد کے لئے صفحہ نمبر ۱۸، ۱۹ کا موشح مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں سے سوالات پوچھے جاسکیں۔

سوالات:

۱۔ سوال اللہ کے دور میں اہل ایمان کیوں نہیں کیا گیا؟

۲۔ فقہی ابتدائی ترتیب کیسے ہوئی؟

۳۔ خلفائے راشدین نے نبوی تعلیم کی کیا تفصیلات کئے۔

۴۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۵۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۶۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۷۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۸۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۹۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

۱۰۔ اس دور میں فقہی مذاہب کیوں نہ بن سکے۔

حوالہ جاتی کتب

اصول فقہ اسلام

۱۔ حوالہ جاتی کتب

۲۔ حوالہ جاتی کتب

۳۔ حوالہ جاتی کتب

۴۔ حوالہ جاتی کتب

۵۔ حوالہ جاتی کتب

۶۔ حوالہ جاتی کتب

۷۔ حوالہ جاتی کتب

۸۔ حوالہ جاتی کتب

۹۔ حوالہ جاتی کتب

۱۰۔ حوالہ جاتی کتب

۱۔ حوالہ جاتی کتب

۲۔ حوالہ جاتی کتب

۳۔ حوالہ جاتی کتب

۴۔ حوالہ جاتی کتب

۵۔ حوالہ جاتی کتب

۶۔ حوالہ جاتی کتب

۷۔ حوالہ جاتی کتب

۸۔ حوالہ جاتی کتب

۹۔ حوالہ جاتی کتب

۱۰۔ حوالہ جاتی کتب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	سورۃ الصف	۸
۲۔	أصولِ حدیث	۱۰
۳۔	تاریخِ فقہ	۱۵
۴۔	نماز	۱۹
۵۔	زکوٰۃ	۲۳
۶۔	حج	۳۰
۷۔	صبر	۳۴
۸۔	حیا	۴۱
۹۔	اجتماعیت	۴۶
۱۰۔	خلافتِ راشدہ (حصہ اوّل)	۵۲
۱۱۔	خلافتِ راشدہ (حصہ اوّل)	۵۷
۱۲۔	خلافتِ راشدہ (حصہ اوّل)	۶۱
۱۳۔	خلافتِ راشدہ (حصہ اوّل)	۶۶

## سورة الصف

حوالہ جاتی کتب  
دستیاب تمام تفاسیر

مقاصد:

☆ طلبہ کو قرآن پاک کا فہم حاصل کرنے کی ترغیب و ترتیب دینا

☆ غور و فکر کی صلاحیتوں کی نشوونما دینا۔

☆ طلبہ قرآن کے چند بنیادی نظریات دین حق، غلبہ دین، جہاد، انصار اللہ کا فہم دینا

طریقہ تدریس:

سورة الصف کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ تدریس استعمال کیا جائے۔ اس طریقہ تدریس کے تحت طلبہ کے گروپ بنائے جاتے ہیں۔ طلبہ اپنے اپنے گروپ میں اس پر تبادلہ خیال کر کے ایک دوسرے سے سیکھتے ہوئے نتائج تک پہنچتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
☆ طلبہ کو گروہی تبادلہ خیال کا طریقہ واضح طور پر بتا دیا جائے (طریقہ کار تجاویز و تدبیر میں دیا گیا ہے)	پہلا دن؛ آبادگی: بذریعہ سوالات
☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ ایک آیت پر تبادلہ خیال کا وقت ۱۰ منٹ ہے اس کے بعد ہر گروپ اپنے نکات مختصر آگلاس کے سامنے بیان کرے گا۔ پھر ۱۰ منٹ کے لئے دوسری آیت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔	س۔ صف کے کیا معنی ہیں؟ (قطار) س۔ سورة صف مدنی ہے یا مکی؟ س۔ اس کا موضوع کیا ہے؟
☆ تبادلہ خیال کو آسان بنانے اور درست راہ پر رکھنے کے لئے کچھ سوالات دیئے گئے ہیں۔ یہ سوالات اور کتاب کے سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کر دیئے جائیں۔	س۔ ہم سورة الصف پر غور کر کے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ تبادلہ خیال کے لئے چار یا پانچ طلبہ کے گروپ بنائیں (اس سے بڑے گروپ میں تبادلہ خیال مشکل ہوتا ہے)
☆ طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ سوالات کا پی میں نہ اتاریں۔ ان کے جوابات تبادلہ خیال کے بعد مختصر نکات کی شکل میں اپنی کاپیوں پر لکھیں۔	”وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ یہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“
☆ دونوں دنوں کا طریقہ تدریس یکساں ہوگا۔	کتاب کے سوالات کے ساتھ یہ سوالات بھی تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ س۔ ہدایت سے کیا مراد ہے؟
	س۔ رسول کون ہوتا ہے؟ س۔ دین حق کیسے غالب ہوگا؟ س۔ مشرک کیا چاہتے ہیں؟ س۔ رسول کے بعد اب یہ کام کس کا ہے؟ (بہ کتاب کے سوالات)
	تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے تحریر کردہ نکات سن لئے جائیں۔ پھر دوسری آیت کا ترجمہ اور سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔
	”اے لوگو جو ایمان لائے ہو میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں مالوں اور جانوں سے یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔“
	(i) سچے ایمان سے لازمی طور پر جہاد کا رویہ پیدا ہوتا ہے کیسے؟ (ii) ”ایمان لا کر جہاد کرنا مسلمان ہی کے لئے بہتر ہے“ کیسے؟
	تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے تحریر کردہ نکات سن لئے جائیں۔
	H.W ۵ (i)

وضاحتی نکات

منصوبہ بندی

دوسرا دن:

آبادگی: گزشتہ دن سورة الصف کی دو آیات پر تبادلہ خیال کے بارے میں تاثرات معلوم کئے جائیں۔ چند طلبہ کے تاثرات سننے کے بعد بقیہ آیات پر غور و فکر کے لئے گروہی تبادلہ



خیال کی ابتدا کروائیں۔

تحریری کام کے وضاحتی نکات

اس سبق کا تمام تحریری کام طلبہ باہمی تبادلہ خیال کے ذریعہ کریں گے۔ جس سے ان میں غور و فکر اور فہم کی صلاحیتیں نشوونما پائیں گی طلبہ کو آزادانہ تبادلہ خیال کرنے کا موقع دیا جائے تو انشاء اللہ بہترین نکات سامنے آئیں گے مزید کسی رہنمائی کی ضرورت نہ ہوگی۔

”اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے بانوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوگی اور ابدی قیام کی جنتوں میں تمہیں بہترین گھر عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریب ہی حاصل ہونے والی فتح۔ اے نبی اہل ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔“

کتاب کے سوالات کے ساتھ یہ اضافی سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

س۔ یہاں گناہوں کی معافی اور جنت کے حصول کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟

س۔ جنت کی کونسی چار صفات بتائی گئی ہیں؟

س۔ جنت کا حصول عظیم کامیابی کیسے ہے؟ (بقیہ کتاب کے دو سوالات)

تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے نکات لئے جائیں پھر اگلی آیت کا ترجمہ اور سوالات تختہ سیاہ پر تحریر کیجئے۔

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بنو جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا ”کون ہے اللہ کی طرف سے میرا مددگار“ اور حواریوں نے جواب دیا تھا ”ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ اس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کیا ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے“

س۔ اللہ کس کو حکم دے رہا ہے؟

س۔ کیا حکم دے رہا ہے؟

س۔ اللہ کے مددگار سے کیا مراد ہے؟

س۔ حواری کون تھے؟

س۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے کس قسم کی مدد چاہی تھی؟

س۔ کتنے حواریوں نے اللہ کا مددگار بننے کا اعلان کیا تھا؟

س۔ حواریوں نے اللہ کا مددگار بن کر اپنا فرض کیسے ادا کیا؟ س۔ اللہ نے کس کی مدد کی؟

س۔ کیسے کی؟ (بقیہ کتاب کے سوالات)

تبادلہ خیال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہر گروپ سے اس کے نکات مختصراً! سن لئے جائیں

H.W س ۵ (ii)

## أصول حدیث

نظریہ: حدیث کی تحقیق بلند ترین معیار پر کی گئی لہذا ذخیرہ حدیث مستند اور قابل اعتبار ہے۔  
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب الطاعت ہونا قرآنی آیات سے ثابت کر سکیں۔  
☆ دئے گئے اصول حدیث کی وضاحت کر سکیں۔

☆ ذخیرہ حدیث کے محفوظ قابل اعتماد ہونے کے دلائل دے سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے استقرائی طریقہ تدریس استعمال کیا جاسکتا ہے اس طریقہ کار کے تحت طلبہ کو معلوم سے نامعلوم کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ طلبہ کے مشاہدے اور علم میں موجود قریبی مثالوں کے ذریعہ ان کو نئے اصول و حقائق سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
☆ ہر آیت کا ترجمہ دو دفعہ پڑھیں اس دوران مکمل خاموشی ہو آیات کا ترجمہ ۱۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول اللہ کے آگے پیش قدمی نہ کرو۔ (الحجرات: ۱) ۲۔ رسول جو کچھ تمہیں دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔ (الحشر: ۷) ۳۔ کہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارا رے گناہ بخش دے گا۔ (آل عمران: ۳۱) ۴۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی۔ (انفال: ۲۰)	پہلا دن: (حدیث کی ضرورت اصول روایت درایت) آبادگی: ان آیات کا ترجمہ غور سے سنیں پھر ان سے متعلق سوال کیا جائیگا (دی گئی چار آیات قرآنی کا ترجمہ سنائیں) س۔ ان آیات سے دین میں رسول کی کیا حیثیت متعین ہوتی ہے؟ ☆ سوال تختہ سیاہ پر لکھ دیا جائے۔ ہر کوئی اپنے پاس ایک سطر میں جواب لکھ لے۔ ☆ چند طلبہ سے جواب سن لیں۔ نتیجہ: محمد اللہ کے رسول اور نمائندے ہیں ان کی اطاعت فرض ہے۔ لہذا حدیث کو بھی محفوظ ہونا چاہئے تھا۔ س۔ کیا حدیث محفوظ، مستند اور قابل اعتبار ہے؟ (قرآن کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے براہ راست ذمہ لیا مگر اپنے بندوں کے ذریعہ محفوظ کرایا۔ س۔ آپ کے پاس حدیث کے محفوظ اور قابل اعتبار ہونے کے کیا دلائل ہیں؟ طلبہ دلائل دیتے ہوئے حدیث کی تحقیق کا نکتہ بیان کریں تو بہتر ورنہ ان کے دلائل سننے کے بعد بتائیں ایک دلیل حدیث کی تحقیق کا اعلیٰ ترین معیار بھی ہے۔ مسلمانوں نے حدیث کی تحقیق اور چھان پھنگ کے لئے بہت اصول بنائے (لفظ اصول کی وضاحت کیجیے) ☆ طلبہ کو پرنیپل کا کوئی انوکھا حکم بتائیں جسے ان کا ذہن قبول نہ کرے مثلاً اکل سے یونینفارم کی پابندی یا حاضری لینے کا نظام ختم کر دیا جائے گا طلبہ ملے جلے رد عمل کا اظہار کریں گے ان سے پوچھا جائے۔ س۔ کوئی کسی اہم فرد کا اہم پیغام پہنچانے تو پیغام کو فوراً قبول کر لیتے ہیں یا اس کے درست ہونے کا اطمینان کرتے ہیں؟ س۔ اطمینان کرنے کے لئے کن باتوں پر غور کرتے ہیں؟ (۱۔ بتانے والا کون ہے کیسا ہے؟ ۲۔ بات کیسی ہے؟) س۔ کنفیوز کیوں ہوئے؟ کیونکہ بتانے والا قابل اعتبار مگر بات ناقابل اعتبار تھی حدیث کو ان دو بڑے اصولوں پر پرکھا گیا۔ ☆ اصول روایت اور اصول درایت کا تعارف کرائیں کتاب کے مواد کی روشنی میں دونوں اصولوں کی وضاحت کیجیے۔ HW س ۱ (i) (iii) تحقیقی اور عملی کام
وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
	دوسرا دن: (أصول غریب الحدیث، اسماء الرجال جرح و تعدیل) آبادگی: طلبہ سے کہیں اس شعر کا مطلب بتائیں۔ ☆ طلبہ مطلب بتائیں تو ان کو بتائیں اس شعر میں چند مشکل الفاظ ہیں ہمیں جب تک ان کے درست معنوں کا علم نہیں ہوگا ہم شعر کا مطلب نہیں جان سکتے۔

☆ ہرزبان کا ایک ادب ہوتا ہے۔

☆ اس کے محاورے ہوتے ہیں جن کے لفظی معنی کچھ اور حقیقی معنی کچھ اور ہوتے

ہیں۔ کچھ الفاظ متروک ہو جاتے ہیں جن کے درست معنی جاننا ضروری ہوتے ہیں۔

☆ جب ایک شعر کو سمجھنے کے لئے اس کے الفاظ کے درست معنوں کا تعین ضروری ہے

تو حدیث کو سمجھنے کے لئے اس کے الفاظ کو سمجھنا کتنا ضروری ہوگا۔ اس ضمن میں بھی محدثین

نے بہت تحقیق کی یہ اصول غریب الحدیث کہلاتا ہے (تختہ سیاہ پر لکھیں)

☆ اصول غریب الحدیث کی وضاحت کریں مثالوں سے سمجھائیں۔

س۔ یہ تو حدیث کے الفاظ کی تحقیق ہے کیا حدیث روایت کرنے والوں کے بارے میں

بھی تحقیق کی گئی؟

☆ اصول اسماء الرجال کا تعارف کرائیں (تختہ سیاہ پر لکھیں)

س۔ آپ کے خیال میں راویوں کے بارے میں کیا کیا معلوم کیا جاتا ہوگا۔

(طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں آخر میں بقیہ نکات بھی شامل کر دیں۔) کتنے راویوں کے حالات زندگی تحریر کئے گئے ہونگے؟

س۔ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا؟ س۔ کیا حدیث کے درست اور مستند ہونے کے تعین کے لئے حدیث روایت کرنے والوں کے حالات زندگی تحریر کرنا کافی تھا؟

☆ طلبہ کو بتائیں راویوں کے حالات زندگی کی تحقیق کے بعد ان کے لئے اصول جرح و تعدیل بنایا گیا (تختہ سیاہ پر لکھیں)

س۔ اصول جرح و تعدیل کے تحت کیا بحث کی جاتی تھی؟

س۔ جرح و تعدیل کے لفظی معنی کیا ہیں؟

س۔ یہ جرح و تعدیل کیوں ضروری تھی؟

(حدیث روایت کرنے والے تابعین اور تبع تابعین پر)

س۔ امام حنبلؒ نے فرمایا یہ نسبت نہیں نصیحت ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

س۔ اس اصول سے کیا فائدہ ہوا؟

H.W (iv) (v)

تیسرا دن: (اصول نسخ و منسوخ، مشکلات الحدیث، تطبیق الحدیث)

آمدگی: قرآنی آیت کا ترجمہ سنیں اس سے متعلق سوال کیا جائے گا

(ترجمہ پڑھ کر سنائیں)

س۔ کیا روزہ رکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود روزہ کے بدلے فدیہ دیا جاسکتا ہے؟

☆ طلبہ کو بتائیں یہ ابتدائی حکم تھا پھر حکم آیا (دوسری آیت کا ترجمہ سنائیں)

اس کے بعد پورے مہینے کے روزے رکھنا فرض ہو گیا۔

وضاحت: اسلام میں احکام تدریجاً آئے ہیں مثلاً پہلے حکم آیا شراب اور جو اگندے کام ہیں پھر

حکم آیا جب تم نشے میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ اور اس کے بعد شراب کے حرام ہونے کا حکم

آ گیا۔

☆ جب بعد حکم آ گیا تو پہلے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

☆ پہلے والا حکم منسوخ اور بعد کا حکم نسخ کہلاتا ہے۔

## وضاحتی نکات

دوسرا دن:

☆ شعر

ایک دانش برہانی ایک دانش یزدانی

یہ دانش برہانی حیرت کی فراوانی

یزدانی: خدائی دانش: عقل برہانی دلیل کی

مثال: یہ اردو کے الفاظ ہیں جن کے دو معنی ہیں اور دونوں میں بہت فرق ہے۔

☆ عرض گزارش چوڑائی

☆ فرض کام خیال

☆ اصول غریب الحدیث: عربی میں غریب کے معنی اجنبی اور نامانوس کے ہیں

## وضاحتی نکات

تیسرا دن:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے کے

لوگوں پر فرض کئے گئے تھے شاید کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ چند مقررہ دنوں کے روزے

ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر

لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں پھر نہ رکھیں تو فدیہ دیں۔

(سورۃ البقرہ ۱۸۳)

☆ اب سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس کے پورے روزے

رکھے۔

☆ اسلام کے ابتدائی دور میں جب ایمان اتنے پختہ نہیں ہوئے تھے اور قبروں پر

مشرکانہ رسوم کا رواج تھا قبروں کی زیارت سے روکا گیا جب لوگوں کے ایمان بہتر ہو

گئے شرک کا خطرہ نہ رہا تو عبرت کی غرض سے قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی

گئی۔

س۔ کیا حدیث میں بھی ایسا ہوتا ہے؟ (ہاں)  
طلبہ کو زیارت قبور اور قربانی کے گوشت سے متعلق حدیث سنا کر اس کی وضاحت کریں۔

☆ اصولِ ناسخ اور منسوخ کی وضاحت کریں۔

س۔ اصولِ ناسخ اور منسوخ میں کیا تحقیق کی جاتی ہے؟

س۔ یہ تحقیق کیوں ضروری ہے؟

☆ طلبہ کو بتائیں ایک حدیث میں حکم ملتا ہے کہ ہر اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے جسے آگ پر پکایا جاتا ہو اور یہ بھی ملتا ہے کہ رسول اللہ نے کوئی آگ میں پکائی ہوئی چیز کھائی اور پھر نماز پڑھی علماء حدیث نے تحقیق کے بعد بتایا کہ پہلا حکم ابتدائی زمانے کا ہے جبکہ رسول اللہ کا یہ عمل بعد کے دور کا ہے لہذا پہلے کا حکم بعد کے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

### وضاحتی نکات

☆ پہلی حدیث

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو کسی نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا مجھے وضو کے بغیر کے بعد اللہ کی یاد پسند نہیں۔

☆ دوسری حدیث

رسول اللہ نے فرمایا کہ ”میں اپنے رب کو ہر حالت میں یاد رکھتا ہوں“  
☆ اس حدیث کی تطبیق کے لئے محدثین لکھتے ہیں کہ جہاں ہر وقت ذکر کا کہا گیا ہے اس سے مراد ذکر قلبی ہے اور جہاں بغیر طہارت کے ذکر نہ کرنے کی بات ہے اس سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے۔

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ کچھ حدیثیں ایسی ہیں جو روایت کے لحاظ سے بہت مضبوط ہیں ان کا جھوٹ ہونا ممکن نہیں مگر ان کے مفہوم کا تعین نہ کریں تو عام افراد ان کا غلط مفہوم لے کر بھٹک سکتے ہیں اس کے لئے اصول مشکلات حدیث بنایا گیا ہے جس کے تحت مشکل باتوں کے مفہوم کا تعین کیا جاتا ہے۔

س۔ اصول مشکل الحدیث کیا ہے؟

س۔ اس اصول کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟ س اصول کی کیا اہمیت ہے؟

☆ طلبہ کو یہ دو حدیثیں پڑھ کر سنائیں یا لکھ کر کلاس میں آویزاں کریں۔

س۔ ان دونوں حدیثوں میں کیا بات نظر آتی ہے؟ (دونوں میں متضاد باتیں کہی گئیں ہیں)

س۔ دونوں باتیں متضاد ہیں تو درست بات کا فیصلہ کیسے کریں گے؟

☆ ناسخ و منسوخ کے لحاظ سے تحقیق کی جائے گی روایت کے لحاظ سے تحقیق کی جائے گی

کہ کس حدیث کے راوی کون ہیں کیسے ہیں۔ پھر بھی فیصلہ نہ ہو تو دونوں حدیثوں کو قبول کرتے ہوئے

قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل کے ذریعہ ان کے مفہوم میں تعارض کو دور کر کے مطابقت پیدا کی جائے گی یہ تحقیق اصول تطبیق الحدیث کے تحت کی جاتی ہے۔

☆ کتاب میں دی گئی مثال کی وضاحت کیجیے۔

H.W (iii) ہ، ۴

چوتھا دن:

آمادگی (بذریعہ سوالات)

س۔ فننہ وضع حدیث کیا تھا؟ لوگوں نے جھوٹی حدیثیں کیوں پھیلائیں تھیں؟ س۔ اس صورتحال کے سدباب کے لئے کچھ کیا گیا؟

☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ اصول الموضوعۃ الحدیث ☆ لفظ موضوع کی وضاحت کریں ☆ اصول موضوع الحدیث کی وضاحت کی وضاحت کریں ☆ طلبہ کو بتائیں علمائے حدیث نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث بھی موضوع ہے ”علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے“۔

س۔ اصول موضوع الحدیث کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟ س۔ اس تحقیق سے کیا فائدہ ہوا؟

☆ طلبہ سے سوال کریں۔

س۔ اصول درایت کے تحت کس سے بحث کی جاتی ہے؟

س۔ اصول روایت کے تحت کیا تحقیق کی جاتی ہے؟

س۔ اگر یہ تحقیق نہ کی جاتی تو کیا ہوتا؟

☆ طلبہ کو بتائیں روایت کے لحاظ سے حدیثوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہ کام اُصول طبقات الحدیث کے تحت کیا جاتا ہے۔ تختہ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے۔  
”اصول طبقات الحدیث“

☆ اُصول طبقات الحدیث کی وضاحت کریں۔ ☆ ایک ایک نکتہ لکھ کر اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں گروپ ڈسکشن موضوع پر تبادلہ خیال کر کے لکھنے کا کام دیں۔ ☆ پانچ منٹ بعد ہر گروپ سے اس کے نکات سن لیں۔

۳۔۲ س H.W

مشقی کام کے وضاحتی نکات	مشقی کام
س ۱۔ یادداشت اور فہم کو جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے تفصیلی جوابات لکھنے کی ہدایت کریں۔	س (i) اصول حدیث سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے احادیث کے راویوں کے بارے مکمل تحقیق کی جاتی ہے نیز احادیث کے متن کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے اور احادیث کے متن کو ٹھوس دلائل پر رکھا جاتا ہے۔
س ۲۔ یہ دونوں سوالات معروضی نوعیت کے فرق و شناخت کرنے والے سوالات ہیں جو طلبہ کی یادداشت و فہم کو بہتر طریقے سے جانچنے میں مدد دیں گے	(ii) اصول حدیث، حدیثوں کی تحقیق اور سخت ترین چھان پھک کے لئے بنائے گئے تاکہ حدیثوں میں کوئی ایسی بات شامل نہ ہونے پائے جو رسول اللہ کے ارشاد یا عمل نہ ہو۔
س ۳۔ مختصر وضاحت کا سوال ہے۔	(ii) علم روایت کے تحت حدیث کی سند سے بحث کی جاتی ہے اور حدیث کو روایت کرنے والے راویوں کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔
س ۵۔ یہ سوال طلبہ میں حقائق سے استنباط اور دلائل دینے کی صلاحیت کو نشوونما دے گا گروپ ڈسکشن کا مقصد ایک دوسرے سے سیکھنے اور غور و فکر کی تربیت ہے۔	علم روایت میں حدیث کے متن پر بحث کی جاتی ہے اور اس کے الفاظ اور اس کے مفہوم کی وضاحت اور مدعا سمجھا جاتا ہے۔
یہ کام نکات یا مضمون کی شکل میں کرایا جاسکتا۔	(iii) علم نسخ و منسوخ میں حدیث کے زمانے کی تحقیق کر کے یہ واضح کیا جاتا ہے کہ کونسی حدیث پہلے کی اور کونسی بعد کی ہے تاکہ اگر دونوں حدیثوں میں کوئی تعارض ہے تو تعین کیا جائے کہ کونسی حدیث نسخ ہے اور اس کی وجہ سے دوسری حدیث منسوخ ہو گئی ہے۔
تحقیقی اور عملی کام کا مقصد طلبہ میں مطالعہ اور تحقیق و جستجو کی ترغیب ہے۔	(iv) اصول جرح اور تعدیل کے تحت راویوں پر جرح کسی کے عیب ٹٹولنے کے لئے نہیں بلکہ ان کی روایت کردہ حدیث کے مستند ہونے کے تعین کے لئے کی جاتی تھی۔ اس سے راوی عمدہ اوصاف کی بناء پر حدیث کے مستند ہونے کا یقین بڑھاتا یا راوی کی کمزوریوں کی وجہ سے حدیث کو قبول نہ کیا جاتا اس طرح یہ تنقید غیبت نہیں بلکہ نصیحت تھی۔
	(v) احادیث میں کچھ ایسی بھی ملتی ہیں جنہیں پڑھ کر ذہن الجھ جاتا ہے اور ان کا مفہوم سمجھ نہیں آتا یا ان میں بتائی گئی یہ بات قرآن پاک اور عقل کے خلاف محسوس ہوتی ہے۔ علماء نے ایسی احادیث پر تفصیلی بحث کی ہے اور ان مشکل باتوں کی وضاحت اور تشریح کی ہے اور ان کا درست مفہوم کیا ہے۔
	س ۲۔ محدثین نے احادیث کو قبول کرنے کے لئے جن بنیادی نکات کو سامنے رکھا ہے:
	i. احادیث کے راویوں کے بارے میں مکمل تحقیق کی جاتی۔ ii. احادیث کے متن کی جانچ پرکھ کی جاتی، اس کے لئے اصول روایت اور اصول درایت سے کام لیا گیا۔
	iii. لاکھوں راویان حدیث کے حالات زندگی قلم بند کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق و کردار، عقل و فہم اور دیگر خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں باریک بینی سے تحقیقات کیں۔
	محدثین کی یہ کاوشیں دو سو سال پر محیط ہیں۔

س ۳۔ (i) اصول الموضوعۃ الحدیث (ii) اصول غریب الحدیث (iii) اصول طبقات الحدیث (iv) اصول جرح و تعدیل  
 س ۴۔ (۱) حدیث موضوع اور حدیث ضعیف: جھوٹی اور من گھڑت حدیث کو حدیث موضوع کہتے ہیں جبکہ ضعیف حدیث سے مراد وہ احادیث ہیں جن کی سند میں کوئی ایک یا ایک  
 سے زیادہ راوی عدل، حافظہ یا کسی اور پہلو سے کم تر درجے کے ہوں یا کوئی دو راویوں کی آپس میں ملاقات ہونا ثابت نہ ہو۔

(۲) اصول درایت: اس علم کے تحت حدیث کے متن یا نفس مضمون سے بحث کی جاتی ہے۔ قرآن اور عقل و شعور کی روشنی میں حدیث کو جانچا جاتا ہے۔  
 اصول روایت: یہ علم حدیث کی سند سے بحث کرتا ہے۔ اس کے تحت حدیث روایت کرنے والے افراد کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔

(۳) نسخ و منسوخ اور تطبیق الحدیث: کسی حکم کو ختم کرنے کو منسوخ کہتے ہیں اور اس کی جگہ دوسرا حکم دیا جائے اس کو نسخ کہتے ہیں جبکہ تطبیق الحدیث میں تطبیق کے معنی مطابقت پیدا  
 کرنے کے ہیں ایسی احادیث جن کے مفہوم بظاہر ایک دوسرے سے متضاد نظر آتے ہیں اور دونوں احادیث کا بیک وقت درست ہونا سمجھ نہیں آتا، علماء نے ایسی احادیث کے  
 مفہوم میں قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل سے مطابقت واضح کی ہے۔

س ۵: حدیث صحیح: اس کی سند میں موجود تمام راوی عادل، قابل اعتبار، اچھے حافظے والے اور خصوصیات کے اعتبار سے بلند درجے کے ہوں اور ان کی آپس میں ملاقات بھی  
 ثابت ہو۔ حدیث حسن: حدیث کے حسن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سند میں موجود راوی اصول حدیث کے مقرر کردہ معیارات کے لحاظ سے بلند ترین درجے میں تو نہ ہوں  
 مگر بہتر درجے میں ہوں اور ان کی آپس میں ملاقات بھی ثابت ہو۔

س ۶۔ (i) اسماء الرجال (ii) جرح و تعدیل (iii) غریب الحدیث (iv) جرح و تعدیل (v) مختلف الحدیث

عملی کام: احادیث کا ذخیرہ بالکل محفوظ اور قابل اعتبار ہے کیونکہ

۱۔ احادیث کو یاد کرنے اور بیان کرنے میں صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین نے ہمیشہ حد درجہ احتیاط سے کام لیا۔

۲۔ حدیث کو لکھنے کا کام رسول اللہ کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا صحابہ کرامؓ کے دور میں یہ کام مزید بڑھا بعد کے ادوار میں اسی تحریری سرمایہ پر تحقیقی کام ہوا۔

۳۔ احادیث کو کتب میں جمع کرنے کا کام دو افراد یا چند سالوں نہیں بلکہ سو سال کے عرصہ میں ہزاروں افراد نے اپنی پوری پوری زندگیاں لگا کر کیا۔

۴۔ احادیث کے تحقیق کا کام سخت ترین معیاروں پر ہزاروں افراد نے سالہا سال کی سخت محنت سے کیا گیا بارہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج بھی کسی راوی یا کسی حدیث کی  
 تحقیق کا حال جان سکتے ہیں۔

## تاریخ فقہ

نظریہ: فقہ شریعت کو سمجھنے کا نام ہے لہذا شریعت پر عمل کے لئے چاروں فقہی مسالک میں سے کسی بھی فقہ کی پیروی کی جاسکتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

☆ فقہ کی ترتیب کا کام کیسے ہوا؟ تحریر کر سکیں۔

☆ فقہی اختلاف کیوں پیدا ہوئے؟ وجوہات مثالوں کے ساتھ بیان کر سکیں۔

☆ فقہی اختلافات میں درست رویہ بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے دریافتی طریقہ (Discovery Method) استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کے تحت استاد طلبہ سے اس ترتیب سے سوالات کرتا ہے کہ طلبہ اپنے تئیں تخیل، عقل عام اور جستجو کے ذریعے معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>واقعہ نمبر ۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ نے عرض کیا ”کیا میں سفر کی حالت میں روزہ رکھوں؟“ رسولؐ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو رکھ لو نہ جی چاہے تو نہ رکھو (متفق علیہ)</p> <p>ایک بار ایک بد آپؐ کی خدمت میں آیا اور نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا آپؐ نے اس کو مدینہ میں ٹہرا لیا آپؐ نے ایک دن نمازیں اول وقت میں ادا کیں اور دوسرے دن تمام نمازیں آخر وقت میں ادا کیں پھر اس کو بلا کر فرمایا یہی ہیں ہماری نمازوں کے اوقات۔</p> <p>☆ وصال نبوی ﷺ کے بعد فقہی مسائل زیادہ پیدا ہونے کی وجوہات</p> <p>۱۔ اسلام افریقہ، ایران، افغانستان تک پھیل گیا تھا۔ مختلف معاشرت تمدن کے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔</p> <p>۲۔ بہت سے ایسے لوگ مسلمان ہوئے جنہوں نے کبھی مکہ مدینہ اور رسولؐ کو نہیں دیکھا تھا۔</p> <p>۳۔ عرب کی سادہ زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔</p> <p>واقعہ نمبر ۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا کوئی شخص دوسرے کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے یا کوئی شخص کسی دوسرے کی جگہ نماز پڑھ سکتا ہے تو آپؐ فرماتے نہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔</p> <p>(موطا امام مالک)</p>	<p>پہلا دن (دور رسالت و صحابہ ۱۷، ۱۸)</p> <p>آمدگی: طلبہ سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا جائے مثلاً اکل نماز پڑھتے ہوئے تعداد اول بھول گئی تو کیا کرنا چاہئے تھا؟</p> <p>س۔ اگر کبھی اس قسم کے مسئلہ ہو تو حل معلوم کرنے کے لئے کیا کریں گے۔</p> <p>(فقہ کی کتاب یافتہ جاننے والے افراد سے)</p> <p>س۔ رسول ﷺ کے زمانے میں جب مسلمانوں کو اس قسم کے مسئلے درپیش ہوتے ہونگے تو وہ کیا کرتے ہونگے؟ (رسولؐ سے دریافت کرتے ہونگے)</p> <p>طلبہ کو واقعہ نمبر اسنائیں</p> <p>س۔ وصال رسولؐ کے بعد بھی ایسے مسئلے پیدا ہوتے تھے؟</p> <p>اس دور میں ایسے مسئلے کم ہوتے ہوں گے یا زیادہ ہوتے تھے؟</p> <p>س۔ مسئلے زیادہ کیوں سامنے آتے ہوں گے؟ (تینوں وجوہات کی وضاحت کیجیے)</p> <p>س۔ رسول اللہ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین کے دور میں جب ایسے مسئلے ہوتے ہونگے تو کیا کیا جاتا ہوگا؟ (صحابہ سے دریافت کیا جاتا) طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو واقعہ نمبر ۲ اسنائیں۔</p> <p>طلبہ کو ۳ منٹ کے لئے صفحہ نمبر ۱۷، ۱۸ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں سے سوالات پوچھے جائیں۔</p> <p>سوالات:</p> <p>۱۔ رسول اللہ کے دور میں اجماع کیوں نہیں کیا گیا؟</p> <p>۲۔ فقہ کی ابتدائی ترتیب کیسے ہوئی؟</p> <p>۳۔ خلفائے راشدین نے دینی تعلیم کے کیا انتظامات کئے۔</p> <p>۴۔ اس دور میں تعلیم دینے والے اہم صحابہؓ کون تھے۔</p> <p>H.W (i) (ii)</p>

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>دوسرا دن:</p> <p>☆ طلبہ کو بتائیں چار فقہی مسالک ہیں پانچواں فقہ جعفریہ واضح تحریری شکل میں نہیں ہے اس وجہ سے اہل سنت اس کو فقہ نہیں مانتے۔</p> <p>☆ خاموش مطالعہ کے لئے تین سے چار منٹ کا وقت دیں۔ مطالعہ کے وقت دوسرے تمام کام روک کر خاموشی کروادیں۔ وقت مکمل ہونے کے بعد کیا ہیں بند کروا کر سوالات کریں۔</p> <p>☆ اگر کتب دستیاب نہ ہوں اور عملی کام کرنا ممکن نہ ہو تو H.W مین دیا گیا کام یا اس کا کچھ حصہ C.W میں کروالیں۔</p>	<p>دوسرا دن (دورتا بعین صفحہ نمبر ۱۸)</p> <p>آمدگی (بذریعہ سوالات)</p> <p>س۔ وصال نبوی ﷺ کے سوسال بعد جب زیادہ تر صحابہ وفات پا گئے اس وقت اسلامی دنیا کے حالات کیا تھے؟</p> <p>س۔ اسلامی مملکت کی سرحدیں کہاں کہاں تک پھیل چکی تھیں؟</p> <p>س۔ مسلمانوں کے مالی حالات رہن سہن میں کیا تبدیلی آئی؟</p> <p>س۔ اسلام پر عمل کی کیا صورت حال تھی؟ س۔ مسلمانوں کا عملی رجحان کیا تھا؟</p> <p>س۔ تابعین کا حصول علم کے بارے میں کیا رویہ تھا؟ س۔ کیا اس زمانے میں نئے نئے فقہی مسائل پیدا ہوتے ہوئے تھے؟</p>

س۔ ان مسائل کے حل کے لئے مسلمان کیا کرتے ہوئے تھے؟ س۔ ان مسائل کے حل کے لئے مسلمان کیا کرتے ہوئے تھے؟

س۔ اس زمانے میں کیا کسی فقہ کی باقاعدہ ترتیب کی جانب توجہ دی؟

(امام ابوحنیفہ کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جائیں)

س۔ امام ابوحنیفہ کے علاوہ اور کس کس نے فقہ کی ترتیب کا کام کیا؟ س۔ علماء کے ترتیب کردہ فقہ کیا کہلاتے ہیں؟ س۔ ان مسالک پر عمل کرنے والے کیا کہلاتے ہیں؟

صفحہ نمبر ۱۸ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس میں سوالات کئے جائیں۔ خاموش مطالعہ کے بعد اس صفحے میں سے کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس سوالات کریں عملی کام کرائیں۔

H.W س (iii)، س ۳

تیسرا دن: (مسالک کے اختلافات کی حقیقت)

آمدگی: کوئی اختلافی مسائل پوچھا جائے مثلاً میں رکوع کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتی ہوں، میری دوست نہیں اٹھاتی کون درست ہے؟ (بحث کے بعد اس نتیجے پر پہنچا جائیکہ دونوں درست ہیں۔)

☆ ایک وقت میں دونوں درست کیسے ہیں وضاحت کیجیے؟ طلبہ کو بتائیں فقہی مسائل کے درمیان اختلاف بنیادی باتوں میں نہیں بلکہ تفصیلات میں ہے۔

س۔ اب علماء کے درمیان اختلاف بنیادی باتوں میں نہیں بلکہ تفصیلات میں ہے۔

س۔ سب علماء نے شریعت کو سمجھنے کی کوشش کی تو اختلاف کیسے پیدا ہوا؟ اختلاف کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ طلبہ کو خود اندازہ کرنے کا موقع دیں۔ اگر طلبہ کی جانب سے کتاب میں بیان کردہ وجوہات میں سے ایک یا ایک سے زائد وجوہات آجائیں تو ان کو تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کی تفصیلی وضاحت کی جائے۔ اس کے بعد کتاب میں دی گئی باقی وجوہات کی وضاحت کی جائے۔

☆ ایک وقت میں دی گئی تین طلاقیں ایک ہوتی ہے یا تین مہر کی کم سے کم مقدار کیا ہونی چاہئے

☆ مچھلی کے علاوہ کون کون سے سمندر جانوری جانور حلال ہیں

☆ کیسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے

☆ موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے

☆ اس بحث میں بالکل نہ الجھیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ جو جس امام کی چاہے پیروی کرے تمام امام درست ہیں۔

H.W س (vi) س ۴



وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>☆ صفحہ ۲۱ کی سطریں</p> <p>ان کا اختلاف ذاتی خواہش اور تعصب کی بنیاد پر نہ تھا بلکہ علم کی بنیاد پر تھا اسی لئے انہوں نے اختلاف کرنے والے کو کبھی مخالف نہیں سمجھا۔</p> <p>☆ آخری سطر تختہ سیاہ پر لکھیں۔</p> <p>تمام فقہانے شریعت ہی کی وضاحت کی اور سارے مسلمان شریعت پر عمل کے لئے کسی بھی فقہی مسلک کی پیروی کر سکتے ہیں۔</p>	<p>چوتھادن (فقہی اختلافات کے بارے میں درست رویہ صفحہ ۲۱)</p> <p>آمادگی: طلبہ کو ایک واقعہ سنائیں۔</p> <p>برصغیر ہندہ پاک میں انگریز حکومت کے دور میں ایک مسجد میں جھگڑا ہو گیا جس میں بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے، جھگڑے کی وجہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا تھی کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ آمین آہستہ کہنا یعنی آمین بالسر درست ہے دوسروں کا کہنا تھا کہ آمین زور سے کہنا یعنی آمین بالجہر درست ہے۔ انگریز جج نے فیصلہ لکھا یہ نہ آمین بالسر ہے اور نہ آمین بالجہر ہے آمین بالشر ہے یعنی کہ شریعت پھیلانے والی آمین اس لئے مقدمہ خارج کیا جاتا ہے اور دونوں گروہ اپنی جماعتیں علیحدہ کر لیں۔</p> <p>س۔ آج عام طور پر دوسرے فقہ کے بارے میں کیا رویہ ہوتا ہے؟</p> <p>س۔ تابعین کے دور میں جب باقاعدہ لکھا گیا آئمہ کی رائے میں اختلاف ہو اس وقت اختلاف کے بارے میں ان کا کیا رویہ ہوگا؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو کتاب میں دی گئی امام شافعی، امام حنبلی اور امام مالک کی مثالیں تفصیل کے ساتھ بتائیں۔</p> <p>س۔ اس رویے کی وجہ کیا تھا؟ طلبہ کے جواب سننے کے بعد نمبر ۱۹ کی آخری دو سطروں کی وضاحت کریں اور پھر سبق کی آخری سطر تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی وضاحت کریں۔</p> <p>س۔ فقہی اختلاف میں درست رویہ کیا ہونا چاہیے؟ مثال (حرم میں تمام مسالک کے لوگ ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں)</p> <p>گروپ ڈسکشن: گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق مشق میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کروائیں۔ ۱۰ منٹ کے بعد گروپوں سے ان کے نکات سن لیں۔</p> <p>H.W ۲س</p>
<p>وضاحتی کام برائے مشقی کام</p>	<p>مشقی کام</p>
<p>س ۱۔ اس سوال کا مقصد طلباء کی یادداشت اور فہم جانچنا ہے۔ طلباء کو اتنے طویل جواب لکھنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔</p> <p>س ۲۔ اس سوال کا مقصد طلباء کی غور و فکر اور حقائق تک پہنچنے کی صلاحیتوں کی نشوونما ہے۔ ان کو وہ تفصیلی یا مختصر جیسا کرنا چاہیں کریں صرف وضاحت ہو جانا شرط ہے۔</p>	<p>۱۔ (i) اس زمانے میں اسلام عرب کے چند علاقوں تک تھا طرز زندگی بہت سادہ تھا جو مسئلہ ہوتا براہ راست رسول اللہ سے دریافت کر لیا جاتا۔</p> <p>(ii) جب طرز زندگی بدلنے اور اسلام کے دور دور پھیل جانے کی وجہ سے نئے نئے مسائل پیدا ہونے لگے تو عام افراد کو واضح رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی لہذا فقہ کی باقاعدہ ترتیب کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔</p>
<p>س ۳۔ یہ یادداشت کی جانچ والے مختصر سوالات ہیں۔</p> <p>س ۴۔ اس سوال کا مقصد غور و فرق کرنے کی جانچ ہے اس سے طلبہ کو علم ہوگا کہ اختلاف کسی نوعیت کے احکام میں ہے بنیادی یا جزوی۔</p> <p>گروپ ڈسکشن:</p> <p>گروپ ڈسکشن آپس میں ایک دوسرے سے سیکھنے کا ذریعہ ہے۔ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ اگر ان کو وقت ہو تو کچھ رہنمائی کر دیں۔</p>	<p>(iii) جب علماء نے قرآن وحدیث سے شریعت کی تفصیلات کو سمجھنے کی کوشش کی تو ان میں اختلاف پیدا ہوا۔ جس کو جو بات درست اور بہتر لگی اسی کا فتویٰ دیا اور تفصیلات کو ترتیب دیا۔ اس طرح چار واضح فقہی مسالک وجود میں آئے۔</p> <p>(iv) سب فقہاء نے قرآن سنت سے شریعت کو سمجھا جو احکام قرآن وسنت میں بالکل واضح ہیں مثلاً بنیادی عقائد نماز، روزہ، زکوٰۃ کی فرضیت، شراب اور سود کی حرمت وغیرہ، ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا مگر ان احکامات کی جو تفصیلات قرآن وسنت میں واضح نہیں تھیں، ان کو سمجھنے میں اختلاف ہوا۔</p>
<p>س ۲۔</p> <p>(i) ان کا خیال تھا کہ مخالف فتویٰ دینے والے عالم نے ان کے دلائل کو قبول نہیں کیا مگر حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی ہے لہذا یہ ایک علمی اختلاف ہے۔</p>	<p>۲س</p>

(ii) وہ نہیں چاہتے تھے کہ زبردستی اپنی علمی تحقیق پر چلنے پر مجبور کریں۔

(iii) کیونکہ اب رسول کی ذات موجود نہیں تھی جو فیصلہ فرمادیتے لہذا اختلافی مسائل میں تمام علماء کے اتفاق سے کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(iv) کیونکہ تمام مسالک شریعت کی تفصیلات ہی ہیں اور سب درست ہیں۔

(v) تبع تابعین کے دور تک مسلمانوں کا انداز زندگی رسول اللہ کے زمانے کی سادہ زندگی سے بہت مختلف ہو چکا تھا۔ علوم و فنون میں بہت ترقی ہو چکی تھی، عبادات و معاملات میں کثرت سے ایسے مسائل پیدا ہو گئے تھے اور مزید پیدا ہوتے جا رہے تھے جن سے متعلق قرآن و سنت میں کوئی حکم نہیں ملتا تھا۔ ان حالات میں علماء قرآن و سنت کی روشنی میں عوام کی رہنمائی کرتے تھے مگر عام افراد کے لئے کسی واضح مجموعہ قرآن کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ امام ابوحنیفہ نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور چالیس علماء پر ایک مجلس قائم کی۔ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو اس پر مجلس میں بحث ہوتی اور ہر عالم اپنی دلیل دیتا۔ بحث کے بعد جب کوئی فیصلہ ہو جاتا تو اس کو لکھ لیا جاتا۔

س ۳۔ (i) امام ابوحنیفہ (ii) فقہ دینے والے چار امام (iii) امام ابوحنیفہ امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی

س ۴۔ (i) متفق ہیں۔ (ii) اختلاف ہے (iii) متفق ہیں (iv) متفق ہیں (v) متفق ہیں

(vi) اختلاف ہے (vii) متفق ہیں (viii) متفق ہیں (ix) اختلاف ہے (x) متفق ہیں

س ۵:۱۔ دو رسالت: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے تو ان بنیادی احکامات کی مزید وضاحت اور اس سے اخذ ہونے والے اصول و ضوابط کی تفصیلات اللہ کے رسول ﷺ خود فرمادیتے۔ اگر کوئی غیر معمولی بات پیش آتی یا کوئی بات سمجھ نہ آتی تو صحابہ اکرامؓ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیتے یا اللہ کے رسول ﷺ خود ضرورت محسوس کرتے تو وضاحت اور رہنمائی کر دیتے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فقہ کا قاعدہ ترتیب نہیں دیا گیا۔

۲: دو صحابہ: حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ

۳: دو تابعین: سفیان ثوریؒ، حماد بن سلمہؒ، عبدالرحمن اوزاعیؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ

۴: دو تبع تابعین: امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام حنبلؒ

س ۶: (۱) تابعین: تابعی کی جمع تابعین ہے۔ ایمان کی حالت میں صحابی رسول ﷺ سے ملاقات کرنے اور اسی ایمان کے ساتھ فوت ہونے والے کو تابعی کہتے ہیں۔

(۲) شریعت: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مجموعہ قوانین کو شریعت یا شریعی قوانین کہتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ قانون شریعت کہلاتا ہے۔

(۳) فقہی مسالک: عام افراد میں سے کسی نے ایک امام کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کیا تو کسی نے دوسرے امام کے احکامات پر، اس طرح مختلف فقہی مسالک وجود میں آ گئے۔

(۴) قیاس: قیاس کے لفظی معنی اندازہ کرنے کے ہیں۔ فقہی اصطلاح میں قیاس سے مراد دو مسئلوں میں وجہ یا جواز ایک ہونے کی صورت میں جو حکم ایک مسئلہ کا ہے وہی حکم دوسرے مسئلہ کا قرار دینا ہے۔

گروپ ڈسکشن: (نکات یہ بھی ہو سکتے ہیں)

☆ اگر فقہ کی باقاعدہ تدوین نہ ہوتی تو

(۱) دین پر مکمل عمل بہت مشکل ہوتا۔ (۲) یہ معلوم کرنا ناممکن ہوتا کہ سنت ہے کیا نفل ہے اور کیا مکروہ

(iii) جدید حالات میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل معلوم کرنا ناممکن ہو جاتا۔

(iv) فرض اور بنیادی احکام کی تفصیلات واضح نہ ہوتیں لہذا ان پر بھی مکمل عمل مشکل ہو جاتا۔

(v) فقہی اختلاف کئی گنا بڑھ جاتے۔

☆ فقہی اختلاف میں موزوں رویہ کیا ہونا چاہئے؟

(۱) چاروں اماموں کا احترام ملحوظ رکھیں۔

(۲) کسی دوسرے فقہ پر عمل کرنے والوں کو اپنا دینی بھائی سمجھتے ہوئے اس کے حقوق کا خیال رکھیں۔ (۳) فقہی معاملات میں بلاوجہ بحث نہ کریں۔

(۴) دوسرے کے فقہی نظریات کو غلط نہ کہیں بلکہ صرف بتادیں کہ ہمارے فقہی نظریات یہ ہیں۔

(۵) اپنی فقہی معلومات میں اضافہ کی کوشش کریں۔

## نماز

نظریہ: اسلام آسان دین ہے۔ اس کے احکام میں سختی نہیں ہے اس میں انسان کی حقیقی مجبوریوں کے لحاظ سے آسانیاں رکھی گئی ہیں۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ:

☆ نماز نفل اور برے کاموں سے روکنے کا ذریعہ کیسے ہے، بیان کر سکیں۔

☆ اسلام احکام میں آسانیاں کیسے فراہم کرتا ہے، واضح کر سکیں۔

☆ بیماری کی حالت میں نماز، نماز قصر اور قضاء نماز کے بنیادی مسائل بتا سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال اور کونز (ذہنی آزمائش) کا طریقہ کار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جس کے تحت طلبہ کے مختلف گروپوں کو مختلف موضوعات پر سوالات تیار کرنے کا کام دیا جاتا ہے۔ ہر گروپ بقیہ کلاس سے اپنے تیار کردہ سوالات پوچھتا ہے اس طرح طلبہ سوالات تیار کرنے، سوالات کے جوابات کی تیاری کرنے اور کونز کے دوران معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
☆ آیت <b>ان الصلوة تنحی عن الفحشاء والمنکر</b> بے شک نماز نفل اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ ☆ طلبہ پر واضح کریں کہ نماز کو سمجھ کر نہ پڑھنے کی وجہ سے ان فوائد و اثرات سے محروم ہیں۔	پہلا دن: (صفحہ نمبر ۲۴) آبادگی (بذریعہ سوالات) س۔ نماز کون کون پڑھتا ہے؟ س نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ (طلبہ کے جوابات سننے کے بعد سورۃ العنکبوت: ۲۵ ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”نماز نفل اور برے کاموں سے روکتی ہے“ طلبہ کے ساتھ تبادلہ خیال کریں نماز برے کاموں سے روکنے کا ذریعہ کیسے ہے؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو ان نکات تک لائیں۔ • بار بار نماز کے لئے کھڑے ہونے سے اللہ کے معبود اور خود کے بندہ ہونے کا احساس رہتا ہے • اللہ کے سامنے جو ابدہی کا تصور بار بار ہوتا رہتا ہے۔ • شیطان کے دھوکوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے طلبہ پر واضح کریں کہ اسی اہمیت کی وجہ سے نماز اسلام کا بنیادی رکن اور دائمی فریضہ ہے دائمی اس طرح کہ ایمان لانے یا بالغ ہونے سے مرتے دم تک ہر ایک ہر دن میں بار بار فرض ہے نماز چھوڑنے کی کسی حالت میں اجازت نہیں ہے۔ س۔ کسی حال میں نماز چھوڑنے کی اجازت نہ ہونا کیا ایک مشکل کام ہے؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو بتائیں۔
وضاحتی نکات تمام گروپوں کو ہدایات کی جائے کہ ☆ اپنے موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ سوالات تیار کر لیں (کم از کم دس) ☆ سوالات آئندہ کلاس سے پہلے ٹیچر سے چیک کر لئے جائیں۔ ☆ سوالات واضح اور مختصر ہوں۔ ☆ چند سوالات فرضی صورتحال میں ان فقہی اصولوں کے اطلاق سے متعلق بھی بنائے جائیں۔ ☆ سوالات موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوں۔	اسلام کا ایک اہم اصول ہے <b>لا یكلف الله نفسا الا وسعها</b> ترجمہ: اللہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ وضاحت کریں اسلام انسان کو تخلیق کرنے والے رب کا دیا ہوا دین ہے اس لئے یہ فطرت کے عین مطابق ہے۔ یہ انسان کی ضروریات اور مجبوریوں کو سمجھتا اور ان کی رعایت کرتا ہے۔ مخصوص حالات میں آسانیاں دیتا ہے۔ وضاحت کے بعد سوال نمبر ۵ کرنے کی ہدایت کریں سوال و جواب (Pair) جوڑوں میں تبادلہ خیال کر کے تحریر کیا جائے۔ ☆ آخر میں طلبہ کو تین گروپوں میں تقسیم کر کے ان موضوعات پر سوالات بنانے کا کام دیا جائے تا

کہ آئندہ دنوں میں گروپ کوئز کروایا جائے۔

پہلا گروپ: بیمار کی نماز

دوسرا گروپ: قضا نماز

تیسرا گروپ: قصر نماز

آئندہ کلاس میں پہلے دو گروپ سوالات کریں گے۔

H.W س (i)

نوٹ: اگر کم ہو تو سوال نمبر ۵ کلاس میں کرانے کے بجائے ہوم ورک میں دیا جاسکتا ہے

منصوبہ بندی

دوسرا دن: موضوع: (بیمار کی نماز + قضا نماز)

آمادگی: کوئز کے اعلان کے ذریعے

☆ طلبہ کو طریقہ سے آگاہ کیا جائے

☆ پہلا گروپ سوالات کرے گا دوسرا تیسرا گروپ باری باری جوابات دے گا۔

☆ گروپ کا کوئی بھی ممبر جواب دے سکتا ہے۔

☆ جواب کے لئے متعین وقت دیا جائے گا اور ایک ہی جواب حتمی ہوگا۔

☆ غلط جواب کی صورت میں مخالف گروپ سے پوچھا جاسکتا ہے۔

☆ ہر درست جواب کے پانچ نمبر ہونگے

☆ تختہ سیاہ پر حاصل کردہ نمبر لکھیں جائیں۔

☆ پہلا گروپ بقیہ دنوں گروپوں سے بیمار کی نماز کے موضوع پر سوالات پوچھے۔

اس دوران استاد نگرانی و ہنمائی کرتے ہوئے تمام کاروائی کے بہتر طریقے سے ہونے کو یقینی بنائے

۱۵ منٹ کے بعد دوسرا گروپ قضا نماز سے متعلق سوالات کرے پھر گرام کے اختتام پر گروپوں کے مجموعی نمبر نوٹ کر لئے جائیں۔

H.W س (ii), (iii) س ۳

(اگر کلاس میں کوئز کی کاروائی جلد ختم ہو جائے تو ہوم ورک کا کچھ حصہ کلاس میں بھی کرایا جاسکتا ہے)

تیسرا دن:

آمادگی: کوئز کے اعلان کے ذریعے

استاد مختصر اور واضح الفاظ میں طریقہ کار بتائے۔

☆ کوئز شروع کیا جائے تیسرا گروپ بقیہ دنوں گروپوں سے قصر نماز کے موضوع پر سوالات کرے۔

☆ کوئز کے اختتام پر تمام گروپوں کے حاصل شدہ نمبروں کے مطابق پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والے گروپ کا اعلان کیا جائے۔

☆ اس کے بعد استاد طلبہ سے بیمار کی نماز قضا نماز اور قصر نماز کے بنیادی فقہی مسائل کے بارے میں کوئی ابہام یا سوال ہو تو معلوم کرے۔

☆ طلبہ کی جانب سے آنے والے سوالات کی ترتیب وار وضاحت کر دی جائے۔ H.W س ۲-۲ (اگر کلاس میں وقت ہو تو سوال نمبر ۲ کلاس میں بھی کرایا جاسکتا ہے)

وضاحتی نکات

مشقی کام

س ۱۔ ان سوالات کا مقصود یادداشت جانچنا ہے۔ یہ بیانیہ طرز کے سوالات ہیں ان کے اتنے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔  
س ۲۔ یہ سوالات علومات کو جانچنے کے لئے ہے۔ انشا اللہ طلبہ با آسانی کر لیں گے۔

س (i) نماز دائمی فریضہ اس طرح ہے کہ ایمان لانے سے یا شعور آنے سے مرتے دم تک تمام زندگی میں پانچ بار نماز ادا کرنا فرض ہے۔  
(ii) بیمار کے لئے نماز کی ادائیگی کے طریقے میں رعایت ہے وہ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر ادا کر سکتا ہے اور اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

(iii) نماز صرف اس صورت میں معاف ہے جبکہ کوئی شخص بے ہوش ہو جائے یا اتنا کمزور ہو جائے اور اشاروں سے بھی نماز ادا نہ کر سکے اور یہ کیفیت مسلسل پانچ نمازوں سے زیادہ وقت کے لئے رہے تو یہ نمازیں معاف ہیں۔ اور ان کی قضا واجب نہیں ہے۔  
(iv) قصر کے معنی ہیں مختصر کرنا اور اس سے مراد سفر کے دوران نماز کو مختصر کر کے چار رکعت کی جگہ دو رکعت ادا کرنا ہے۔

س ۳۔ یہ سوال فرق و شناخت کرنے کی صلاحیت کی نشوونما کے ساتھ قرآنی آیات کے الفاظ کی شناخت اور ترجمہ کرنے کی صلاحیت کی نشوونما میں معاون ہوگا۔  
س ۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں پڑھ کر معلومات اخذ کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانا ہے۔  
س ۵۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کی غور و فکر اور تحقیق کی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے۔

س ۲۔ (i) اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو (ii) نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ (iii) نماز کا مقصد اللہ کی یاد اور اس کا ذکر (iv) نماز کے ذریعے ہم اللہ سے قریب ہوتے ہیں۔ ۲۔ نماز پڑھنے والا، اللہ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھتا ہے۔  
۳۔ نماز پڑھنے سے بندگی رب کا احساس پیدا ہوتا ہے  
س ۳۔ فقہی جوابات طلبہ سے ڈسکشن کے ذریعے حل کئے جائیں۔  
س ۴: ۱۔ مسافر: ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے کو مسافر کہتے ہیں۔  
۲۔ مقيم: اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کر کے جائے اور پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو وہ پھر مسافر نہیں بلکہ فقہ کی رو سے مقيم کہلائے گا۔  
۳۔ قصر نماز: قصر کا مطلب ہے مختصر کرنا، اس سے مراد چار رکعتوں والی فرض نمازوں کو کم کر کے صرف دو رکعتیں ادا کرنا ہے۔  
۴۔ قضا نماز: ہنگامی یا مجبوراً چھوٹ جانے والی نمازوں کو قضا کہتے ہیں۔  
۵۔ ادا نماز: کوئی فرض یا واجب نماز اپنے وقت کے اندر پڑھی جائے تو وہ ادا نماز کہلاتی ہے۔  
۶۔ شرعی معذور: شرعاً معذور ایسے معذور کہا جاتا ہے جس کو وضو توڑنے کے اسباب میں سے کوئی سبب مسلسل پیش آتا رہتا ہو اور ایک نماز کے مکمل وقت اس کو اتنا وقت بھی نہ ملتا ہو کہ وہ با وضو ہو کر وقتی فرض ادا کر سکے۔

س ۵: صلوة القصر سے متعلق فقہی احکامات درج ذیل ہیں:

- (i) ۸۴ میل یا اس سے زیادہ فاصلے کے سفر کے لئے نکلنے والا شخص مسافر ہے اور اس کو قصر نماز ادا کرنا واجب ہے۔  
(ii) نماز قصر میں وتر نماز پوری پڑھی جاتی ہے کیوں کہ وہ واجب ہے۔  
(iii) مسافر کو سنت نمازوں کے بارے میں اختیار ہے کہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔  
(iv) نماز قصر کی ابتداء گھر سے سفر کی نیت سے نکلتے ہی ہو جانی ہے۔

(v) اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جائے جہاں کا وہ مستقل رہائشی ہو یا جہاں اس کے گھر والے اور خاندان والے رہتے ہوں تو وہاں وہ مسافر نہیں بلکہ مقيم ہوگا چاہے جتنے بھی دن ٹھہرے اور وہ پوری نماز ادا کرے گا۔ (vi) مسافر کو سنت نمازوں کے بارے میں اختیار ہے کہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔

س ۶ (i)

ان الصلوة	کانت	على المومنين	کتابا	موقوتا
بے شک	ہے	مومنوں پر	فرض کی گئی	وقت کے ساتھ
بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔				

(ii)

واقم	الصلوة	لذکری
تائم کرو	نماز	میری یاد کے لئے
اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔		

ان الصلوة	تنہی	عن الفحشاء	والمنکر
بے شک نماز	روکتی ہے	فحش سے	اور برائی سے
بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔			

۱۔ گروپ ڈسکشن: اس اُصول کا عبادت میں اطلاق اس طرح نظر آتا ہے۔

۱۔ جو شخص بیمار ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتا وہ روزہ کے بعد فدیہ دے سکتا ہے۔

۲۔ جو اتنا بوڑھا یا بیمار ہو کہ روزہ نہیں رکھ سکتا وہ روزہ کے بعد فدیہ دے سکتا ہے۔

۳۔ زکوٰۃ صرف اس پر فرض ہے جس کے پاس ضرورتِ اصلیہ کے بعد نصاب کے برابر مال ہو اس مال پر سال گزر جائے۔

۴۔ اگر کوئی صاحبِ نصاب ہو مگر اس مال سے زیادہ ٹھہرنے کے اخراجات نہ ہوں تو اس پر حج کرنا فرض نہیں ہے۔

۵۔ اگر کسی شخص کے پاس حج کا خرچہ تو ہو مگر جن گھر والوں کو گھر پر چھوڑ کر جائے گا حج کی مدت کے دوران ان کے اخراجات کا بندوبست نہ کر سکے تو اس پر بھی حج فرض نہیں ہے۔

۷۔ نابالغ بچہ پر زکوٰۃ اور حج فرض نہیں چاہے وہ مالدار ہی ہو۔

## زکوٰۃ

حوالہ جاتی کتب:

حصہ دوم

یوسف اصلاحی

آسان فقہ

نظریہ:

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ

- زکوٰۃ کے معنی و مفہوم کو بیان کر سکیں۔
- زکوٰۃ مال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے واضح کریں۔
- مصاف زکوٰۃ کی مدت کے بارے میں تفصیلات بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ (Discussion Method) اختیار کیا جائے جس میں متعلقہ موضوع پر طلبہ سے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے طلبہ کی رائے لی جاتی ہے اور ان کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے جواب میں ان کو موضوع سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار کے کامیابی کے لئے تمام طلبہ کو شریک تبادلہ خیال رہنا اور سوالات کرنے کی آزادی ہونا شرط ہے۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>آبادگی میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔</p> <p>۱۔ صدقہ انفاق فی سبیل اللہ کو کہتے ہیں حدیث میں اس کا نام صدقہ ہے۔ اس کے لغوی معنی نیکی کے ہیں اس کو ہی خیرات بھی کہتے ہیں (مزید وضاحت جماعت ششم کی کتاب کے سبق انفاق فی سبیل اللہ حصہ دوم میں دیکھیں)۔</p> <p>۲۔ زکوٰۃ کے لفظی معنی ہی پاکیزگی کے ہیں مال کو پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے مطابق حلال ذرائع سے کمایا گیا مال بھی ناپاک ہوتا ہے اگر اس پر زکوٰۃ نہ نکالی جائے صدقہ کرنے سے انسان مال کو اپنا نہیں بلکہ اللہ کا عطا کردہ انعام سمجھتا ہے اور اس کو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر خرچ کرتا ہے۔</p> <p>۳۔ تزکیہ کے معنی نفس کو برے خیالات و جذبات سے پاک کرنے کے ہیں۔</p> <p>۵۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کا تزکیہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب انسان اپنی کمایا ہو مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے تو وہ اس کو اپنی نہیں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مال سمجھتا ہے۔ جس سے اس کے دل کی تنگی ختم ہوتی ہے۔</p>	<p>پہلا دن: (زکوٰۃ کی اہمیت اور پاکیزگی کی ذریعہ نمبر ۳۱)</p> <p>آبادگی: ابتداء صفحے پر دی گئی سورۃ المزمل کی آیت سے جاسکتی ہے۔</p> <p>ترجمہ سنانے کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے</p> <p>۱۔ اس آیت میں کون سے دو بنیادی دین کے احکامات کا ذکر ہے (نماز اور زکوٰۃ)</p> <p>۲۔ طلبہ کو بتایا جائے قرآن کی مومنین کی خصوصیات میں سے ایک خاصیت زکوٰۃ کی ادائیگی بھی بتائی گئی۔</p> <p>۳۔ طلبہ کو سورۃ التوبہ ۳۴ کی آیت اور ترجمہ پڑھ کر سنایا جائے اس کے بعد یہ سوالات کئے جائیں۔</p> <p>۱۔ صدقہ کسے کہتے ہیں؟</p> <p>۲۔ مال کو پاک کرنے کا کیا مطلب ہے؟</p> <p>۳۔ تزکیہ کے کیا معنی ہیں؟ ۳۔ صدقہ سے کس طرح مال پاک ہو سکتا ہے؟</p> <p>۵۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کا تزکیہ کیسے ہوتا ہے؟</p> <p>ان تمام سوالات سے متعلق طلبہ سے آنے والے جوابات کے نکات تختہ سیاہ پر تحریر کر لئے جائیں اور طلبہ کو ہر نکات سے متعلق مزید وضاحت کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جائے۔</p> <p>گروپ ڈسکشن: طلبہ کو چار چار گروپ میں مندرجہ ذیل موضوع پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے کہا جائے۔</p> <p>(س ۸)۔ زکوٰۃ پاکیزگی کا ذریعہ کیسے ہے (کم از کم دس نکات)</p> <p>گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق ان نکات کو سن لیا جائے اور کاپی میں تحریر کرنے کے لئے کہا جائے۔ H.W (vi)</p>

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>ہر مصرف کے لئے کچھ مثالیں دی گئیں ہیں جو کہ طلبہ کو عام زندگی میں موجود افراد کو شناخت کرنے میں مدد دے گی کہ کون سا فرد زکوٰۃ کا مستحق ہے اور کون سا نہیں ہے۔ اس طرح طلبہ کو عملی مثالیں دے کر وضاحت کی جائے۔</p>	<p>دوسرا دن (مصارف زکوٰۃ)          آمدگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ مصرف کسے کہتے ہیں؟ (خرچ کرنے کی مدد) بچوں کو بتایا جائے کہ مصارف لفظ مصرف کی جمع ہے۔          - مصارف زکوٰۃ کا کیا مطلب ہے؟ (وہ جگہ جہاں زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔)</p>
	<p>- ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہم اپنی زکوٰۃ کی رقم کس کو دے سکتے ہیں اور کس کو نہیں؟ قرآن کی سورۃ توبہ کی آیت ۶۰ ترجمے کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھی (یا لکھی ہوئی آویزاں کی جائے) جس میں مصارف زکوٰۃ بیان کئے گئے ہیں۔          آیت کا ترجمہ سنانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔          ۱- مصارف زکوٰۃ کتنے بیان کئے گئے ہیں؟ (آٹھ)          ۲- کون کون سے مصارف کے نام طلبہ سے پوچھ پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔          ۳- ان مدت کے علاوہ زکوٰۃ کی رقم کہاں کہاں خرچ کی جاسکتی ہے؟ (کہیں نہیں)          ۱- فقراء: کتاب میں موجود فقراء کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے مطالعہ کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے۔          ۱- فقراء کسے کہتے ہیں؟          ۱- فقراء کی پہچان کے لئے طلبہ کو کچھ مثالیں فراہم کی جائیں جس سے طلبہ کو معلوم ہو سکے کہ کون کون افراد فقراء میں شامل ہیں۔          مثالیں: مندرجہ ذیل میں کس فرد پر زکوٰۃ خرچ کرنا درست ہے۔ ۱- محلے میں سبزی والے کے بچوں کو کچھ افراد زکوٰۃ کی رقم سے تعلیمی اخراجات میں مدد کرنا چاہتے ہیں (زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے)          ۲- حسن کے ابو کے کاروبار میں مسلسل خسارہ ہو رہا ہے۔ ان کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کے مطابق رقم موجود ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ماموں ان کو زکوٰۃ کی رقم سے اس خسارہ سے نکلنے میں مدد کریں۔ (کتاب میں موجود فقراء کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے مطالعہ کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے)          ۱- محلے میں سبزی والے کے بچوں کو افراد زکوٰۃ کی رقم سے تعلیمی اخراجات میں مدد کرنا چاہتے ہیں (زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے)          ۲- حسن کے ابو کے کاروبار میں مسلسل خسارہ ہو رہا ہے۔ ان کے پاس زکوٰۃ کے نصاب کے مطابق رقم موجود ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ماموں ان کو زکوٰۃ کی رقم سے خسارہ سے نکلنے میں مدد کریں۔ وہ فقراء میں نہیں آتے صاحب نصاب ہیں زکوٰۃ نہیں لے سکتے)          ۲- مساکین: ان سوالات کے بعد طلبہ کو کتاب سے مساکین کی تعریف پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ اور مندرجہ ذیل سوالات کئے جاسکیں۔          ۱- مساکین کا کیا مطلب ہے؟          ۲- مساکین کون سے لوگ ہوتے ہیں؟          ۳- مساکین کی پہچان کیسے کی جاسکتی ہے؟          مندرجہ ذیل میں سے کون سے افراد مسکین ہیں اور کون سے نہیں جن پر زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔          ۱- رقیہ ایک بیوہ خاتون ہے وہ کپڑے سی کر اپنا گزارہ کرتی ہے جو کہ آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ اتنی قلیل آمدنی میں ان کا گزارہ بہت مشکل ہے جس کی وجہ سے ان کی پڑوسن اپنی زکوٰۃ کی رقم سے ان کی مدد کرنا چاہتی ہیں۔ (مسکین کی تعریف میں شامل ہیں زکوٰۃ خرچ کر سکتے ہیں)          ۲- فاروق جو کہ پرچون کی دکان میں ملازم ہے اس کی آمدنی کم ہے لیکن اس کے پاس دس ہزار روپے جمع ہیں۔ فاروق اپنی کم آمدنی کا رونا ہر آنے والے لگا بک سے روتا ہے تاکہ سب لوگ اس کی مدد کریں اس کے ان حالات کو دیکھ کر نعمان صاحب نے اپنی زکوٰۃ کی آمدنی سے اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے (فاروق صاحب نصاب ہے اس پر زکوٰۃ خرچ نہیں کر سکتے ہیں)          ۳- عامل صدقات:          طلبہ کو عامل صدقات کی تعریف کتاب سے پڑھنے کے لئے کہا جائے اور مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں۔          ۱- عامل صدقات میں کون کون سے افراد شامل ہیں؟</p>



۲۔ ان کی تنخواہ کی ادائیگی کس رقم سے کی جاسکتی ہے؟

مندرجہ ذیل مثالیں دے کر بتایا جائے کہ یہ افراد کون کون سے ہو سکتے ہیں۔

۱۔ زیر ایک فلاحی ادارہ میں ہے جو کہ زکوٰۃ کی وصولی کا کام بہت بڑے پیمانے پر کرتا ہے کل وقتی ملازم ہے۔ اس ادارے کے تمام کل وقتی ملازمین کی تنخواہیں ادارے میں جمع شدہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کی جاتی ہے۔ (ملازمین چونکہ کل وقتی ہیں لہذا تنخواہ کی ادائیگی زکوٰۃ سے ہو سکتی ہے)

۲۔ یکم رمضان کو بینک میں موجود رقم میں سے زکوٰۃ منہا کر لی جاتی ہے کیا بینک کے ملازمین کی تنخواہیں زکوٰۃ کی رقم سے ادا کی جاسکتی ہے؟ (بینک کے ملازمین کی تنخواہ زکوٰۃ سے ادا نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ زکوٰۃ کے امور کے ملازم نہیں بینک کے ملازم ہیں)

H.W اس (i) (vi)

تیسرا دن:

۴۔ مولفہ القلوب: مولفہ القلوب کی تعریف کا خاموش مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات دریافت کئے جائیں۔

۱۔ مولفہ القلوب کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ اس مد میں زکوٰۃ کب خرچ کی جاتی ہے؟

واقعہ: غزوہ حنین کے بعد جب سارا مال غنیمت ملا تو رسولؐ نے اس میں فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے نئے مسلمانوں کو بہت کچھ دیا، اس صورتحال پر انصار مدینہ تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ مکہ والے رسولؐ اللہ کے رشتہ دار اور پڑوسی ہیں اس لئے انہیں زیادہ دیا گیا۔ جبکہ ہم نے زیادہ قربانیاں دیں۔ رسولؐ اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہوا تو آپؐ نے ان سب کو بلایا۔ آپؐ نے پہلے تو بے حد جذباتی انداز میں ان کی قربانیوں اور خود پر کئے گئے احسانات کا اعتراف کیا پھر فرمایا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں لے جائیں اور تم اللہ کے رسولؐ کو لے جاؤ۔ وہ سب پکار اٹھے ہم راضی ہیں اور اس بات کو سمجھ گئے کہ ان نئے مسلمانوں کو زیادہ دینے کا مقصد تالیف قلب ہے۔

۵۔ گردنیں چھڑانا: خاموش مطالعہ کے بعد سوالات پوچھے جائیں۔

۱۔ گردنیں چھڑانے کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ موجودہ دور میں اس کا اطلاق کیسے ممکن ہے؟

مثالیں:

عانتہ چار سال سے سینٹرل جیل کے خواتین سیکشن میں قید ہے۔ اس پر منشیات کی منتقلی کا الزام ہے جو اب تک ثابت نہیں ہو سکا ہے اس کی ضمانت کے لئے ۵۰,۰۰۰ روپے کی رقم ہے اس کی رہائی کے لئے امی جان زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا چاہ رہی ہیں۔ (زکوٰۃ کی رقم استعمال ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ گردن چھڑانے کی مد میں شامل ہے۔)

۶۔ قرض دار: خاموش مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔

۱۔ قرض دار کسے کہتے ہیں؟

مثالیں

۱۔ صبح کے اوپر ۵۰,۰۰۰ روپے قرض ہیں وہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی ان کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ کی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔ (اس کی رقم کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے ہو سکتی ہے۔)

مثالیں

۱۔ جس کے پاس ۵۰,۰۰۰ روپے موجود ہے اس سے اگر وہ اپنا قرض ادا کر دے تو وہ صاحب نصاب نہیں رہے گا۔ اس کے قرض کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟ اس کی قرض کی ادائیگی زکوٰۃ کی رقم سے ہو سکتی ہے۔)

۷۔ فی سبیل اللہ

۱۔ فی سبیل اللہ کے کیا معنی ہیں؟ ۲۔ کیا فی سبیل اللہ سے مراد صرف مجاہد پر خرچہ ہے؟

۳۔ کون سے فلاحی کام فی سبیل اللہ میں نہیں آتے؟

مثالیں (i) ایک اشاعتی ادارہ جو کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے کتابوں کی مفت تقسیم کرتا ہے اس میں صاحب اپنی زکوٰۃ کی رقم دینا چاہتے ہیں (زکوٰۃ کی رقم کا استعمال درست ہے (ii) خالد جان نے اپنے سارے زیورات کی زکوٰۃ جہاد فنڈ میں ڈال دی (زکوٰۃ کی رقم جہاد کے لئے دے سکتے ہیں)

(iii) ایک فلاحی ادارہ ہنر سکھانے کا کام کرتا ہے کیا اس ادارے کی زکوٰۃ سے مدد کی جاسکتی ہے (نہیں کیونکہ وہ کسی کی مالی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے) ۸۔ مسافر: کتاب سے موضوع پر خاموش مطالعہ کروانے کے بعد سوال پوچھا جائے کہ

۱۔ مسافر سے کسی وجہ سے ان کا یہ دورہ خاصا طویل ہو گیا سفر کے اخراجات کے لئے وہ جتنی رقم لے کر نکلے تھے وہ سب ختم ہو گئی اور بینک سے ان کو رقم جب تک ملے گی اس وقت تک ان کا ٹھہرنا ممکن نہیں ان کے دوست ان کی مدد زکوٰۃ کی رقم سے کرنا چاہتے ہیں۔ (زکوٰۃ کی رقم سے مدد ہو سکتی ہے)

H.W اس (ii)، (iii) س (۶)

چوتھا دن: (وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں + عشر)

آمدگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ میرے دادا سخت بیمار ہیں ان کے آپریشن کے لئے دو لاکھ روپے کی ضرورت ہے میرے والد اور چچا اپنی اپنی زکوٰۃ کی رقم جمع کر کے ان کا آپریشن کرانا چاہتے ہیں کیا یہ درست ہے؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو بتایا جائے کہ والد کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اس لئے یہ غلط ہے۔

☆ وہ لوگ جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ ایک ایک نکتہ تختہ سیاہ پر لکھ کر اس کی وضاحت کرتے جائیں۔

☆ کتاب میں موجود عشر کی تعریف پڑھوائی جائے اور مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔

۱۔ عشر کے لفظی معنی کیا ہیں؟ (دسواں حصہ) ۲ شریعت میں عشر کسے کہتے ہیں؟ (زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار)

۳۔ قدرتی پانی سے سیراب ہونے والے کھیت یا باغ کا کتنا حصہ عشر نکالا جاتا ہے (دسواں حصہ)

۴۔ مصنوعی آبپاشی کے ذرائع سے سیراب کئے جانے والے کھیت کی پیداوار کا کتنا حصہ نکالا جاتا ہے (بیسواں حصہ)

۵۔ عشر واجب ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ (ہر فصل پر عشر واجب ہے) ۶۔ عشر کا نصاب کیا ہے؟ (کوئی نصاب نہیں ہے)

۷۔ عشر کے مصارف کیا ہیں (زکوٰۃ کے مصارف عشر کے بھی مصارف ہیں) ۸۔ عشر کس شکل میں داکیا جاتا ہے (پیداوار کی شکل میں بھی اور نقد رقم کی شکل میں بھی)

اس کے بعد طلبہ و طالبات سے ۲ کے سوالات ڈسکس کر لئے جائیں

C.W سوال نمبر ۲ H.W سوال نمبر ۳

پانچواں دن: (زکوٰۃ کا اجتماعی نظام)

آمدگی: طلبہ سے پوچھا جائے کہ

س۔ زکوٰۃ کے علاوہ مسلمان اور کس مد میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں (صدقہ خیرات جسے انفاق فی سبیل اللہ بھی کہتے ہیں)

س۔ مسلمانوں میں نسل در نسل مال کی تقسیم کا کیا اصول قرآن میں دیا گیا ہے (وراثت کا قانون)

س۔ اسلامی نظام معیشت میں پیسے کی کس شکل کا لین دین حرام قرار دیا ہے (سود)

☆ طلبہ کو اسلامی نظام معیشت کے چار بڑے اجزاء کے بارے میں بتایا جائے۔ (i) زکوٰۃ (ii) حرمت سود (iii) قانون وراثت (iv) انفاق فی سبیل اللہ

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>☆ زکوٰۃ کے معاشرے پر اثرات</p> <p>- پیسہ جمع نہیں ہوتا</p> <p>- خوشی سے رقم دی جاتی ہے۔</p> <p>- رقابت اور دشمنی کا خاتمہ ہوتا ہے</p> <p>- محنت میں اضافہ ہوتا ہے۔</p> <p>- پیسہ گردش میں رہتا ہے۔</p> <p>طلبہ کو بتایا جائے اسلام کا نظام معیشت دراصل ایک فلاحی معیشت ہے جس میں عوام کی فلاح کا پہلو خاص ہوتا ہے اس نظام میں پیسہ جمع ہونے کے بجائے گردش کرتا ہے جس سے معیشت مضبوط اور متوازن ہوتی ہے۔ دوسرے تمام نظام پیسہ کو جمع کرنے کی ترغیب دیتے ہیں لیکن اسلامی نظام معیشت کے تمام اجزاء پیسہ کو حق دار کے پاس پہنچاتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں سکون اور امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔</p>	<p>س۔ ان چاروں اجزاء کے معاشرے پر کیا اثرات ہوتے ہیں (پیسہ ایک جگہ جمع نہیں ہوتا بلکہ معاشرے میں گردش میں رہتا ہے جس سے اس کے فوائد زیادہ لوگوں تک پہنچتے۔ ہیں لوگوں میں مال کی محبت میں کمی آتی ہے اور لوگوں کی ذہنیت میں خود غرضی تنگی کے بجائے وسعت آتی ہے۔ لہذا اللہ سے تعلق میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے آپس میں تعلقات بھی بہتر ہوتے ہیں۔</p> <p>س۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے باوجود ہمارے معاشرے میں اس کے فوائد کیوں نظر نہیں آتے۔ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد یہ نکات واضح کئے جائیں۔</p> <p>(i) حرمت سود اور قانون وراثت پر عمل نہیں ہو رہا۔ (ii) زکوٰۃ اور انفاق پر جزوی عمل ہو رہا ہے۔</p> <p>(iii) اسلام کا اجتماعی نظام نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ انفرادی طور پر ادا کی جاتی ہے جس سے فرض تو ادا ہو جاتا ہے مگر اس کے ثمرات نظر نہیں آتے۔</p> <p>س۔ بینک سے جو زکوٰۃ لکھتی ہے وہ بیت المال کے نظام کا نعم البدل کیوں نہیں ہے؟</p> <p>☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد واضح کیا جائے۔</p> <p>• عوام کی اکثریت کو حکومت کے اس نظام پر اعتماد و بھروسہ نہیں ہے اس وجہ سے وہ اپنی رقم کو ٹی پیلے نکلوا لیتے ہیں۔</p> <p>• بینک کے ذریعے جمع کی گئی زکوٰۃ تمام ملک میں ادا کی گئی زکوٰۃ کا 20% بھی نہیں ہوتی۔</p> <p>• زکوٰۃ کی شدہ رقم کی تقسیم کے طریقہ کار میں بہت خامیاں اور کمزوریاں ہیں۔ • زکوٰۃ کی شدہ رقم کی تقسیم میں بڑی بڑی نا انصافیاں اور بددیانتیاں سامنے آئی ہیں۔</p> <p>• اس کے بعد سوال نمبر ۴ پر تبادلہ خیال کر لیا جائے۔</p> <p>H.W ۱ (v . iv) س (4)</p>
<p>وضاحتی نکات</p> <p>س ۱۔ یہ طلبہ کے فہم اور یادداشت کو جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ ان کے اتنے تفصیلی جوابات لکھنے کی ہدایت کریں کہ وضاحت ہو جائے اور کوئی ابہام نہ رہے۔</p> <p>س ۲۔ قرآنی آیت کی اس تفہیم کا مقصد غور و فکر کی ترغیب ہے ان سوالات کے مختصر جواب تحریر کئے جائیں گے۔</p> <p>س ۳۔ اس کا مقصد زکوٰۃ سے متعلق چند فقہی اصطلاحات کا فہم جانچنا ہے۔</p> <p>س ۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں تجزیہ کی صلاحیت کو نشوونما دینا ہے۔ وجوہات مختصراً لکھنے کی ہدایت کریں۔</p> <p>س ۵۔ قرآنی آیات کی قربت و علم بڑھانے والا یہ سوال طلبہ انشاء اللہ بآسانی کر لیں گے</p> <p>س ۶۔ یہ خالی جگہیں یادداشت کو جانچنے والی ہیں۔</p> <p>س ۷۔ فرضی صورتحال کے یہ سوالات طلبہ میں علم کی عملی انطباق کی صلاحیت کو بڑھانے میں معاون ہونگے۔ طلبہ کو اپنے جواب کی وجہ واضح طور پر لکھنے کی ہدایت کریں۔</p> <p>س ۸۔ گروپ ڈسکشن کا مقصد طلباء میں تبادلہ خیال کے ذریعے تجزیہ و فہم کی صلاحیت کو ہانا ہے۔ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ ان کے تحریر کردہ یکساں نہیں ہونگے۔ ان میں بڑا تنوع ہوگا۔ یہی بات ان کے ذہنوں کو وسعت دے گی۔ تحقیقی کام کا مقصد طلبہ میں تحقیق و جستجو کی صلاحیت پر ان چڑھانا ہے۔</p>	<p>مشقی کام</p> <p>(i) زکوٰۃ فقراء، مساکین، عاملین زکوٰۃ، گردنیں چھڑانے، قرض دار، فی سبیل اللہ، مسافر اور تالیف قلب کے لئے خرچ کی جاسکتی ہے۔</p> <p>(ii) آج کل مصارف زکوٰۃ کی ان مدت پر عمل نہیں ہو رہا۔</p> <p>۱۔ گردنیں چھڑانا: کیوں کہ اب غلامی کا رواج نہیں رہا</p> <p>۲۔ عامل زکوٰۃ: اسلامی نظام اور بیت المال نہ ہونے کی وجہ سے اس پر بھی عمل نہیں ہو رہا۔</p> <p>(iii) زکوٰۃ چھ قسم کے افراد کو دینا جائز نہیں۔</p> <p>۱۔ ماں باپ ۲۔ اولاد ۳۔ شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو</p> <p>۴۔ صاحب نصاب مالدار شخص ۵۔ غیر مسلم ۶۔ اولاد بنی ہاشم یعنی سید</p> <p>(iv) عشر سے مراد زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کی زکوٰۃ ہے اور اس کی ادائیگی زمین اور پیداوار کے مالک پر فرض ہے۔</p>

(v) اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دی ہے۔ قرآن پاک کی سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۳۴ ”جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں خوشخبری دے دو دردناک عذاب کی۔“

(vi) زکوٰۃ ادا کرنے والا شخص مال کی محبت سے پاک ہو جاتا ہے اس میں لالچ ہوس اور کجی جیسی برائیاں ختم ہو جاتی ہیں اس میں اللہ کی رضا کے حصول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں غریبوں سے محبت ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

س ۲۔ (i) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی راہ میں وہ پاک چیزیں خرچ کرو جو تم کما تے ہو اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

(ii) یہاں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہے۔

(iii) یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(iv) ’جو زمین سے نکالا سے مراد زمینی پیداوار اور اناج، پھلوں، سبزیوں کی فصلیں ہیں۔

(v) اس آیت سے عشر کا فقہی حکم ثابت ہوتا ہے۔

س ۳ (i)

(۱) فقیر غنی کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اور اس سے مراد وہ ایسا شخص ہے جو کہ اپنی بنیادی ضرورتیں تو پوری کر لے لیکن دیگر وسائل پورے نہ کر سکے۔ یتیم، بیوہ، اpanچ اور محتاج جو صاحب نصاب نہ ہوں۔ اسی مد میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲) عامل صدقات: زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اسلامی بیت المال کی طرف سے جو شخص مقرر ہوتا ہے اس کی تنخواہ بھی زکوٰۃ کے مال میں سے دی جائے گی چاہے وہ غنی ہی ہو۔

(۳) فی سبیل اللہ: اس سے مراد راہ خدا میں جہاد ہے یعنی خدا کی راہ میں، مجاہدین بھی نظام کفر کو مٹا کر دین حق کو غالب کرنے میں مصروف ہو یا دین کا علم حاصل کرنے والے طلبہ ہوں۔

(۴) مسکین: اس سے مراد وہ خود دار تنگ دست لوگ ہیں جو انتہائی مفلوک الحال ہوں جن کے پاس دوسرے وقت کا کھانا بھی نہ ہو جو بلکل ہی خالی ہاتھ ہوں، لیکن چل پھر کر سوال نہ کرتے ہوں۔

۵۔ مولفۃ القلوب: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہو۔ اسلام اور اسلامی مملکت کے مفاد میں ان کو ہموار رکھنا اور مخالفت کے جوش کو ٹھنڈا رکھنا پیش نظر ہو اور وہ مسلمان جو نو مسلم ہو ان کی مالی مدد مطلوب ہو۔

۶۔ مصارف زکوٰۃ: مصارف مصرف سے نکلا ہے جس کے معنی صرف کرنے کے ہیں۔ مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ افراد ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے ہیں جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، گردنوں کے چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے کے لئے ہیں اور خدا کی راہ میں اور مسافر نوازی میں صرف کرنے کے لئے ہیں ایک فریضہ خدا کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و پینا ہے“۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰)

س ۴۔ (i) کیونکہ ان افراد کی کفالت کی ذمہ داری ہی ان کی ہے۔

(ii) کیونکہ بیت المال کی ملازمت اس کا ذریعہ معاش ہے وہ حقیقتاً زکوٰۃ نہیں بلکہ خدمت کا معاوضہ حاصل کر رہا ہے۔

(iii) زکوٰۃ کا نظام مسلمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔

(iv) کیونکہ دیار غیر میں وہ ضرور متمند ہوتا ہے اور اپنی دولت کو وہاں استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ رشتہ داروں کی خبر گیری بھی کی جاتی ہے۔ اور یہ نیکیاں ہو جاتی ہیں۔ (v) حاجت مندر رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا، معاشرتی اور خاندانی استحکام میں مدد دینا ہے اور معاشرے میں بگاڑ کی فضا کا خاتمہ کرتا ہے۔

س ۵۔ (i) صدقات۔ و العملین۔ فی الرقاب۔ و ابن سبیل علم

یہ صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب ہو اور گردنوں کو چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کے لئے اور اللہ کی راہ میں مسافروں پر صرف کرنے کے لئے ہیں۔ یہ ایک فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(ii) انفقو۔ اخرجنا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اس پاک مال میں سے جو تم نے کمایا اور اس میں سے جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

(iii) حُذْ۔ صَدَقَةٌ۔ اے نبی ﷺ آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر انھیں پاک کیجئے اس سے ان کا تزکیہ کیجئے۔

س ۶۔ (i) آٹھ (ii) بیت المال (iii) بنی ہاشم (iv) دسواں (v) عشر (vi) پیداوار

(vii) فرض (viii) والدین (ix) پاک (x) دلجوئی

س ۷۔ (i) دے سکتے ہیں کیونکہ یہ فی سبیل اللہ کی مدد کے تحت جائز ہے۔ (ii) نہیں دے سکتے کیوں کہ غیر مسلموں کی زکوٰۃ سے مدد نہیں کی جاسکتی۔

(iii) دے سکتے ہیں کیوں کہ وہ مستحق ہیں اور رشتہ دار ہونے کی وجہ سے دوہرا اجر ملے گا۔

(iv) نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دادا کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی زکوٰۃ کے علاوہ مدد کرنا چاہئے

(v) بالکل جائز ہے ایسا کر سکتے ہیں وہ مستحق ہے۔

(vi) نہیں دے سکتے کیونکہ زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر نہیں کی جاسکتی

(vii) نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زکوٰۃ کی کسی مدد کے تحت نہیں آتا۔

(viii) نہیں کرنا چاہئے کیونکہ زکوٰۃ کی کسی مدد کے تحت نہیں آتا

(ix) جائز ہے کر سکتی ہے اگر وہ صاحب نصاب نہ ہو تو۔ (x) جائز ہے کر سکتے ہیں کیونکہ فی سبیل اللہ کی مدد میں آتا ہے۔

س ۸۔ گروپ ڈسکشن

☆ گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں۔

۱۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال پاک ہوتا ہے۔ ۲۔ انسان کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ۳۔ معاشرے میں آپس میں ہمدردی اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ ملتا ہے

۴۔ کمزوروں کی بنیادی ضروریات پوری ہونے سے جرائم میں کمی ہوتی ہے۔ ۵۔ انسان میں مال کی محبت کم ہو جاتی ہے ۶۔ حقوق العباد کا احساس اور فکر پیدا ہوتی

ہے۔ ۷۔ مال کے بارے میں اپنا ہونے کے بجائے اللہ کا احساس ہوتا ہے۔ ۸۔ معاشرہ مال کی نمائش اور اسراف سے پیدا ہونے والے مسائل سے پاک ہو جاتا ہے۔

۹۔ امیر اور غریب کا فرق کم ہو جاتا ہے۔ ۱۰۔ غریب کی قوت خرید بڑھنے سے معیشت مضبوط ہوتی ہے۔

## حج

نظریہ: اسلامی عبادات بہت پر حکمت اور بے شمار فوائد کے حصول کا ذریعہ ہیں

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلباء اس قابل ہو جائیں کہ

☆ حج کے انفرادی اور اجتماعی اثرات کا تجزیہ کر سکیں۔

☆ فرائض حج کے بارے میں وضاحت کر سکیں۔

☆ واجبات حج بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے منصوبہ بنی طریقہ تدریس (Project Method) اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ تدریس کے تحت طلبہ کو واضح اہداف کے ساتھ کوئی عملی منصوبہ تفویض کیا جاتا ہے۔ طلبہ واضح کئے گئے خطوط اور طریقہ کار کے تحت منصوبہ کو عملی شکل دے کر اس کی پیشکش (Presentation) کرتے ہیں۔ منصوبہ تفویض کرنے سے پیشکش کرنے تک کے تمام مراحل میں طلبہ صلاحیتوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
☆ سروے رپورٹ تحریر کرنے کا طریقہ کار	پہلا دن (سروے کا اعلان - منصوبہ پر کام)
☆ سروے رپورٹ پر گروپ کا نام اور گروپ ممبرز کے نام تحریر کریں	آبادگی: کتاب میں صفحہ نمبر ۲۹ پر سورۃ حج کی آیت پڑھ کر سنائیں۔
☆ پہلے صفحہ پر انٹرویو کئے جانے والے حاجیوں کا تعارف (نام عمر حج کا سال وغیرہ) تحریر کریں	س۔ اس آیت میں کس چیز کے اذن عام دینے کا حکم ہے؟ (حج)
☆ سوالوں کی ترتیب کے لحاظ سے حاجیوں کے جوابات تحریر کریں یعنی کہ پہلا سوال اور اس کے حاصل شدہ جوابات پھر دوسرا سوال اور اس کے حاصل شدہ جوابات	س۔ کس قسم کے فائدوں کے مشاہدے کا تذکرہ ہے؟
نوٹ: پروگرام کی نوعیت اور ذمہ داریوں کی تقسیم کو طلبہ پر چھوڑا جاسکتا ہے اگر وہ منظم طریقے سے کام کر سکتے ہوں۔ پروگرام کی نوعیت۔ گفتگو۔ ڈرامہ	☆ اخروی فائدے کا مشاہدہ ممکن نہیں اس لئے یہاں دینی و دنیاوی انفرادی اجتماعی فائدوں کا ذکر ہے۔
(Role play) (تصاویر یا دستاویزی (تصاویر یا چارٹس کے ذریعہ) ہو سکتی ہے۔	☆ طلبہ سے کہا جائے کہ ان فوائد کا اندازہ کرنے کے لئے کتاب کی مشق میں دیا گیا سروے کریں گے۔
	اس مقصد کے لئے چار چار طلبہ کے گروپ بنائے جائیں۔
	☆ ہر گروپ چار چار حاجیوں سے انٹرویو کرے گا اس طرح ہر طالب علم ایک حاجی کا انٹرویو کرے گا۔

☆ انٹرویو تحریری شکل میں جمع کرنے کے بعد ایک ممبران کو پورٹ کی شکل میں یکجا کر کے لکھے گا۔

☆ یہ سروے سبق شروع ہونے کے بعد تیسری کلاس تک ٹیچر کے پاس جمع کروادی جائے۔

اس کے بعد عملی منصوبہ کا اعلان کیا جائے۔

منصوبہ:

☆ چھ گروپ بنائے جائیں ہر گروپ کو گفتگو کا ایک ٹی وی پروگرام تیار کرنا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے موضوع سے متعلق معلومات ناظرین تک پہنچائے گا۔

☆ طریقہ کار: طلبہ کو ان کے کردار بتادے جائیں۔ کردار یا ذمہ داریاں یہ ہو سکتی ہیں۔

(i) ڈائریکٹر (ii) اسکرپٹ رائیٹر (iii) میزبان (iv) مہمان افراد (دو یا دو سے زائد)

موضوعات: گروپ (۱) حج کے انفرادی اثرات (۲) حج کے اجتماعی فوائد (۳) احرام (۴) وقوف عرفات (۵) طواف زیارت (۶) حج کے واجبات

☆ نمبرز ہر گروپ کو مجموعی کارکردگی پر نمبرز دئے جائیں گے۔ ہر گروپ کے حاصل کردہ نمبرز ہر گروپ ممبرز کے انفرادی نمبرز ہونگے۔

☆ بتا دیا جائے کہ آئندہ کلاس میں پہلے تین گروپ اور اس کے بعد کی کلاس میں بقیہ تین گروپ اپنی پیشکش دینگے۔

☆ بقیہ وقت طلبہ کو اپنے اپنے گروپ میں آزادانہ کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>دوسرا دن: ☆ گروپوں کی پیشکش کے دوران استادان کی کارکردگی کا مشاہدہ کر کے نمبر دے۔ نمبروں کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے۔ اسکرپٹ ۲ معیار ۲ مواد ۲ پرفورمنس ۲ کل نمبرز ۱۰ نوٹ: اگر وقت کو کم محسوس کرے تو پیشکش تین دن میں بھی کرائی جا سکتی ہے پھر اسی لحاظ سے H.W میں تبدیلی کی جائے۔</p>	<p>دوسرا دن: آبادگی: گروپ پیشکش کے اعلان کے ذریعہ ☆ ابتدا میں استاد طریقہ کار مختصر واضح الفاظ میں بتائے۔ ۰ ہر گروپ کو دس منٹ دئے جائیں گے۔ ۰ اضافی وقت نہیں دیا جائے گا۔ ۰ گروپ کی پیشکش کے دوران بقیہ کلاس خاموشی سے سنے کوئی مداخلت نہیں کرے گا ۰ اس دوران بقیہ طلبہ اہم نکات نوٹ کریں۔</p>
	<p>☆ استاد اگر پیشکش کے دوران علم کے ابلاغ میں کوئی کمی یا جھول دیکھے تو مداخلت نہ کرے بلکہ نوٹ کر لے اور پیشکش مکمل ہو جانے کے بعد اس کی مختصر وضاحت اور درستگی کر دے۔ ☆ باری باری ابتدائی تین گروپوں کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔ H.W ۱ (i) (iv) ۲ س تیسرا دن: دوسرے دن کے طریقہ کار کے مطابق تین گروپوں کو پیشکش کا موقع دیا جائے۔ H.W ۱ (ii) (iii) ۳ س</p>
	<p>چوتھا دن (سروے رپورٹ + گروپ ڈسکشن) آبادگی: سروے رپورٹس پر تبصرے کے ذریعہ ☆ استاد سروے رپورٹس کے بارے میں بتائے کہ کتنی رپورٹس تھیں اور مجموعی طور پر کتنے افراد کے انٹرویو کئے گئے۔ ☆ طلبہ کے سروے کے دوران اور تضرعات اور تاثرات پر بات کریں۔ ☆ حاصل شدہ جوابات پر ترتیب وار تبصرہ کریں کہ سوال نمبر ایک کے مجموعی طور پر اس قسم کے جوابات آئے اور سوال نمبر دو کے یہ جوابات آئے۔ ☆ طلبہ سے تبادلہ خیال کریں کہ حاجیوں کے اثرات معلوم ہونے کے بعد آپ کالج کے انفرادی اور اجتماعی فوائد کے بارے میں کیا رائے ہے؟ ☆ تبادلہ خیال کے بعد گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرایا جائے۔ ☆ گروپ ڈسکشن مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نکات سن لئے جائیں۔ H.W ۴-۵ س</p>
	<p>مشقی کام: س ۱۔ (i) حالت احرام میں بخش بات کرنا لڑائی، جھگڑا، شکار، خوشبو کا استعمال، ناخن اور بال کا شامردوں کے لئے سسلے ہوئے کپڑے پہننا اور سر اور چہرے کو ڈھانپنا جبکہ عورتوں کے لئے چہرے کو ڈھانپنا حرام ہو جاتے ہیں۔ (ii) وقوف عرفات کی اہمیت یہ کہ رسولؐ نے وقوف عرفات کو ہی حج قرار دیا ہے۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے۔ جو وقوف عرفات نہ کرے جبکہ باقی مناسک ادا کرے تو اس ک حج نہیں ہو گا وقوف عرفات کی تلافی یا کفارہ کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے جبکہ وقوف عرفات کرنے والے ک حج ہو جائے گا چاہے چند منٹ کے لئے ہی یہاں ٹھہرے۔ (iii) طواف کعبہ میں ان باتوں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ۱۔ طہارت ۲۔ سترا کا اہتمام ۳۔ ابتداء حجر اسود ۴۔ طواف دہنی جانب سے شروع کرنا س ۵۔ کوئی عذر نہ ہونے کی صورت میں پیدل طواف کرنا ۶۔ حطیم کو طواف میں شامل کرنا ۷۔ سات اشواط مکمل کرنا ۸۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کرنا ۹۔ احرام کی حرمتوں کا خیال رکھیں۔ (iv) احرام کا فقیرانہ لباس پہن کر ساری دنیا کی زیب و زینت اور شان و شوکت ترک کے انسان کا اپنی حقیقت کا اعتراف سکھاتا ہے اور یہ بات انسان کو اپنے رب سے قریب کرتی ہے۔</p>

## وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س ۱۔ یہ یادداشت و فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔  
 س ۲۔ اسلامی فقہی اصطلاحات سے متعلق یہ سوال طلبہ کی فقہی اصطلاحات کے فہم کا جانچنے کا ذریعہ ہوگا۔  
 س ۳۔ حج چند مناسک کی وضاحت کا مقصد طلبہ کی یادداشت و فہم کا جانچنا ہے۔ طلبہ کو اتنی وضاحت تحریر کرنے کی ہدایت کریں کہ کوئی ابہام نہ رہے۔  
 س ۴۔ مختصر جوابات پر مشتمل یہ سوال حج سے متعلق معلومات کو جانچنے کا ذریعہ ہوگا۔  
 س ۵۔ حج کی چند فقہی اصطلاحات سے متعلق یہ سوال طلبہ کے فہم کو جانچنے کے لئے ہے۔  
 گروپ ڈسکشن:  
 گروپ ڈسکشن کا مقصد طلبہ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں ان کے تحریر کردہ نکات یکساں نہیں ہونگے یہی بات ان کے ذہن کو وسعت دے گی۔ یہاں صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ممکنہ نکات دئے جا رہے ہیں۔  
 تحقیقی کام: اس کا مقصد طلبہ میں تحقیق و جستجو کا رجحان پیدا کرنا ہے۔ یہ کام طلبہ کو خود کرنے دیا جائے۔  
 سروے: اس سرگرمی کا مقصد طلباء میں مشاہدے اور تجزیہ کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔  
 طلبہ ان شاء اللہ اس کوشوق و دلچسپی سے کر لیں اور بہت کچھ سیکھیں گے۔

احرام کی پابندیوں سے بھی عاجزی کا احساس بڑھتا ہے۔ یہی چیز اللہ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔  
 س ۲۔ (i) حلق (ii) جمرات (iii) احرام (iv) میقات  
 (v) ساترلباس (vi) تقصیر (vii) محرم (viii) سعی  
 س ۳۔ رمی: ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ازی الحج کو علامتی شیطان حجرہ اولی، حجرہ وسطی اور حجرہ عقبی کو کنکریاں مارنا کہلاتا ہے۔  
 سعی: طواف کعبہ کے بعد قریبی دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان ساتھ چکر لگانا سعی کہلاتا ہے۔  
 نحر: ۱۰ اذی الحج کو رمی کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں بکرا، بھیڑ، گائے یا اونٹ ذبح کرنا نحر کہلاتا ہے۔  
 رمل: طواف کعبہ کے دوران پہلے تین چکروں میں مردوں کا شانے ہلا کر تیز چلنا رمل کہلاتا ہے۔  
 س ۴۔ (i) قربانی حلق سے پہلے اور رمی کے بعد کی جاتی ہے۔  
 (ii) طواف کعبہ کی ابتداء حجر اسود سے کی جاتی ہے۔  
 (iii) ایک طواف میں کل سات اشواط ہوتے ہیں۔  
 (iv) سعی صفا اور مروہ نامی پہاڑوں کے درمیان کی جاتی ہے۔  
 (v) احرام کے معنی حرام کرنا ہے احرام میں بہت سے مباح کام حرام ہو جاتے ہیں اس لئے اسے احرام کہا جاتا ہے۔  
 (i) جمرات تین اور منی سے کچھ فاصلے پر ہیں۔  
 (x) بھیڑ کی صورت میں استلام دور سے اشارے سے کیا جا سکتا ہے۔  
 س ۵۔ (i) طواف زیارت اور طواف افاضہ میں کوئی فرق نہیں دونوں ایک ہی کے نام ہیں۔  
 (ii) وقوف عرفات ۹ ذی الحج کے دن میں میدان عرفات میں جبکہ وقوف مزدلفہ ۹ ذی الحج کی رات کو مزدلفہ میں کیا جاتا ہے۔  
 (iii) حلق سے مراد پورے بال منڈوانا ہے جبکہ تقصیر کے معنی بال کترانا ہے۔ مرد حلق کراتے ہیں اور عورتیں تقصیر۔  
 (iv) طواف قدوم مکہ پہنچنے کے بعد پہلا طواف ہوتا ہے جبکہ طواف وداع مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے آخری طواف کو کہتے ہیں۔

گروپ ڈسکشن (مکملہ نکات)

حج امت مسلمہ کی مضبوطی کا ذریعہ

- ۱۔ تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں جس سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔
- ۲۔ دنیا کے ہر خطے کے مسلمان ایک حلیہ میں ایک سے مناسک ادا کرتے ہیں۔
- ۳۔ سب ایک اللہ کی طرف متوجہ اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جس سے سب میں ایک ہونے کا شعور ہوتا ہے۔
- ۴۔ مساوات کا عملی مظاہرہ ہوتا ہے جس سے محبت بڑھتی ہے۔
- ۵۔ رنگ، نسل، زبان، علاقے، امیر، غریبی غرض تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں جس سے وسعت قلب پیدا ہوتی ہے۔



٥- تحقيق كام:

(i) سورة حج : ٢٩ طواف كعبه

(ii) سورة البقرة : ١٥٨ سعي

(iii) سورة البقرة: ١٩٦ قرباني حلق

(iv) سورة البقرة: ١٩٨ وقوف مزدلفه

(v) سورة البقرة ١٩٩

(iv) سورة البقرة: ٢٠٣ وقوف منى

## صبر

نظریہ: صبر مسلمان کی اہم ترین صفت ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ:

☆ صبر کے مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔

☆ اندگی کے مختلف مواقع پر صبر کس طرح ہوگا واضح کر سکیں۔

صبر کی اہمیت اور ثمرات تحریر کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کے لئے حکایتی طریقہ تدریس (Story telling method) زیادہ مؤثر رہے گا۔ مسلمانوں کی تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بارہا یہ طریقہ استعمال فرمایا ہے اور حدیث میں بھی اس کی مثالیں ہیں۔ اس طریقہ تدریس میں واقعات اور کہانیوں کے ذریعہ طلبہ کے تخیل اور غور و فکر کی صلاحیتوں کو متحرک کیا جاتا ہے۔ طلبہ ان احکامات پر غور کر کے باآسانی حقائق اور اصولوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
☆ تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔ صبر: رک جانا، جم جانا	پہلا دن: (صبر کا مفہوم اور پہلو)
• رکنا غلط عمل سے	آبادگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ کل محلے میں ایک ۲۲، ۲۰ سال کے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔
• جم جانا درست عمل پر	اس کے گھر والوں کی حالت غیر تھی۔ اس کی والدہ اور بہنیں بڑی طرح بین کر رہی تھیں۔
کن موقعوں پر کن اعمال سے بچنا	ڈاکٹر کو کوس رہی تھیں۔ رونے دھونے کی آوازیں دور دور تک جا رہی تھیں۔
۱۔ اپنوں کے انتقال پر اللہ سے شکایت کرنے سے	س کیا ان کا رویہ درست تھا؟
۳۔ دل آزاری کے موقع پر جواب میں زیادتی کرنے سے	س۔ ایسے موقعوں پر درست رویہ کیا ہوتا ہے؟ (صبر کریں)
۵۔ کامیابی کے موقع پر تکبر سے اترانے سے	س۔ صبر کیا ہوتا ہے؟ (تختہ سیاہ پر تحریر کریں "صبر")
☆ کہانی سننے کے لئے	س صبر کے لغوی معنی اور لفظی معنی کیا ہیں؟ (رک جانا)
• کہانی پڑھ کر سننے کے بجائے اپنے الفاظ میں سنائیں۔	س۔ کس چیز سے رک جانا؟ (غلط طرز عمل)
• کہانی سننے کی تیاری کے لئے مذکورہ کہانی کو کئی بار پڑھیں۔	س۔ کن موقع پر کن اعمال سے رکنا صبر ہے؟ (طلبہ سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر تحریر کریں)
• اپنے الفاظ میں ایک بار دہرائیں۔	☆ آخر میں صبر کے مفہوم کی وضاحت کریں۔ صبر ایک اندرونی کیفیت اور قوت ہے جو
• کہانی کے چند خاص نکات نوٹ کر لیں۔	شدید جذباتی کیفیت میں گھبراہٹ اور جلد بازی میں کسی غلط رد عمل سے روکتی اور اللہ
• اگر کہانی کو مزید موثر بنانے کے لئے کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کر لیں مگر اس طرح کہ مقصد متاثر نہ ہو۔	کے حکم پر قائم رکھتی ہے۔ یہ صفت ایمان سے ہوتی ہے۔
• کہانی سناتے ہوئے تاثرات کا اظہار کرنے والے الفاظ ضرور استعمال کریں۔ صرف یہ ہوا پھر یہ ہوا مناسب انداز نہیں ہے۔	طلبہ کو واقعہ نمبر سنایا جائے (واقعہ سننے کے بعد یہی سوالات کریں
	س۔ کیا رضیہ خالہ کا رویہ درست تھا؟ س ان کی اس حالت کی بنیادی وجہ کیا تھی؟
	۱۔ شدید صدمہ ۲۔ تقدیر پر یقین کی کمی
	۳۔ سب کچھ اللہ ہی کا ہونے کے یقین کی کمی
	۴۔ اسلامی تعلیمات سے لاعلمی
	س۔ ان حالات میں درست رویہ کیا ہونا چاہئے؟

کہانی اس انداز سے سنانے کی کوشش کریں کہ طلبہ کے سامنے منظر کھینچ جائے اور ان کے تخیل کی صلاحیت متحرک ہو جائے۔  
☆ کہانی سنانے سے پہلے طلبہ کو بتائیں۔  
• کہانی غور سے سنیں • کہانی کے بعد اس سے متعلق سوالات کئے جائیں گے۔  
• دران میں کسی کو بولنے اور سوالات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔  
☆ تبادلہ خیال کے سوالات میں طلبہ کے فہم کی صورت کے مطابق اضافہ، کمی کی جاسکتی ہے۔

س۔ اس قسم کے حالات میں خود کو جذباتی اور غلط رد عمل سے کس طرح روکا جاسکتا ہے؟  
کتاب میں سے ناگہانی آفت و مصیبت پر صبر کا خاموش مطالعہ کر کے اس سوال کے جواب کے تین نکات لکھنے کی ہدایت کریں (نکات سن لئے جائیں)  
س۔ کسی عزیز کی موت کے علاوہ اور کون کون سے مصائب ہو سکتے ہیں (تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں)  
س۔ اس قسم کے شدید صدموں میں ایک مومن کا رد عمل کیا ہوتا ہے؟  
س۔ ایک دنیا دار کا رد عمل کیا ہوتا ہے؟  
س۔ رد عمل کے فرق کی بنیادی وجہ کیا ہے؟  
س۔ صبر کی قوت کو کن باتوں پر یقین سے تقویت ملتی ہیں؟ (آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)

H.W س ۱ (i) س ۵-۶

### تحقیق کام

دوسرا دن (دل آزاری اور خواہشات پر صبر )  
آبادگی: کتاب میں موجود حضرت ابو بکرؓ کے واقعہ کا خاموش مطالعہ کرنے کی ہدایت کریں تاکہ اس کے بارے میں سوالات کئے جائیں۔  
س۔ حضرت ابو بکرؓ کو برا بھلا کہنے والا حق پر تھا یا زیادتی کر رہا تھا؟  
س۔ اس شخص کے جواب میں حضرت ابو بکرؓ کا کیا رویہ تھا؟  
س۔ رسول اللہؐ کو کیا بات ناگوار ہوئی؟  
س کیا حضرت ابو بکرؓ نے کوئی خلاف حق بات کی تھی؟  
س۔ خلاف حق بات نہ ہونے کے باوجود شیطان درمیان میں کیوں آگیا؟  
س۔ اس واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟  
☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

و تسمعن من الذين اولو الكتب من قبلکم ومن الذين اشركوا الذی کثیرا

وان تصبرو تتقوا فان ذالک من عزم الامور (آل عمران: ۱۸۶)

ترجمہ: تم لازماً ان سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں سے بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اگر تم صبر کرو اللہ سے ڈرتے رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے آیت ترجمہ کے ساتھ تختہ سیاہ پر تحریر کریں یا لکھی ہوئی کلاس میں آویزاں کریں۔  
س۔ رسول اللہؐ کی کس کس طرح دل آزاری کی گئی؟  
س۔ اس کے جواب میں رسولؐ کا رد عمل کیا تھا؟  
س۔ کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ کسی نے آپ کا دل دکھایا ہو؟ (چند واقعات سن لئے جائیں)  
س۔ ایسے موقعوں پر دل چاہتا ہے؟  
س۔ اگر ایسے موقعوں پر صبر نہ کریں اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیں تو کیا ہوگا؟  
(طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)  
☆ طلبہ کو کہانی نمبر ۲ سنائیں۔  
س۔ حمزہؓ کیسا بچہ تھا؟

س۔ اس کی بنیادی کمزوری کیا تھی؟

س۔ آپ حمزہؓ کو کیا مشورہ دیں گے؟

س۔ شیطان ہمیں عموماً کن نیک کاموں سے اور کیسے روکتا ہے؟ (طلبہ سے پوچھ کر چار یا پانچ کام تختہ سیاہ پر لکھیں)۔

س۔ ان حالات میں صبر کیسے کیا جائے؟ (تختہ سیاہ پر لکھے ہوئے ہر نکتہ کے بارے میں وضاحت لیں)

☆ طلبہ کو حضرت عمرؓ کا قول سنائیں ”یاد رکھو صبر دو قسم کا ہوتا ہے اعلیٰ اور ایک ادنیٰ۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اچھا ہے ان کا

مومن سے بچنا جن سے اللہ نے روکا ہے اعلیٰ صبر ہے“

۲۔۳ H.W

تیسرا دن (خوشی کے مواقع اور دین کی راہ میں صبر)

آمادگی: کہانی کے اعلان کے ذریعہ

☆ طلبہ کو کہانی نمبر ۳ سنائیں۔

☆ کہانی سنانے کے بعد اس پر تبادلہ خیال کریں۔

س۔ کامیابی ملنے کے بعد احمد صاحب کا رویہ کیسا تھا؟

س۔ ان کے اس رویے کی وجہ کیا تھی؟

س۔ ایسے حالات میں درست رویہ کیا ہونا چاہیے؟

س۔ یہ درست رویہ کن باتوں پر یقین سے بنتا ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے

نکات تختہ سیاہ پر تحریر کریں)

س۔ عام طور پر فاتح گروہ کا رویہ کیا ہوتا ہے؟

س۔ فاتح گروہ کا یہ رویہ کیوں ہوتا ہے؟

س۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ اور مسلمانوں کا رویہ کیا تھا؟

س۔ اس رویے کی وجہ کیا تھی؟

س۔ خوشی اور کامیابی کے مواقع کے لئے اللہ نے کیا ہدایت دی ہیں؟ (اپنے رب کی پاکی کے ساتھ حمد بیان

کرو اور استغنا کرو: سورۃ النصر)

س۔ خوشی اور کامیابی کے مواقع پر صبر نہ کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

س۔ ایسے مواقع پر آپ سے باہر ہونے کے بجائے صبر کا رویہ اختیار کرنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

☆ طلبہ کو رسول کے سفر طائف کا واقعہ سنایا جائے۔

☆ واقعہ سنانے کے بعد اس پر تبادلہ خیال کریں۔

س۔ رسول اللہ طائف کیوں گئے تھے؟

س۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

س۔ ان کے سلوک پر رسول کا رد عمل کیا تھا؟

س۔ رسول اللہ کے صبر کا کس بات سے پتہ چلتا ہے؟

س۔ ان حالات میں بے صبری کا رویہ کیا ہوتا؟

س۔ دین کی راہ میں رسول اللہ نے کس کس قسم کی مشکلات کا سامنا کیا؟ (طلبہ سے پوچھ کر تختہ سیاہ پر نکات لکھتے جائیں)

س۔ ان حالات میں رسول اللہ نے صبر کا کیا رویہ اختیار کیا؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات ان مشکلات کے سامنے لکھتے جائیں)۔

س۔ آج کل جب دین پر عمل کرتے یا دین کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تو کس قسم کی مشکلات آتی ہیں؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں)

#### وضاحتی نکات

☆ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ اور مسلمانوں کا رویہ

رسول اللہ صبر جھکا کر تلاوت قرآن کرتے ہوئے شیر میں داخل ہوئے۔

کسی سے انتقام نہیں لیا گیا کوئی لوٹ مار نہیں ہوئی۔

سب کو امان دی گئی۔

تمام کافروں کو معاف کر دیا گیا۔

مسلمانوں نے رات جشن منانے کے یا آرام کرنے کے

بجائے عبادت کرتے ہوئے گزار لی۔

☆ اساتذہ طلبہ سے رسول اللہ کو پیش آنے والی مشکلات اور صبر کے

رویہ کے نکات پوچھ کر تختہ سیاہ پر لکھیں۔ (یہاں صرف اساتذہ کی

رہنمائی کے لئے کچھ نکات دیئے جا رہے ہیں)

صبر کا رویہ

مشکلات

کوئی جواب نہیں دیا

• مذاق اڑایا گیا

برداشت کیا ہاتھ روکے رکھا

• تشدد کیا گیا

لوگوں کو اللہ کا پیغام سناتے رہے

• جھوٹی باتیں پھیلائیں

شعب ابی طالب میں چلے گئے

• سوشل بائیکاٹ کیا

قرآن کی آیات سنائیں

• لالچ دیا

ڈٹ کر مقابلہ کیا

• جنگ کی

<p>وضاحتی نکات</p> <p>☆ قرآنی آیات سبق میں موجود ہیں</p> <p>• سورۃ البقرہ: ۱۵۵-۱۵۳</p> <p>• سورۃ العمران: ۱۸۶-۱۴۲-۲۰۰</p> <p>• سورۃ المدثر: ۷</p> <p>• سورۃ الفرقان: ۷۵</p>	<p>س۔ ان حالات میں صبر کا رویہ کیا ہوگا؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھتے جائیں ان مشکلات کے سامنے لکھتے جائیں)</p> <p>H.W: س (ii) (iii)</p> <p>چوتھادن: (اہمیت + ثمرات)</p> <p>آبادگی: طلبہ کو صبر سے متعلق قرآنی آیات ترجمہ کے ساتھ پوسٹر شیٹ پر لکھی ہوئی دکھائی جائیں یا تختہ سیاہ پر لکھی جائیں۔</p>
<p>☆ ہم نے صبر کے بارے میں بہت کچھ پڑھا اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صفت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔</p> <p>☆ یہ آیات ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔</p> <p>☆ تحقیقی کام کے ضمن میں جو آیات طلبہ نے تلاش کر کے کاپیوں میں لکھی ہیں وہ بھی سن لی جائیں۔</p> <p>س۔ ان ارشادات سے کیا پتہ چلتا ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)</p> <p>☆ طلبہ سے تبادلہ خیال کریں ان آیات سے صبر کی کیا اہمیت معلوم ہوئی۔</p> <p>☆ اس کے بعد گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے۔</p> <p>مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرایا جائے۔</p> <p>☆ تبادلہ خیال مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نکات سن لئے جائیں۔ H.W س (iv) ۴</p>	<p>☆ ہم نے صبر کے بارے میں بہت کچھ پڑھا اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صفت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔</p> <p>☆ یہ آیات ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔</p> <p>☆ تحقیقی کام کے ضمن میں جو آیات طلبہ نے تلاش کر کے کاپیوں میں لکھی ہیں وہ بھی سن لی جائیں۔</p> <p>س۔ ان ارشادات سے کیا پتہ چلتا ہے؟ (طلبہ کی جانب سے آنے والے نکات تختہ سیاہ پر لکھیں)</p> <p>☆ طلبہ سے تبادلہ خیال کریں ان آیات سے صبر کی کیا اہمیت معلوم ہوئی۔</p> <p>☆ اس کے بعد گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کو مد نظر رکھتے ہوئے۔</p> <p>مشقی کام میں دیا گیا گروپ ڈسکشن کرایا جائے۔</p> <p>☆ تبادلہ خیال مکمل ہونے کے بعد ہر گروپ کے نکات سن لئے جائیں۔ H.W س (iv) ۴</p>
<p>وضاحتی نکات برائے مشقی کام</p>	<p>مشقی کام</p>
<p>س ۱۔ یہ یادداشت اور فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔ ان کے تفصیلی جوابات تحریر کرنے کی ہدایت کریں۔</p> <p>س ۲۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں غور و فکر اور تجزیہ کی صلاحیتوں کی نشوونما کرنا</p> <p>س ۳۔ اس سے طلبہ میں طلبہ میں مشاہدے و تجزیہ کی صلاحیت کی نشوونما کے ساتھ حقیقی زندگی میں صبر کی اہمیت کا شعور پیدا کرنا ہے۔</p> <p>س ۴۔ اس کے تحت طلبہ اپنے ذاتی تجربات تحریر کریں گے۔ وہ جس انداز میں اور جتنا تفصیلی لکھنا چاہیں ان کو اجازت دی جائے۔</p> <p>س ۵۔ ۶۔ ان دونوں سوالوں کا مقصد پڑھی گئی معلومات کا عملی انطباق ہے تاکہ طلبہ کے فہم کو جانچا جاسکے۔</p> <p>گروپ ڈسکشن</p> <p>گروپ ڈسکشن کا مقصد طلبہ میں تبادلہ خیال کے ذریعہ تجزیہ و فہم کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔ طلبہ کو آزادانہ کام کرنے کا موقع دیں۔ ان کے تحریر کردہ نکات یکساں نہیں ہوں گے۔ یہی بات ان کے ذہنوں میں وسعت دے گی۔</p> <p>تحقیقی کام</p> <p>تحقیقی کام کا مقصد طلبہ میں جستجو کی صلاحیت کی تربیت اور اضافی مطالعہ کا شوق بڑھانا ہے۔ اس سلسلہ میں طلبہ کی رہنمائی تو ضرور کریں مگر مشکلات ہونے کی صورت میں سختی نہ کریں۔</p>	<p>س (i) صبر کا مفہوم بہت وسیع ہے اس سے مراد ہے شدید جذباتی اور ہنگامی حالت میں خود کو فوری اور غلط رد عمل سے روکنا، نامساعد اور مشکل حالات میں بھی اللہ کے حکم پر قائم رہنا اور مشکل ترین وقت میں بھی اللہ سے رحمت کی امید اور بہتری کی امید رکھتے ہوئے اچھا عمل جاری رکھنا۔</p> <p>(ii) مصیبت و پریشانی کے مواقع پر صبر خود کو مایوسی اور منفی سوچ سے بچاتے ہوئے اللہ کے حکم پر قائم رہنا جسے رہنا ہے جبکہ خوشی اور کامیابی کے مواقع پر صبر خود کو تکبر اور خود پسندی کے جذبات سے بچاتے ہوئے اللہ کے شکر کا رویہ اختیار کرنا ہے۔</p> <p>(iii) صبر کی صفت جلد بازی گھبراہٹ اور فوری جذباتی رد عمل کو ختم کر کے سوچ اور عمل میں ٹھہراؤ اور مضبوطی پیدا کرتی ہے صبر کرنے والے کا عمل عقل اور وقار کے مطابق ہوتا ہے۔ صبر کی صفت رکھنے والا شخص ہر بات میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتا ہے اس طرح اس کے کردار میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔</p> <p>(iv) صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو سورۃ العصر سنایا کرتے تھے تاکہ ہر ایک کے ذہن میں یہ بات تازہ رہے کہ اگر خسارے سے بچنا ہے تو ایمان عمل صالح اور تبلیغ دین کے راستے پر چلنا اور اس پر جہنم اور صبر کرنا ضروری ہے۔</p> <p>(v) صبر کرنے والا تذبذب اور ایمان کی کمزوری سے محفوظ رہتا ہے۔</p> <p>۲۔ صبر کی مدد سے انسان سیدھی راہ پر قائم رہتا ہے اور بھٹکنے نہیں پاتا۔</p> <p>۳۔ صبر سے انسان کو قلبی سکون ملتا ہے۔</p> <p>۴۔ صبر کرنے والا انسان مضبوط شخصیت کا حامل ہوتا ہے۔</p> <p>۵۔ صبر انسان کی سوچنے</p>

س ۲۔ ایک صبر کرنے والا انسان

۱۔ اس کا ایمان مضبوط ہوتا ہے

۲۔ اس کی شخصیت میں وقار اور ٹھہرؤ ہوتا ہے

۳۔ اس کی سوچ حقیقت پسندانہ اور پختہ ہوتی ہے۔

۴۔ وہ ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا ہے

۵۔ اس کو کچھ تناو نہیں ہوتا۔

بے صبر انسان

۱۔ جلد باز ہوتا ہے

۲۔ جلد غصے میں آجاتا ہے۔

۳۔ اس کی شخصیت میں توازن نہیں ہوتا۔

۴۔ اپنے عمل پر بعد میں پچھتااتا ہے۔

۵۔ اس میں یکسوئی نہیں ہوتی۔ کبھی کچھ کرتا ہے تو کبھی اس کے خلاف کرتا ہے۔

۶۔ اس میں قوت فیصلہ نہیں ہوتی۔

س ۳۔ صبر نہ کرنے کی صورت میں خواہشات نفس بہت نقصان پہنچا سکتی ہیں مثلاً

۱۔ اگر کسی کے دل میں اپنے امیر دوست کو دیکھ کر اُسی کی طرح رہنے اور مزے کرنے کی خواہش بڑھ جائے تو یہ خواہش اکوجھوٹ بولنے چومی کرنے لوگوں کو دھوکا دینے اور غلط ذرائع سے پیسہ حاصل کرنے پر مجبور کر سکتی ہے جو کہ بڑے بڑے گناہ ہیں۔ یہ گناہ انسان کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کرنے والے ہیں۔

۲۔ آرام کی خواہش ایک فطری اور جائز خواہش ہے لیکن اگر یہ خواہش بڑھ جائے اور صبر کے ذریعہ اس پر قابو نہ پایا جائے تو انسان بہت سے فرائض سے غافل ہو جاتا ہے۔

بہت سارا وقت ضائع ہو جاتا ہے اور یہ سستی اور کاہلی انسان کو نکما انسان بنا دیتی ہے۔ اس طرح اس کے بہت سے کام ادھورے رہ جاتے ہیں اور وہ بہت سی چیزوں میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

س ۵۔ ممکنہ مثالیں

(i) خوشی

بہت اچھے نمبروں سے پاس ہوئے

اترانی یا تکبر کرنے کے بجائے شکرانے کے نوافل پڑھیں۔

(ii) دکھ اور غم

پسندیدہ چیزیں کھو گئیں

رونے دھونے یا پریشان ہونے کے بجائے صبر و سکون سے تلاش کریں۔ نہ ملنے پر انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھیں

(iii) خواہش

اسکول جانے کا موڈ نہیں

خواہش پر چلنے کے بجائے استغفار پڑھ کر یہ سوچیں کیا درست ہے مجھے کیا کرنا چاہیے۔

(iv) غصہ

کسی نے دھوکا دیا

اس شخص کو برا بھلا کہنے غصہ کرنے کے بجائے سوچیں اس میں میری کیا غلطی تھی؟

س ۶۔ (i) یقین رکھیں اللہ نے اس کی موت اسی وقت اور اسی طرح لکھی تھی جسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔

(ii) تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں مگر دل میں یقین رکھیں اللہ ہی نے دیا تھا وہی حفاظت کرنے والا ہے اگر قسمت میں ہوگا تو مل جائے گا نہیں ہوگا تو نہیں ملے گا خود کو مایوس ہونے اور رونے دھونے اور اللہ سے شکایت کرنے سے روکیں۔

(iii) دکھ اور اس دوست کے خلاف پیدا ہونے والے مخالفانہ جذبات کو قابو کریں اس کے لئے دُعا کرتے ہوئے بدلہ نہ لیں۔

(iv) خود کو جلد بازی اور غصہ سے روکتے ہوئے نرمی سے بات کریں نہ مانے تو اللہ کی طرف سے اجر کی امید رکھتے ہوئے خود تکلیف برداشت کر لیں

(v) یقین رکھیں اللہ اپنے بندوں کو ضرور آزماتا ہے اور اللہ نے رزق کا وعدہ کیا ہے خود کو غلط سوچوں اور فکروں اور اللہ سے شکایت کرنے سے روکے رکھیں۔

(vi) خود کو جلد بازی اور غصہ سے روکتے ہوئے نرمی سے بات کریں نہ مانے تو اللہ کی طرف سے اجر کی امید رکھتے ہوئے خود تکلیف برداشت کر لیں۔

(vii) یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہ تھی اللہ کا شکر ادا کریں اور خود کو ہارنے والی ٹیم کا مذاق اڑانے یا دل دکھانے سے روکیں۔



بٹھتے ہو۔ اس شخص سے پوچھتا ہے ”تو اب میں کیا کروں“ اچانک حمزہ کی آنکھ کھل جاتی ہے حمزہ اٹھو ورنہ دیر ہو جائے گی امی اُسے پکار رہی تھیں۔

کہانی نمبر ۳۔

صاحب اپنے بیوی بچوں کو گھمانے کے لئے لے گئے آج وہ بہت خوش تھے خوش کیوں نہ ہوتے آج ان کو ایک بڑا آڈر ملا تھا اور آج ہی ان کو اپنی نئی چمکتی دکتی امپورنڈ کار بھی ملی تھی۔ احمد صاحب نے دیکھتے ہی دیکھتے ترقی کی تھی نو دس سال پہلے ان کی کارمنٹ کی ایک چھوٹی سی فیکٹری تھی مگر وہ ٹیکسٹائل مل کے مالک تھے۔ گھر والوں نے ایک بڑے ہوٹل میں کھانا کھایا پھر وہ ساحل سمندر پر چلے گئے وہ سب کافی دیر تک ساحل پر ٹہلتے رہے اس دوران وہ سوئز لینڈ کے ٹور کی پلاننگ کرتے رہے ان کے بیوی بچے سوئز لینڈ جانے کی خبر پر بہت خوش تھے وہ دیر تک وہاں کی ہی باتیں کرتے ہوئے گھر لوٹے۔ صاحب کی چچھاتی کار جب گھر کے قریب پہنچی تو ان کی نظر اُس بوڑھے پھل والے پر پڑی جو ان کے شاندار بنگلے کے سامنے اپنا ٹھیللا لئے کھڑا تھا اُسے دیکھتے ہی وہ غصے میں آپے سے باہر ہو گئے یہ کجخت آج پھر یہاں کھڑا ہے اس کو کتنی بار منع کیا ہے کہ یہاں کھڑا نہ ہو کر سارے بنگلے کی شان کا بیڑہ غرق کر دیتا ہے آج اس کو ایسا سبق سکھاؤں گا کہ یاد کرے گا وہ کار سے اتر کر اس کے پاگئے اور دھاڑے ”صبح تجھ کو کتنی بار منع نہیں کیا تھا یہاں کھڑا ہونے سے“۔ صاحب بوڑھا آدمی ہوں زیادہ چل نہیں سکتا میں آپ کا کیا لیتا ہوں میں تو صرف گلی کے کونے پر کھڑا ہوں آتے جاتے لوگ مجھ سے پھل لے لیتے ہیں صاحب میں گندگی نہیں پھیلاتا نہ آپ کے گھر کا راستہ روکتا ہوں۔ بوڑھے نے لجاجت سے کہا زبان چلاتا ہے احمد صاحب نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا ٹھیللا پلٹ دیا اور پھل دور دور تک بکھر گئے۔ ”گارڈ! گارڈ!“ احمد صاحب نے اپنے گھر کے گارڈ کو پکارا۔ گارڈ دوڑتا ہوا آیا۔ اس کجخت کو مار مار کر گلی سے نکال دو یہ اور اس کا ٹھیللا آئندہ مجھ کو نظر نہ آئیں ٹکے ٹکے کے لوگ ہمارے منہ آتے ہیں۔ احمد صاحب کہتے جھکتے گھر میں آگئے۔ سب کا موڈ بڑی طرح خراب ہو چکا تھا بچے فوراً ہی اوپر اپنے کمروں میں چلے گئے اور احمد صاحب کپڑے بدل کر ٹی وی دیکھنے بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ فون پر ان کا کوئی کاروباری دوست تھا جو اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا تھا۔ احمد صاحب نے کہا بس ایک مہینہ اور ٹھہر جاؤ میری ایک امریکی کمپنی سے ڈیل آئی ہوئی ہے یہ مکمل ہوتے ہی سب ادا کروں گا ان کے دوست نے کہا اچھا ٹھیک ہے مگر یاد رکھنا اگر آئندہ ماہ ادائیگی نہ ہوئی تو عدالت میں چلا جاؤں گا اور پھر تمہاری جائیداد ضبط کرانے سے بھی نہیں چوں گا۔ اس فون سے احمد صاحب کچھ پریشان تو ہوئے مگر پھر تمام خیالات کو جھٹک کر سونے کے لئے چلے گئے رات گئے فون کی مسلسل آواز نے ان کو جاگنے پر مجبور کر دیا۔ فون اٹھایا تو دوسری جانب ان کی مل کا چوکیدار تھا۔ جس نے بتایا کہ ان کی مل میں آگ لگ گئی ہے احمد صاحب نے فوراً فائر بریگیڈ کو فون کیا اور خود بھی جلدی سے مل کی جانب روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن کے اخبارات میں احمد ٹیکسٹائل مل کی آتشزدگی کی بڑی بڑی خبریں تھیں۔ شارٹ سرکٹ سے لگنے والی آگ بہت ہولناک تھی جس نے سب کچھ راکھ بنا دیا۔ ب احمد صاحب دیوالیہ ہو چکے تھے۔

کہانی نمبر ۴: سفر طائف کا واقعہ:

مکہ والوں کو بارہ سال تک اسلام کی دعوت دینے اور اس کے جواب میں ان کے مسلسل انکار اور پیہم ظالمانہ سلوک سے دل شکستہ ہو کر رسول اللہ نے طائف جانے کا ارادہ کیا کہ شاید طائف والوں کے دل اس حق کو قبول کرنے کے لئے جھکیں۔ آپ اپنے غلام زید بن حارث کے ساتھ طائف تک کا دشوار گزار راستہ پیدل طے کر کے پہنچے اور وہاں کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔ ان بد بخت سرداروں نے دعوت قبول کرنے سے انکار کے ساتھ ساتھ آپ کا مذاق اڑایا اور غنڈوں اور باش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جو آپ پر ہنستے فقرے کہتے تالیاں بجاتے اور پتھر مارتے جاتے۔ یہاں تک کہ لہو لہان ہو گئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت زید بن حارث نے آپ کو اٹھایا اور ایک باغ میں پناہ لی کچھ دیر بعد آپ ہوش میں آئے حضرت زید نے آپ کو پانی پلایا اور زخم دھوئے اللہ کے رسول نے اس وقت اللہ سے بڑی عاجزی سے دعا کی۔ پھر آپ طائف سے روانہ ہو گئے۔ قرن الثعالب کے علاقہ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں حضرت جبرائیلؑ ایک فرشتے کے ساتھ تشریف لاتے ہیں۔

حضرت جبرائیلؑ کہتے ہیں ”اے اللہ کے رسول طائف والوں نے جو سلوک آپ کے ساتھ کیا اللہ نے سب دیکھا۔ اللہ نے یہ پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اگر آپ حکم دیں تو یہ طائف کے دونوں جانب کے پہاڑوں کو آپس میں ملادے تو یہ سب پس کر رہ جائیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ”نہیں نہیں ایسا نہ کرنا ہو سکتا ہے کہ اللہ ان کے دل ہدایت کے لئے کھول دے یا پھر شاید ان کی آئندہ نسل ہی ایمان لے آئے“



## حیا

نظریہ: حیا کی صفت ایمان کی حفاظت کرتی ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ

☆ حیا کے مفہوم کو سمجھ کر بیان کر سکیں۔

☆ حیا کی صفت کی اہمیت قرآنی آیت و حدیث کی روشنی میں بیان کر سکیں۔

☆ حیا سے متعلق احکام الہی جان لیں اور تحریر کر سکیں۔

☆ حیا میں غلو کیسے ہو سکتا ہے بیان کر سکیں۔

☆ بے حیائی پھیلانے کے ذرائع کو پہچان کر ان کی نشاندہی کر سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کی تدریس کے لئے تبادلہ خیال کا طریقہ (Discussion Method) بہتر رہے گا۔ اس تدریس طریقہ کار کے مطابق متعلقہ موضوع پر طلبہ سے تبادلہ خیال کیا جاتا ہے اور طلبہ کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے جواب میں ان کو متعلقہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طریقہ کار کی کامیابی کے لئے تمام طلبہ کا شریک تبادلہ خیال رہنا اور طلبہ کو سوالات کرنے کی آزادی شرط ہے۔

### منصوبہ بندی

پہلا دن: (حیا کا مفہوم + حیا اور ایمان)

آمدگی: طلبہ سے پوچھا جائے۔ اسے آپ کیا کہیں گے اگر کوئی مختصر لباس پہن کر پھرے۔

☆ کوئی شخص بے باکی سے بے ہودہ قصے سنائے ☆ کوئی طالب علم نقل کرتے ہوئے پکڑا جائے اور کھڑا ہنستا رہے ☆ کوئی اپنے گناہ کا کھلے عام فخر سے ذکر کرے

☆ کوئی سرکاری ملازم کھلے الفاظ میں رشوت مانگے ☆ کوئی نوکر اپنے محسن کے گھر ڈاکہ ڈالے

طلبہ ابتدائی دو تین بیانات کے جواب میں بے حیا کہیں گے مگر بعد میں متفرق جوابات آئیں گے۔ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد انہیں بتائیں کہ یہ سب بے حیا ہیں۔ ہم حیا کو

بہت محدود معنوں میں لیتے ہیں اس وجہ سے مختلف جوابات آئے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ رشوت خور اور احسان فراموش بے حیا کیسے ہیں حیا کے مفہوم کو سمجھتے ہیں۔

☆ حیا کے مفہوم پر طلبہ سے تبادلہ خیال کریں۔ س: حیا کسے کہتے ہیں؟

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد تختہ سیاہ پر کتاب کی یہ جملہ تحریر کریں۔

”کوئی فحش، گناہ آلود یا ناپسندیدہ کام کرنے کے خیال سے دل میں جو جھجک اور تامل پیدا ہوتا ہے وہ حیا ہے“

☆ اس جملے کی وضاحت کے بعد آمدگی میں پوچھے گئے بیانات کو دہرائیں اور ہر جملے میں دئے گئے کام کے بارے میں بتائیں یہ بے حیائی کیسے ہے۔

☆ اب ہم اس حدیث کی مدد سے حیا کے مفہوم کی وسعت کو سمجھیں گے۔

☆ صفحہ نمبر ۵۶ پر تحریر حدیث تختہ سیاہ پر تحریر کریں کریں۔

☆ حدیث پر تبادلہ خیال کریں: خیالات کی نگرانی اللہ سے حیا کیسے ہے؟

س۔ پیٹ میں جانے والی چیز سے کیا مراد ہے؟ حرام و حلال کا خیال رکھنے کا اللہ سے حیا سے کیا تعلق ہے؟

س: موت کو یاد رکھنا اللہ سے حیا کا تقاضا کیسے ہے؟ س: کیا موت کو بھول جانے والا اللہ سے حیا نہیں کرتا؟

گروپ دسکشن کے طریقہ کار کے مطابق چار چار طلبہ کے گروپ بنا کر مشقی کام میں دیا گیا گروپ دسکشن کے پہلے حصہ پر تبادلہ خیال کر کے نکات لکھنے کا کام دیں۔ (اس کام کے

لئے ۵ سے ۷ منٹ دئے جائیں)

☆ اس کے بعد یہ حدیث تختہ سیاہ پر تحریر کریں ”حیا اور ایمان کو ایک ساتھ رکھا گیا ہے جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے“

☆ اس حدیث پر تبادلہ خیال کریں: س: ایمان کسے کہتے ہیں؟ س: حیا کا کیا مطلب ہے؟ ایمان لانے کے بعد حیا کی صفت کس طرح مدد دیتی ہے؟

س: ایمان کمزور ہونے سے حیا کیسے کم ہو جاتی ہے؟ حیا ختم ہونے سے پہلے ایمان کیسے کمزور ہو جایا ہے؟

(i) H.W (ii)

دوسرا دن: ۰ (بے حیائی شیطان کا ہتھیار)

آمادگی: طلبہ کو بتایا جائے کہ ان کو حضرت آدمؑ کا واقعہ سنایا جائے گا اس کے بعد چند سوالات پوچھے جائیں گے جن کے جوابات ہر طالب علم اپنے پاس لکھ لے گا (اس طرح ہر طالب علم کو سوچنے کا موقع ملے گا)

☆ حضرت آدمؑ کا واقعہ سنایا جائے (واقعہ سبق کے آخر میں دیا گیا ہے) ☆ اس کے بعد طلبہ سے سوالات کئے جائیں ہر سوال کے بعد طلبہ کو جواب لکھنے کا کچھ وقت دیا جائے پھر اگلا سوال پڑھا جائے (طلبہ صرف نمبر ڈال کر جواب لکھیں) س: اللہ تعالیٰ نے انہیں کس چیز سے منع کیا تھا؟

س ۲: شیطان نے اُن سے کیا کہا؟ س ۳: انہوں نے شیطان کی بات کیوں مان لی؟ س ۴: درخت کو چکھتے ہی کیا ہوا؟

س ۵: کیا ایسا درخت کی تاثیر کی وجہ سے ہوا تھا؟ س ۶: وہ پتوں سے جسم ڈھکنے کی کوشش کیوں کرنے لگے؟ س ۷: اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان کے کس فتنے سے خبردار کیا ہے؟ س ۸: شیطان کا مشن کیا ہے؟ س ۹: شیطان کا طریقہ کار کیا ہے۔

☆ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد اس بات کی وضاحت کریں کہ شیطان نے حضرت آدمؑ و حوا سے اللہ کی نافرمانی کروا کر ان کے لباس ان پر سے اترا دیتے تھے مگر ان دونوں نے فوراً! خود کو پتوں سے ڈھکنا شروع کر دیا اور اللہ کے حضور توبہ کی۔ یہی طریقہ شیطان اب بھی استعمال کرتا ہے کہ پہلا پھسلا کر اللہ کی نافرمانی کرواتا ہے اور انسان کی حیا کو ختم کرتا ہے اگر حیا ہوتی ہے تو انسان نافرمانی کرتے ہی متوجہ ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو رفتہ رفتہ حیا کم ہوتی جاتی ہے اور وہ اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا چلا جاتا ہے (اس کے لئے چند مثالیں دیں)

۱۔ مسلمان معاشرے میں سے پردے کا رواج کس طرح آہستہ آہستہ ختم ہوا۔

۲۔ جس گھرانے میں حرام کمائی آنے لگتی ہے وہاں سب سے پہلے پردہ ختم ہوتا ہے۔

۳۔ مسلمان اپنے عیش و عشرت اور تمام کمزوریوں کے باوجود جب تک حیا کے پابند رہے مگر جب ناچ گانے شراب اور بے حیائی کی جانب راغب ہوئے تو کمزور ہو گئے۔

☆ طلبہ کو بتایا جائے اسی وجہ سے مغربی طاقتیں مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں۔

☆ طلبہ کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔ س شیطان کس کس طرح بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے؟ س: بے حیائی بڑھنے اور اللہ کے احکام توڑنے سے ایمان کیسے کم ہوتا جاتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الصلوٰۃ عن الفحشاء والمنکر ، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے

س: اللہ تعالیٰ کی اطاعت فحش کاموں سے روکتی ہے؟ س: اللہ کی نافرمانی فحش کی طرف کیسے لے جاتی ہے؟

☆ مشقی کام میں دئے گئے گروپ ڈسکشن کے دوسرے حصے پر تبادلہ خیال کروایا جائے (اس کام کے لئے ۷ سے ۱۰ منٹ دئے جائیں) ۲ S.H.W

تیسرا دن (حیا سے متعلق اللہ کے احکامات)

آمادگی: بذریعہ اعادے کے سوالات

س: حیا کسے کہتے ہیں؟ س: حیا کے کمزور ہونے سے کیا ہوتا ہے؟ س: حیا کا ایمان سے کیا تعلق ہے؟ س: شیطان ہمارے ایمان کو کمزور کرنے کے لئے کیا حربہ استعمال کرتا ہے

س: حیا سے متعلق اللہ نے کیا احکام دیئے ہیں؟

☆ طلبہ کو بتایا جائے کہ حیا سے متعلق اللہ کے احکامات کو سمجھنے کے لئے گروپ میں تبادلہ خیال کریں گے۔

☆ کلاس کو چھ گروپوں میں تقسیم کر کے ان کو یہ موضوعات دے دئے جائیں (اگر ایک گروپ چھ سے زیادہ طلبہ کا بنے تو ☆ بارہ گروپ بنا کر دو گروپوں کو ایک موضوع دیا جائے)

موضوعات ۱۔ غضب ۲۔ گفتگو میں حیا ۳۔ لباس ۴۔ ستر ۵۔ زینت ظاہر کرنا ۶۔ پردہ

☆ طلبہ کو بتائیں کہ وہ اپنے اپنے گروپ میں

۱۔ اپنے موضوع کے معنی و مفہوم ۲۔ عملی زندگی میں اس کا اطلاق ۳۔ اس سے متعلق تبادلہ خیال کر کے نکات لکھیں۔

☆ تبادلہ خیال کے لئے ۵ سے ۷ منٹ کا وقت دیں ☆ تبادلہ خیال مکمل ہونے کے بعد باری باری ہر گروپ لیڈر آ کر کلاس کے سامنے موضوع کی وضاحت کرے۔

☆ دو گروپوں کو ایک موضوع دینے کی صورت میں دونوں گروپوں کے لیڈر مل کر وضاحت کریں۔

☆ طلبہ اُن سے سوال کرنا چاہیں تو کر لیں ☆ اس طرح باری باری تمام چھ موضوعات کی وضاحت مکمل کی جائے۔ ☆ اس دوران استاد نگرانی کے فرائض انجام دے۔

☆ جہاں مداخلت یا وضاحت کی ضرورت محسوس ہو تو استاد رہنمائی کر دے۔

چوتھادن: (حیا غلو + بے حیائی پھیلانے کی ممانعت)

آدگی: بذریعہ سوالات اس: اگر نماز میں دو کی جگہ تین سجدے کئے جائیں؟ اس: اگر کوئی سال بھر روزے رکھے؟ اس: اگر کوئی ہر نماز کے لئے غسل کرے؟

اس: اگر کوئی پانی نہ ملنے کی وجہ سے نماز ہی نہ پڑھے؟ اس: یہ سارے اعمال کیا ہیں؟ (دین میں غلو) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لاتعلو فی دینکم (ترجمہ: اپنے دین میں غلو نہ کرو)

۱۔ دین میں غلو سے کیا مراد ہے۔؟ طلبہ کے جوابات سننے کے بعد ان کو چند مثالیں دیں۔

۱۔ باپ بھائی اور بیٹے کے سامنے بھی بناؤ سنگھار کرنے کو غلط سمجھنا۔ ۲۔ کوئی عورت ڈاکٹر نہ ملنے کی صورت میں مرد ڈاکٹر سے علاج نہ کرانا۔

۳۔ حیا کی وجہ سے شرم والے پوشیدہ معاملات میں اولاد کی رہنمائی نہ کرنا۔ ۴۔ حیا کی وجہ سے کسی ڈوبتی یا جلتی نامحرم عورت کو نہ پچانا۔

☆ تختہ سیاہ پر کتاب میں دی گئی سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۹ ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور طلبہ سے اس آیت پر تبادلہ خیال کریں۔ س۔ یہاں اللہ نے کس لئے عذاب کی خبر دی ہے؟

(فحش پھیلانے والے) س: معاشرے میں فحش کس کس طرح پھیلتا ہے؟ (بے پردگی، فلم، ٹی وی، بے ہودہ تصاویر والے رسالے) س: کون سے پیشے فحش پھیلانے کا ذریعہ ہیں؟

(اداکاری، گلوکاری، ماڈل گزرنے، فیشن ڈزائنر، بے ہودہ رسالے نکالنے والے، سینما کا کاروبار کرنے والے، فلموں سے وابستہ افراد)

س: عام افراد کس طرح فحش پھیلانے میں مددگار ہوتے ہیں؟

۱۔ اداکاروں فلموں کی تعریف کر کے ترغیب دے کر ۲۔ بے ہودہ فیشن اور لباس کی تعریف کر کے اس کو روج دے کر ۳۔ سنی سنائی بے ہودہ خبروں کو پھیلا کر، بے ہودہ گفتگو اور مذاق کے ذریعے ۴۔ غلط رسالوں کا مطالعہ کر کے اس کی تعریف کر کے ۵۔ اللہ کی ممنوع کی ہوئی چیزوں کو رواج دے کر جیسے بے پردگی مخلوط محفلیں، مخلوط تعلیم، میوزک وغیرہ

۶۔ نوٹ (ان سوالوں کے جوابات صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لئے دئے گئے ہیں۔

مشقی کام

وضاحتی نکات برائے مشقی کام

س ۱۔ یہ یادداشت اور فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔

س ۲۔ اسلامی اصطلاحات کے فہم سے متعلق یہ سوال کتاب پر بھی کرایا جاسکتا ہے۔

س ۳۔ اس سوال کا مقصد طلباء کو مشاہدے اور حاصل شدہ علم کے عملی انطباق کی جانب متوجہ کرنا ہے۔ س ۴۔ قرآنی آیت سے متعلق یہ سوال طلبہ میں قرآنی عربی سے قربت اور فہم کا ذریعہ بنے گا انشاء اللہ اسے طلبہ با آسانی کر لیں گے۔

س ۵۔ اس سوال کا مقصد طلبہ کو معاشرتی مسائل میں وجہ اور اثرات پر غور کی جانب متوجہ کرنا جو انشاء اللہ ان کے فہم میں اضافہ کا ذریعہ ہوگا (طلبہ کو کوئی خاص جواب لکھنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک کو اپنے فہم کے مطابق لکھنے کی ہدایت کی جائے)

س ۶۔ اس سوال سے طلبہ حاصل شدہ معلومات کا حقیقی زندگی مشاہدہ کریں گے اس طرح ان کا فہم راسخ ہوگا۔

س ۷۔ طلبہ کو آزادانہ تبادلہ خیال کر کے اپنے فہم کے مطابق نکات لکھنے کا موقع دیں۔ یہی بات ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کا ذریعہ بنے گی۔

س (i) اسلامی تعلیمات کی رو سے کوئی فحش، گناہ آلود یا ناپسندیدہ کام کرنے کے خیال سے دل میں جو جھجک اور تامل پیدا ہوتا ہے وہ حیا ہے۔

(ii) حیا کی صفت ہمارے اخلاق کی محافظ ہے یہ صفت اگر محفوظ ہوتی ہے تو کسی بُرے کام کا خیال آتے ہی اندر سے روکتی اور شرمندہ کرتی ہے اگر پھر بھی وہ کام کر گزریں تو اس بُرے کام کو کر کے بے باکی اور دلیری نہیں ہوتی اور بُرے کام ہو چکنے کے بعد حیا کی صفت با بار شرمندہ کرتی اور اصلاح پر اسکا تہی رہتی ہے۔

(iv) اسلام پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لئے مسلمان عورتوں اور مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی کی گفتگو اور بے حیائی پھیلانے سے روکتا ہے۔

(v) مسلمان لباس کے سلسلہ میں ان باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

۱۔ لباس ستر کو ڈھانکنے والا ہو، نہ مختصر ہو اور نہ ہی تنگ یا باریک ہو۔

۲۔ لباس میں دوسری قوموں کی خاص کر ان کی مذہبی علامت کی نقالی نہ ہو۔

۳۔ عورتیں مردوں کی مشابہت اور مرد عورتوں کی مشابہت والا لباس نہ پہنیں۔

۴۔ لباس میں تکبر اور اسراف (بہت زیادہ خرچہ) نہ ہو۔

(vi) حیا میں غلو: اسلام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل اطاعت کا نام ہے لہذا حیا کے حدود کی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے لحاظ سے جہاں نرمی کی اجازت دی ہے اور اس نرمی پر عمل کرنا اور اس اجازت سے فائدہ اٹھانا جائز ہی نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کے احکام سے بڑھ کر عمل کرنا، مشکلات اور معاملات میں تنگی کا سبب بن جاتا ہے، یہی رویہ حیا میں غلو (اپنی طرف سے بڑھانا) کہلاتا ہے۔

س ۲: (i) نامحرم۔ وہ مرد جن سے پردے کا حکم ہے۔ (ii) غص بصر۔ کسی غلط چیز پر نظر نہ دالنا۔ (iii) ساتر لباس۔ اللہ کی ہدایت کردہ حدود کا لباس

(iv) غلو۔ اللہ کے حکم سے بڑھ کر عمل کرنا

س ۳: گلوکاری، موسیقی، سینما کا کاروبار، وڈیو شاپس، ماڈل گریز، رقص، بے ہودہ میگزین

س ۴:

آیت	إِنَّ الَّذِينَ	يَحْبُونَ	أَنْ	تَشِيحَ	الْفَاحِشَةُ	فِي الَّذِينَ	أَمْنُو	لَهُمْ
لفظی ترجمہ	بے شک جو لوگ	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	فحش	ان لوگوں میں	جو ایمان لائے	ان کے لئے
رواں ترجمہ	بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحش پھیلے ان کے لئے							

آیت	عَذَابِ أَلِيمٍ	فِي الدُّنْيَا	وَالْآخِرَةِ	وَاللَّهُ	يَعْلَمُ	وَأَنْتُمْ	لَا	تَعْلَمُونَ
لفظی ترجمہ	دردناک عذاب ہے	دنیا میں	اور آخرت میں	اور اللہ	جانتا ہے	اور تم	نہیں	جانتے
رواں ترجمہ:	دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔							

س ۵: (i) وہ اللہ کی نافرمانی میں بڑھتا جائے گا۔

(ii) معاشرے میں بے حیائی اور جرائم میں اضافہ ہوگا۔ (iii) لوگ صرف دنیاوی قانون کی موجودگی میں بنے رہیں گے کوئی دیکھنے والا نہ ہوگا وہ ہر قسم کی حرکت کر گزریں گے۔

(iv) بہت سے معاشرتی مسائل اور مشکلات پیدا ہوں گی۔ (v) بے حیائی تیزی سے پھیلے گی یہاں تک کہ اس کو ناپسند کرنے والے اس سے نہیں بچ سکیں گے۔

(vi) لوگ ویسا ہی بننا چاہیں گے اور اللہ کی نافرمانی کے عمل کو برائی کے بجائے اچھا سمجھا جانے لگے گا۔ (vii) لوگ ماڈرن تو کہنے لگیں گے لیکن اللہ کے ناپسندیدہ بن جائیں

گے

(viii) ہر قسم کی اچھی بری چیز دیکھنے کی وجہ سے خیالات بگڑیں گے اور بری چیزیں اچھی لگنے لگیں گی۔ (ix) خود مشکلات میں پڑیں گے لوگ اسلام کو بہت سخت سمجھنے لگیں گے اور

اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوں گے۔ (x) انسان آہستہ آہستہ بری باتوں اور گالم گلوچ میں مزے لینے لگے گا اور اخلاق بگڑ جائے گا۔

س ۶: (i) بدنگاہی (ii) فحش گوئی (iii) مخلوط محفلیں (iv) بے حیائی (v) بے پردگی

س ۷: گروپ ڈسکشن

۱۔ ممکنہ نکات یہ ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ ہم اللہ سے حیا کیسے کریں۔ (i) دل میں کوئی بُرا خیال آئے تو فوراً اللہ سے توبہ کریں۔ (ii) تنہائی میں بھی کوئی گناہ نہ کریں کیونکہ اللہ تو دیکھ

رہا ہے۔ (iii) کبھی جھوٹ نہ بولیں کیونکہ کوئی جانے یا نہ جانے اللہ تو جانتا ہے۔ (iv) کسی کو دھوکا دینے یا کسی کے خلاف سازش کرنے کی کوشش نہ کریں۔

(v) کبھی کسی کی نیابت نہ کریں کیونکہ وہ شخص تو نہیں سن رہا مگر اللہ تو سن رہا ہے۔

۲۔ i: غص بصر کا اہتمام کریں ii: فحش گوئی سے اجتناب iii: صحبتِ صالح اختیار کریں iv: پردے کا اہتمام v: لباس اور ستر میں حیا کا اہتمام

## حضرت آدم کی کہانی

حضرت آدم اور حوا کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رکھا جہاں ہر طرف اللہ کی نعمتیں ہی نعمتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تم دونوں یہاں مزے سے رہو جو دل چاہے کھاؤ پیو مگر صرف اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ حضرت آدم اور حوا مزے سے جنت میں رہنے لگے۔ شیطان جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مردود قرار پا چکا تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ انسان کو بہکا کر اللہ کا ناشکر بنا کر رہوں گا۔ وہ بھیس بدل کر حضرت آدم اور حوا کے پاس پہنچا اور ان دونوں سے کہا ”تمہیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس درخت سے کیوں روکا ہے؟ انہوں نے انکار کیا تو شیطان نے کہا اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس کا پھل کھا لیتا ہے وہ فرشتہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ حضرت آدم اور حوا کو اس کی بات کا یقین نہیں آیا تو اس نے قسم کھائی اور ان کو یقین دلایا کہ تم دونوں کا دوست اور خیر خواہ ہوں اور بالکل سچ کہہ رہا ہوں اب ان کو کچھ کچھ شک ہونے لگا انہوں نے سوچا ذرا سا چکھ کر دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔ اس طرح شیطان کی باتوں میں آ کر وہ تھوڑی دیر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھول گئے اور اُس درخت کا پھل لکھا لیا وہ پھل کھانا تھا کہ ایک دم ان سے جنت کے کپڑے اتر گئے اور وہ حیران و پریشان ہو گئے۔ انہوں نے گھبراہٹ میں جلدی جلدی جنت کے درختوں کے پتے توڑ توڑ کر اپنے جسموں کو ڈھانکا اتنے میں شیطان غائب ہو چکا تھا۔

اب ان کی سمجھ میں آیا کہ یہ کیا ہو گیا ہے وہ اپنے رب کا حکم توڑ بیٹھے ہیں اور جنت کا لباس چھین جانا اسی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔ اب دونوں بُری طرح رونے اور گڑ گڑانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا ”کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے نہیں روکا تھا اور پہلے ہی نہیں بتا دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے حضرت آدم و حوا نے رور و کر اللہ تعالیٰ سے اپنے قصور کی مانگی اور کہا ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا اب اگر تو نے ہم کو معاف نہیں کیا اور ہم پر رحم نہیں کیا تو ہم تباہ ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو معاف کر دیا اور زمین پر اترنے کا حکم دیتے ہوئے خبردار کرو کر دیا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اس سے بچ کر رہنا۔

## اجتماعیت

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو سکیں کہ  
۱۔ اجتماعیت کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

۲۔ اسلام اجتماعیت کا دین ہے دلائل سے ثابت کر سکیں۔

۳۔ اسلامی اجتماعیت کے بنیادی اصول بیان کر سکیں۔

۵۔ اسلامی اجتماعیت کی تاریخ بیان کر سکیں۔

۶۔ موجودہ دور میں بحیثیت مسلمان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے سوال و جواب اور تقریر کا طریقہ کار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے مطابق طلبہ سے موضوع سے متعلق سوالات اس ترتیب کے ساتھ کئے جاتے ہیں کہ طلبہ موضوع سے متعلق معلومات حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>آمادگی:</p> <p>تصوراتی سرگرمی کا مقصد دراصل طلبہ کو اس حقیقت سے روشناس کرانا ہے کہ اجتماعیت انسان کا ایک فطری تقاضہ ہے۔ اکیلے اور علیحدہ رہنا انسان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔</p>	<p>پہلا دن: (اسلام دین اجتماعیت، اجتماعیت کا مقصد)</p> <p>آمادگی: (تصوراتی سرگرمی کے ذریعے)</p> <p>- طلبہ کو تصور کرائیں کہ آپ تنہا ایک جزیرے پر موجود ہیں ان کے سامنے مکمل تصویر کشی کے بعد پوچھیں</p> <p>- آپ کس کس چیز کی کمی محسوس کریں گے؟</p> <p>- ان چیزوں کی کمی آپ کیوں محسوس کریں گے؟</p> <p>- اجتماعیت کسے کہتے ہیں؟</p> <p>- اجتماعیت انسان کی ضرورت کیوں ہے؟</p> <p>سوالات کے بعد طلباء سے صفحہ نمبر ۶۶ کے پہلے پیرا گراف کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے۔</p> <p>- خاموش مطالعہ کا وقت ختم ہونے کے بعد طلباء سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جائیں۔</p> <p>(i) اسلام نے اجتماعیت کے کون سے پہلوؤں کو دین کا حصہ بنایا ہے (اولاد کی پرورش وغیرہ)</p> <p>(ii) ان پہلوؤں کو دین کا حصہ بنا کر کس چیز کا درجہ دیا گیا ہے (عبادت)</p> <p>(iii) اسلامی عبادات میں اجتماعیت کا رنگ کیسے غالب ہے (باجامعت نماز کی اہمیت، رمضان کے روزوں کا ساتھ رکھنا، حج وغیرہ۔)</p> <p>(iv) حکومتی ذمہ داریوں کو اسلام میں کیا مقام حاصل ہے؟</p> <p>(v) ان تمام حقائق سے کیا واضح ہوتا ہے؟</p> <p>(vi) اجتماعیت کے بغیر پورے اسلام پر عمل ممکن نہیں ہے۔ کیسے؟</p> <p>- ان تمام سوالات کے بعد طلبہ کو موضوع اجتماعیت کا مقصد کا خاموش مطالعہ کرنے کو کہا جائے۔</p> <p>مطالعہ کے بعد مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں۔</p> <p>(i) عام طور پر قومیں کس طرح وجود میں آتی ہیں؟ (ii) مسلمان قوم کس بنیاد پر وجود میں آتی ہے؟</p> <p>(iii) امت مسلمہ کا عظیم مقصد کیا ہے؟</p> <p>(iv) اسلامی اجتماعیت کس وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت کے مقابلے میں مضبوط ہوتی ہے؟ (اسلامی اجتماعیت اپنے عظیم مقاصد کی وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت سے مضبوط ہے۔ اسلامی اجتماعیت کس</p>
<p>وضاحتی نکات</p> <p>- اجتماعیت کے بغیر پورے اسلام پر عمل نہیں ہے کیونکہ</p> <p>(i) اجتماعیت کے بغیر اسلامی ضد اور کافرانہ نفاذ ممکن نہیں ہے۔</p> <p>(ii) حقوق العباد کی ادائیگی ممکن نہیں۔</p> <p>(iii) عبادات ادا نہیں کی جاسکتی ہیں۔ (حج باجماعت نماز وغیرہ)</p> <p>(iv) جہاد کا فریضہ انجام نہیں دیا جاسکتا۔</p> <p>(v) امر بالمعروف کا فرض ادا نہیں ہو سکتا ہے۔</p>	<p>وضاحتی نکات</p> <p>- اجتماعیت کے بغیر پورے اسلام پر عمل نہیں ہے کیونکہ</p> <p>(i) اجتماعیت کے بغیر اسلامی ضد اور کافرانہ نفاذ ممکن نہیں ہے۔</p> <p>(ii) حقوق العباد کی ادائیگی ممکن نہیں۔</p> <p>(iii) عبادات ادا نہیں کی جاسکتی ہیں۔ (حج باجماعت نماز وغیرہ)</p> <p>(iv) جہاد کا فریضہ انجام نہیں دیا جاسکتا۔</p> <p>(v) امر بالمعروف کا فرض ادا نہیں ہو سکتا ہے۔</p>

وجہ سے دوسری تمام اجتماعیت کے مقابلے میں مضبوط ہوتی ہے؟ (اسلامی اجتماعیت مقاصد کی وجہ سے دوسری اجتماعیت سے مضبوط ہوتی ہے۔ اسلامی اجتماعیت کا مقصد دنیا کی اصلاح کا عظیم کام ہے۔ کیونکہ یہ مقصد عام دنیاوی مقاصد سے بہت بلند ہے اسی لئے یہ اجتماعیت بھی دوسری تمام دوسری اجتماعیتوں کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔)

(۷) اسلامی اجتماعیت دوسری قوموں کے لئے کس طرح فلاح کا باعث ہوتی ہے؟  
دنیا کی اصلاح کا عظیم مقصد دراصل دنیا کی فلاح کا سبب ہے اس عظیم مقصد کی وجہ سے اسلامی اجتماعیت کا وجود دوسری قوموں کے لئے خطرے کے بجائے ان کی فلاح کا باعث ہوتا ہے جبکہ جاہلیت کے جذبات یعنی قوم، نسل، رنگ اور زبان پر بنی ہوئی اجتماعیتوں کا ٹکراؤ آپس میں لازمی ہوتا ہے۔  
ان سوالات کے جوابات طلبہ سے سننے کے بعد C.W میں ۴ کے بعد نکات لکھوائے جائیں۔

C.W: ۴ س: H.W (i) ، (ii)

دوسرا دن (اسلامی اجتماعیت کے بنیادی اصول)

آبادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

س۔ اجتماعیت انسان کا فطری تقاضہ کیسے ہے۔

س۔ اسلامی اجتماعیت کا مقصد کیا ہے؟

☆ ان سوالات کے بعد طلبہ کو ۹ گروہ میں تقسیم کر کے مندرجہ ذیل گروپ ورک کرنے کے لئے دیا جائے۔

طلبہ کے ہر ایک گروہ کو کتاب میں موجود اسلامی اجتماعیت کے اصول ترتیب وار دیے جائیں۔

☆ اور ہر گروہ اپنے نکتہ سے متعلق تبادلہ خیال نکات تحریر کریں۔ تبادلہ خیال کے دئے جانے والے وقت

کے بعد استاد ہر گروہ سے اس کے نکتہ کے متعلق درج ذیل سوالات کر کے وضاحت کروالیں۔

نکتہ نمبر ۱۔

نکتہ نمبر ۲:

(i) اس اجتماعیت کی مضبوطی کے لئے قرآن میں کیا حکم ہے؟

(ii) اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟

(iii) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

(iv) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے کیا نتائج ہونگے؟

نکتہ نمبر ۳

(i) باجماعت نماز میں کس طرح کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

(ii) اس طرح کھڑا نہ ہونے سے کیا نقصان ہے؟

نکتہ نمبر ۶:

(i) اجتماعیت کا نظام کس طرح چلانے کا حکم ہے؟

(ii) شورائی سے کیا مراد ہے؟ شورائی نظام سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

نکتہ نمبر ۸

(i) اسلامی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لئے حضورؐ نے کن چیزوں کا حکم دیا ہے؟

نکتہ نمبر ۹ (i) اجتماعیت سے علیحدہ ہونے والے افراد کو کیا وعید سنائی گئی ہے؟

(ii) اجتماعیت سے علیحدہ ہونے والے افراد کو کیا وعید سنائی گئی ہے؟

ہر نکتہ سے متعلق نکات کو واضح کرنے کے بعد چار طلبہ کے گروہ بنا کر مندرجہ ذیل گروپ ڈسکشن کرنے کو کہا جائے۔ علاقے اور نسل کی بنیاد پر بننے والی اجتماعیت اور عقیدے اور

(i) حاکم اور رعایا سے متعلق قرآن میں کیا حکم ہے؟

(ii) اسلامی اجتماعیت میں حاکم کی اطاعت کن چیزوں میں کرنا واجب ہے

(معروف میں)۔

(iii) حاکم کی اطاعت کیوں فرض قرار دی گئی ہے؟

(iv) حاکم کی اطاعت سے اجتماعیت کو کیا فائدہ ہوگا؟

مقصد کی بنیاد پر بننے والی اجتماعیت میں کیا فرق ہوگا۔ (پانچ فرق تحریر کیجیے)

گروپ ڈسکشن کے طریقہ کار کے مطابق تمام گروپ سے ان کے نکات کی پیش کش کروائی جائے۔

C.W س ۶

H.W س ۵ (i) تا (vii)، س (ii)

تیسرادن (اسلامی اجتماعیت تاریخ کے آئینے میں موجود حالات اور مسلمانوں کی ذمہ داری)

آمادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

س۔ سب سے پہلی اسلامی اجتماعیت کونسی ہے؟ س۔ اس اجتماعیت کی بنیاد کس بات پر رکھی گئی تھی؟ س۔ اس اجتماعیت نے کس چیز کا خاتمہ کر دیا تھا؟

ان سوالات کے بعد طلبہ کو اسلامی اجتماعیت کی تاریخ پر تقریر معلومات فراہم کی جائے تقریر کے نکات کا ایک فلو چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کہا جائے تاکہ تقریر میں ترتیب وار نکات کو بیان کرنے میں آسانی ہو۔

فلو چارٹ کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مدینہ کی ہستی (ii) جزیرہ العرب (iii) خلفائے راشدین کا دور (تین بڑے براعظموں تک وسعت) (iv) بنو امیہ اور بنو عباس کا دور

(v) خلافت عثمانیہ کا خاتمہ (vi) نوآبادیاتی نظام (vii) چھوٹے چھوٹے اسلامی ممالک کا قیام

۔ اس تقریر کے بعد دنیا کے عالمی نقشہ پر اسلامی ممالک دکھائے جائیں تاکہ طلباء کو اندازہ ہو سکے کہ آج امت مسلمہ کہاں تک پھیلی ہوئی ہے۔

طلبہ سے سوال پوچھا جائے کہ

(i) امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے کیا کام سونپا تھا

(ii) آج مسلمان کی پہچان کس حیثیت سے ہوتی ہے؟

(iii) دین کی سمجھ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے کرنے کا کیا کام ہے؟

(iv) معاشرے کی اصلاح کس طرح ممکن ہے؟

(v) امر بالمعروف کا فرض اجتماعی طور پر کس طرح ادا کیا جاسکتا ہے؟

(vi) آپ کو معاشرے میں بھلائی کا کام کرنے والے لوگ کتنی تعداد میں نظر آتے ہیں؟

(vii) آپ کے خیال میں یہ عظیم کام اکیلے کرنا ممکن ہے؟

ان تمام سوالات کے ذریعے کتاب میں موجود نکات کو واضح کرنے کی کوشش کی جائے کہ اجتماعیت کے

ذریعے ہی امر بالمعروف کے فرض کی ادائیگی بھی ممکن ہے۔

H.W س ۷ (i)۔ (vi) س ۱ (ii)۔ (iv)

چوتھادن: (اجتماعیت کے فوائد)

آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

ایک اسلامی ملک میں رہنے کے کون کون سے فوائد آپ کو حاصل ہیں؟

(دین پر عمل کرنے میں آسانی ہے، عبادات، تہوار وغیرہ)

۔ غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمان افراد کون کون سی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں؟

۔ ایمان کی حفاظت کس ماحول میں زیادہ ہوتی ہے؟ اسلامی اجتماعیت میں یا لادینی اجتماعیت میں؟

۔ اسلامی اجتماعیت ایمان کی حفاظت کس طرح کرتی ہے؟ دو مثالیں دیں؟

۔ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات سننے کے بعد ان چار نکات کو واضح کیا جائے کہ اسلامی اجتماعیت کے

مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

وضاحتی نکات

فلو چارٹ کا مقصد طلباء کے سامنے اسلامی تاریخ کی مختصر اور بیک وقت ان کے سامنے لانا ہے۔ فلو چارٹ کے ہر نکتہ کی مختصر وضاحت ضرور کی جائے۔

نکتہ نمبر ۶ کی وضاحت اس طرح سے ہے۔

نوآبادیاتی نظام کے تحت چند یورپی ممالک پوری اسلامی دنیا کو اپنی نوآبادیات میں شامل کر لیا تھا۔

فلو چارٹ کا خاکہ

مدینہ کی ہستی

جزیرہ عرب

خلفائے راشدین کا دور

بنو امیہ بنو عباس کا دور

خلافت عثمانیہ کا دور

نوآبادیاتی نظام

چھوٹے چھوٹے اسلامی ممالک کا قیام



(i) ایمان کی حفاظت (ii) مکمل اسلام پر عمل (iii) اللہ کی تائید (iv) اجتماعی سوچ

طلبہ سے ہر ایک نکتہ کی وضاحت لے لئے چار گروہ میں تقسیم کر کے ہر ایک گروہ کو ایک ایک نکتہ وضاحت

کرنے کے لئے دیا جائے اور ان نکات کے گروپ سے پیشکش کروالی جائے۔ H.W س ۶۸

### مشقی کام

س i۔ امت مسلمہ کا مقصد دراصل دنیا کی اصلاح کرنا ہے قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آیت ۱۱۰ میں فرمایا گیا ہے کہ ”تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکے ہو اللہ پر ایمان رکھتے ہو“ (ii)۔ دنیا کے تمام مذاہب میں لوگ رب سے تعلق پیدا کرنے کے لئے اور عبادت کرنے کے لئے تنہائی کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ اسلام کی تمام عبادات میں اجتماعیت کا رنگ غالب ہے۔ مثلاً نماز پڑھنے سے باجماعت پڑھنے کا ثواب ستائیس گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح رمضان کے روزوں میں ایک ساتھ سحری و افطار کرنا پورا مہینہ تراویح کے لئے اکٹھے اجتماعیت کو مضبوط کرتا ہے۔ (iii)۔ تین براعظموں پر پھیلی بڑی مسلم سلطنت میں وقت کے ساتھ جو وسعت پیدا ہوئی اس نے تمام نسلوں کے لوگوں کو خالص اسلامی شناخت دی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوا تو اس نے عوام کی سوچ کو بھی متاثر کیا اور اسلامی شعار کے بجائے غیر اسلامی شعار دل کو بھانے لگے تو زندگی کا صحیح مقصد نظروں سے اوجھل ہو گیا جس سے امت مسلمہ میں ٹوٹ پھوٹ شروع ہو گئی۔ یہ اندرونی خلفشار اور بیرونی سازشیں اتنی بڑھیں کہ خلافت عثمانیہ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ امت مسلمہ کے ٹوٹنے کا واحد اسلام سے دوری تھا جس نے جاہلانہ جذبہ کو ابھارا اور بھائی کو بھائی سے جدا کر دیا۔ (iv)۔ امت مسلمہ کے بکھر جانے کے بعد یہ فرض بنتا ہے کہ مسلمان امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کرتے ہوئے اپنے معاشرے کی اصلاح کریں تاکہ مسلمان دوبارہ اپنے دین کی طرف رجوع کر کے پھر واحد امت بن سکیں اور اسلام کو صرف اپنے آپ تک محدود رکھنے کے بجائے دوسرے مذاہب کے لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ یہ دونوں کام اجتماعیت کے ذریعے ہی ممکن ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دین کو غالب کرنے والی کسی بھی اجتماعیت کا حصہ بن کر اس جدوجہد میں شریک ہو۔

### وضاحتی نکات

س ۱۔ یہ یادداشت و فہم جانچنے والے بیانیہ طرز کے سوالات ہیں۔  
س ۲۔ یہ قرآنی آیات سے متعلق اس سوال کا مقصد قرآنی عربی سے آشنائی و فہم دینا ہے  
س ۳۔ یہ سوال خوشخطی اور حفظ حدیث سے متعلق ہے۔  
س ۴۔ اس سوال کا مقصد طلبہ میں غور فکر اور دلائل دینے کی صلاحیت کی نشوونما ہے۔  
س ۵۔ قرآنی آیت کی تفہیم کا یہ سوال قرآن پر غور و فکر کی ترغیب دلانے کے لیے ہے۔  
س ۶۔ گروپ میں تبادلہ خیال کے ذریعے فرق اور مثالیں لکھنے کا یہ کام طلبہ میں آپس میں ایک دوسرے سے سیکھنے کی صلاحیت کی نشوونما کے ساتھ ساتھ اگلے ذہنوں کو وسعت دے گا۔  
س ۷۔ وجوہات پر غور کرنے سے متعلق یہ سوال طلبہ کی فکری صلاحیتوں کی نشوونما میں معاون ہوگا۔  
س ۸۔ حاصل شدہ معلومات کے عملی اطلاق سے متعلق یہ سوال طلبہ میں معلومات منتقل کرنے اور دلائل دینے کی صلاحیت کو جلا بخشنے کا ذریعہ بنے گا۔  
(نوٹ: تمام سوالات طلبہ کو اپنی ذہنی استعداد کے متعلق خود حل کرنے دیں۔ ان کو کوئی متعین جواب دینے پر مجبور نہ کریں۔ یہاں سوالات کے جوابات صرف اساتذہ کی رہنمائی کے لیے دیے گئے ہیں۔)

### مشقی کام

س ۲۔ ”اسلام اجتماعیت کا دین ہے“ پانچ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) اسلام نے اجتماعیت کے مختلف پہلوؤں کو دین کا حصہ بنا کر وادات کا درجہ دے دیا ہے مثلاً اولاد کی پرورش، والدین کی اطاعت و خدمت، بہن بھائیوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنا۔ (ii) جو کام عام معاشرے میں انسان اپنی ضرورت کے تحت کرتا ہے وہی کام اسلام میں اللہ کی رضا اور اجر ثواب کا باعث بن جاتا ہے۔ (iii) اسلام نے مجبور اور بے کس افراد کے حقوق معین کر کے معاشرے کے مالدار لوگوں پر ان کی دیکھ بھال کی ذمہ دارہ ڈالی ہے۔

(iv) اسلام میں تمام عبادات اجتماعیت کا رنگ لئے ہوئے ہیں۔ (v) اسلام میں حکومتی ذمہ داروں کو بھی دین کا حصہ قرار دیا ہے اور حکمرانوں اور عوام کے حقوق و فرائض متعین کئے ہیں۔

س ۳۔

کنتم	خیر	امت	اخرجت للناس	تامرون	بالمعروف	عن المنکر	تومنون	بالله
تم ہو	بہترین	گروہ	جو نکالا گیا	تم حکم دیتے ہو	نیکی کا	اور روکتے ہو	اور تم ایمان لاتے ہو	اللہ پر
لفظی ترجمہ	تم ہو	گروہ	جو نکالا گیا	تم حکم دیتے ہو	نیکی کا	اور روکتے ہو	اور تم ایمان لاتے ہو	اللہ پر

رواں ترجمہ: تم وہ بہترین گروہ ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

واعتصمو	بجبل اللہ	جمیعا	ولا	تفرقو
اور مضبوطی سے پکڑ لو	اللہ کی رسی کو	سب مل کر	اور نہ	فرقہ فرقہ ہو
رواں ترجمہ: اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ				

س ۴۔ (i) اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ (ii) اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ سے مخاطب ہے اور اللہ کی عطا کردہ ہدایات کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم تفرقے سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (iii) اللہ کی رسی سے مراد قرآن وحدیث ہے۔ (iv) اللہ کی رسی کو پکڑنے کے لئے قرآن وحدیث سے اپنا رابطہ استوار کرنا ہوگا۔ (v) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے سے اجتماعیت اپنے بکھرنے کے امکانات سے محفوظ رہے گی اور کمزور نہ پڑے گی۔ (vi) کیونکہ آج مسلمان اس حکم پر عمل اس لئے نہیں کر رہے کہ انہوں نے قرآن وحدیث کی ہدایات کو بھلا دیا ہے اور غیر اسلامی شعائر کو اپنا مقصد بنا لیا ہے۔ (vii) اس حکم پر عمل نہ کرنے کی ہی وجہ سے آج مسلمان تفرقہ اور انتشار کا شکار ہیں جن کی وجہ سے اتنی بڑی تعداد میں ہونے اور اتنے سارے وسائل کے مالک ہونے کے باوجود ہر جگہ کمزور ہیں۔

س ۵۔ (i) اسلام ایک مکمل نظام زندگی کا نام ہے کیونکہ اسلام ہر شعبہ زندگی میں اطاعت کا نام ہے اور یہ اطاعت اجتماعیت میں رہ کر ہی ممکن ہے۔ (ii) عصبيت چونکہ تفرقہ پیدا کرتی ہے اور گروہوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اسلامی اجتماعیت میں وطن، نسل، ذات برادری یا زبان کی بنیاد پر ایک دوسرے پر بڑائی جتانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور ایسی بات پر جمع ہونے کو جاہلیت قرار دیا ہے۔ (iii) کیونکہ ابتداء میں مسلمان دین کے نفاذ کو ایک فریضہ سمجھتے تھے۔ (iv) دین کو غالب کرنے کا مقصد ہر شعبہ زندگی میں دین کا نفاذ کرنا ہے لہذا یہ جدوجہد صرف اجتماعی طور پر ہی ممکن ہے۔ (v) سربراہ کی اطاعت کے بغیر اجتماعیت قائم نہیں ہو سکتی۔ اجتماعیت کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ سربراہ کی اطاعت کی جائے تاہم یہ اطاعت معروف میں ہے منکر میں نہیں ہے۔

(vi) مسلمان آبادی کا بڑا حصہ اسلامی تعلیمات سے ناواقف اس لئے ہے کہ آج امتِ مسلمہ اپنا فریضہ (اسلام کو غالب کرے) بھول کر بہت سے چھوٹے چھوٹے ممالک میں تقسیم ہو چکی ہے اور دین کو پھیلانے کا کام کرنے کے بجائے اپنی قومیت پر فخر کرنا زیادہ اہم سمجھتے ہیں۔

س ۶۔ میں اس کو بتاؤں گا اس اجتماعیت کا انتخاب کرے جو ان اسلامی اصولوں پر عمل ہو۔

۱۔ جس میں فیصلے قرآن وسنت کے مطابق کئے جاتے ہوں نہ کہ اکثریت یا کسی ایک فرد کی مرضی کے مطابق ہوں۔

۲۔ جس میں ذمہ داریاں اور مناصب ان لوگوں کو دئے جاتے ہوں جو ان کے اہل نہ ہوں اور مناصب دولت مندوں یا کسی خاص خاندان یا علاقہ کے لوگوں کا حق نہ سمجھے جاتے ہوں

۳۔ جس علاقہ نسل، زبان، یا ذات برادری کی وجہ سے کسی کو بڑا کسی کو چھوٹا نہ سمجھا جاتا ہو۔

۴۔ جس کا مقصد صرف کسی نسل، کسی ذات یا کسی خاص علاقے یا زبان سے تعلق رکھنے والوں کی بھلائی نہ ہو بلکہ وہ تمام انسانیت کی فلاح کی بات کرتی ہو۔

علاقے اور نسل پر بننے والی اجتماعیت	عقیدے اور مقصد کی بنیاد پر بننے والی اجتماعیت
(i) دوسرے علاقے اور نسل کے لوگوں سے مخالفت کا جذبہ ہوگا۔ (ii) اپنے علاقے اور نسل کے لئے شناخت کر کے فخر کا اندازہ ہوتا ہے (دوسروں کو کمتر سمجھنا) (iii) اپنے لوگوں کی بے جا حمایت کا جذبہ ہوتا ہے۔ (iv) تنگ نظری پائی جاتی ہے۔ (v) قومیت کا دائرہ نسل اور علاقے تک محدود ہوتا ہے اس میں وسعت نہیں آتی۔	(i) کسی قوم اور نسل کے لئے مختلف مختلف کا جذبہ نہیں ہوتا بلکہ سارے افراد کے لئے خیر خواہی کا جذبہ ہوتا ہے۔ (ii) دوسروں کو کمتر اور حقیر سمجھنے کا رویہ نہیں ہوتا۔ (iii) ایسی اجتماعیت حق کا ساتھ دیتی ہے اور اپنے افراد کی برائیوں کو تحفظ فراہم نہیں کرتی۔ (iv) ان لوگوں میں بڑی وسعت نظر ہوتی ہے اور وہ ہر مظلوم کی مدد اور ہر انسان کی ہدایت کے لئے کوشاں رہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی نسل و علاقے کا ہو۔ (v) ایسی قومیت کا دائرہ پھیلتا ہے اور یہ اپنے عقیدے اور مقصد کو مان لینے والے ہر علاقے نسل کے افراد کو اپنے اندر شامل کرتی جاتی ہے۔

- (۲) (i) اسلامی اجتماعیت میں ہر فرد امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے رہا ہوتا ہے جس سے کہ ایک پاکیزہ ماحول قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔  
(ii) اسلامی اجتماعیت کی موجودگی میں انسان برائی کرنے میں حیا محسوس کرتا ہے اور کوئی بھول چوک ہو جائے تو دوسرے افراد فوراً ہی اس پر متوجہ کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں  
(iii) اسلامی اجتماعیت پورے اسلام پر عمل کو ممکن بناتی ہے اور ایک مسلمان تمام ارکان اسلام کو مکمل آزادی اور یکسوئی کے ساتھ ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔  
(iv) اسلامی اجتماعیت کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔  
(v) اسلامی اجتماعیت میں اجتماعی فیصلے کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔  
(vi) افراد میں خود غرضی ختم ہو جاتی ہے اور اجتماعی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

## خلافتِ راشدہ

### حصہ اول

#### حضرت ابو بکر صدیقؓ (دورِ خلافت ۱۱ ہجری تا ۱۳ ہجری)

حوالہ جاتی کتب

علامہ شبلی نعمانی

محمد اکبر شاہ نجیب آبادی

شاہ معین الدین احمد ندوی

الفاروق

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام

نظریہ: خلافت ایک اسلامی طرز حکومت ہے۔ جس کا کام اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا ہے۔

☆ خلافت کے معنی و مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔

☆ خلافت کی نمایاں خصوصیات کو بیان کر سکیں۔

☆ خلافت کی ابتداء اور خلیفہ اول ابو بکر صدیقؓ کا تعارف، حالات زندگی اور دورِ خلافت کے بارے میں تفصیل بیان کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

موضوع کی مناسبت سے اس سبق کو پڑھانے کے لئے مختلف تدریسی طریقوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(i) کلاس روم ڈسکشن (ii) گروپ ڈسکشن (iii) منصوبہ بندی کا طریقہ کار

مختلف تدریسی طریقہ کار کا استعمال کرنے سے کلاس میں طلبہ کی دلچسپی برقرار رہتی ہے اور موضوع سے متعلق نظریات کو سمجھنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>آمادگی میں پوچھے گئے سوالات کا مقصد طلبہ کو خلیفہ اور خلافت کا تعلق سمجھانا ہے۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون نافذ کرنے کے لیے کسی چیز کی ضرورت دراصل اللہ تعالیٰ کے قانون کے لئے ایک حکومتی نظام کی ضرورت ہے اور اس نظم کو درست طریقے پر چلانے اور سارے سلسلے کو رواں رکھنے کے لئے ایل ایسا ذمہ دار باصلاحیت اور اہل فرد درکار ہے جو کہ تمام باتوں کا باریک بینی سے تجزیہ کر کے اس کو قابل عمل بنائے۔ لہذا ایک فرد جو کہ امیر ہو بہت ضروری ہے۔</p>	<p>پہلادان: (خلافت کا تعارف اور خصوصیات)</p> <p>آمادگی: طلبہ سے سوال کیا جائے کہ</p> <p>انسان کی تمام مخلوقات میں کیا حیثیت ہے؟ (اشرف المخلوقات)</p> <p>مختلف جوابات سننے کے بعد بچوں سے کہا جائے کہ اب ہم اس سوال کا جواب قرآن میں دیکھتے ہیں۔</p> <p>سورۃ البقرہ ۳۰ آیت (کتاب صفحہ نمبر ۷۷) پڑھ کر سنائی جائے۔ اس آیت میں واضح طور پر انسان کی حیثیت کی وضاحت کی گئی ہے۔</p> <p>اس ڈسکشن کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ</p> <p>خلیفہ کسے کہتے ہیں؟ (نائب یا جانشین)</p> <p>نائب کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے؟ امیر کی نمائندگی کرنا اس کے احکامات کو پورا کرنا۔</p> <p>اللہ تعالیٰ کے قانون کا نافذ کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟</p> <p>(حکومتی نظام کی)</p> <p>اسلامی طرز حکومت کا کیا نام ہے؟ (خلافت)</p> <p>☆ ان سوالات کے بعد استاد خلیفہ اور نظامِ خلافت کے تعلق کی وضاحت کر دیں اور خلافت کے تعارف کے لیے دوسرے نظام یعنی بادشاہی اور جمہوری نظام کا مختصراً تعارف پیش کیا جائے تاکہ طلبہ کو نظامِ خلافت کی خصوصیات مدلل انداز میں سمجھا جائیں۔</p>

وضاحتی نکات		منصوبہ بندی
جمہوری نظام	بادشاہی نظام	خلافت کی خصوصیات
۱۔ مملکت کے اکثریتی قانون کا نفاذ	۱۔ بادشاہ کے احکامات کا نفاذ۔	۱۔ اللہ کے احکام کا نفاذ
۲۔ سربراہ مملکت ایک خاص وقت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔	۲۔ بادشاہت ایک خاندان کا نسل سے دوسری نسل منتقل ہوتی ہے۔	۲۔ خلافت موروثی یا خاندانی نہیں ہوتی۔
۳۔ جو افراد اکثریتی ووٹ سے کامیاب ہونگے وہ اقتدار پر آتے ہیں۔	۳۔ بادشاہ پسند یا مرضی سے بن سکتا ہے۔	۳۔ شوریٰ کے فیصلے کے مطابق خلیفہ کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔
۴۔ خلاف قانون قدم کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کیا جاسکتا ہے۔	۴۔ بادشاہ کے کسی بھی حکم اور قدم کے خلاف کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا ہے۔	۴۔ خلیفہ کے خلاف کسی بھی اسلامی قدم کو ایک عام شہری بھی ٹوکنے کا حق رکھتا ہے۔
۵۔ اجتماعی فیصلے قومی اسمبلی کے ایوان میں اکثریتی رائے سے کئے جاتے ہیں۔	۵۔ اجتماعی فیصلے بادشاہ اور اس کے خاص لوگ بغیر مشورے کے اپنی پسند یا ناپسند سے کرتے ہیں۔	۵۔ اجتماعی فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق شوریٰ میں ہوتے ہیں۔
		گروپ ورک:
		طلبہ کو گروپس میں صفحہ نمبر ۸۰ میں موجود خلافت کی خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لئے کہا جائے اور ان خصوصیات کا موازنہ جمہوری نظام اور بادشاہی نظام سے کیا جائے۔ (اس کام کے لئے ۵ منٹ دئے جائیں دو گروہ
		خلافت کا موازنہ بادشاہی نظام سے اور دو گروہ جمہوری نظام سے کریں۔
		گروپ ڈسکشن کے بعد طلبہ کو پیشکش کا موقع دیا جائے لیا جائے کہ خلافت کا نظام حکومت کس طرح تمام نظاموں سے بہتر ہے۔
		H.W سوال نمبر ۲

دوسرا دن: (خلافت کی ابتداء، تحقیقی منصوبہ)

آمدگی: (تحقیقی منصوبہ کا اعلان)

طریقہ کار: تحقیقی منصوبہ کے طریقہ کار کے مطابق طلبہ کو تین گروہ میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر گروہ کو درج ذیل موضوعات تقسیم کر دیئے جائیں

گروپ نمبر ۱:

☆ خلافت کی ابتداء

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تعارف

☆ مقام و مرتبہ

☆ خطبہ خلافت

☆ گروپ نمبر ۲: دور خلافت

☆ لشکر اسامہ کی روانگی

☆ منکرین زکوٰۃ کا مسئلہ

☆ مدعیان نبوت سے مقابلہ

☆ گروپ نمبر ۳: فتوحات

☆ آئندہ خلیفہ کا انتخاب

☆ وفات



## مشقی کام

(iv) رسول اللہ کی حیات میں مسلمہ کذاب اور اسود بن عسنی نے نبوت کا جھوٹ دعویٰ کیا اور آپ کی وفات کے بعد طلحہ اسدی اور ایک عورت سجاج نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان پر بہت سے لوگ ایمان لائے اور ان کی قوت بڑھتی گئی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس پر فوری توجہ دی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھاری جمیعت کے ساتھ طلحہ کی طرف روانہ کیا۔ طلحہ نے شکست کھائی لیکن وہ شام کی طرف فرار ہو گیا اور وہاں وہ ایمان لاکر مسلمان ہو گیا۔ مسلمہ کذاب کی طرف حضرت شرجیل بن حسنہؓ کو لشکر دے کر روانہ کیا۔ حضرت ولید بھی ان کے ساتھ ملا گئے۔ شدید جنگ ہوئی بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمہ مارا گیا اور سجاج بصرہ نزا د ہو کر کچھ عرصے بعد وہاں مر گیا۔ اسود بن عسنی نے اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فوری طور پر لشکر کشی کر کے ان کو شکست دے دی۔

(v) رسول اللہ کی وفات کے بعد بہت سے قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا ارادہ کیا۔ انہوں نے ہر علاقے کے عامل اور قبیلوں کے سردار کو فرما دیا کہ جس میں واضح طور پر فرما دیا کہ کسی ایک رکن کے خلاف انکار کرنے والے کے خلاف جہاد کیا جائے گا۔ پھر گیارہ دستے ترتیب دے کر اطراف میں منکرین زکوٰۃ کو ان علاقوں کی جانب بھیج دئے لیکن لڑائی کی نوبت آئے بغیر تمام قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی قبول کر لی۔

(vi) عراق اور بصرہ

سوال نمبر ۲: خلافت بہترین طرز حکومت ہے کیونکہ خلاف میں

۱۔ اللہ کے احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ ۲۔ خلافت موروثی یا خاندانی نہیں ہوتی۔ ۳۔ شوری کے فیصلے کے مطابق خلیفہ کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

۴۔ خلیفہ کے خلاف کسی بھی غیر اسلامی قدم کو ایک عام شہری بھی ٹوکنے کا حق رکھتا ہے۔

۵۔ اجتماعی فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق شوری میں ہوتے ہیں۔

س ۳۔ (i) حضرت اسامہؓ کو تبدیل نہیں کیا

حضرت اسامہؓ کو حضرت ابو بکرؓ نے تبدیل اس لئے نہیں کیا کیونکہ حضرت اسامہؓ کو لشکر کا سپہ سالار بنانے کا آپؐ کا حکم تھا اور وہ اس حکم کو واپس نہیں کر سکتے تھے۔

(ii) منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد اس لئے کیا کہ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور رکن کو ادا نہ کرنے کا اعلان ہوتا تو آہستہ آہستہ باقی ارکان بھی ختم ہونے لگتے اور اسلام اپنی اصل حالت میں نہ رہتا اور زکوٰۃ کے ذریعے جو مالی طور پر کمزور لوگوں کی مدد ہوتی تھی وہ بھی ختم ہو جائے گی اور معاشرے میں غربت کا اضافہ ہوتا۔

(iii) حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام پہنچنے کا حکم دیا

رسول اکرم ﷺ نے وصال سے چند دن قبل حضرت اسامہؓ کی سربراہی میں ایک لشکر شام کے سرحدی علاقے کی جانب روانہ کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ لشکر ابھی روانہ نہیں ہوا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اب حالات بدل چکے تھے اسلامی حکومت کو بغاوتوں کا شدید خطرہ تھا۔ صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ مدینہ کو خطرہ ہے لہذا لشکر کی روانگی ملتوی کی جائے۔ کچھ صحابہ لشکر کے روانہ کرنے کے حق میں تھے کہ حضرت اسامہؓ کی جگہ لشکر کا سپہ سالار کسی تجربہ کار فرد کو بنا لیا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان دونوں باتوں پر رسول اکرم ﷺ کی بات کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا۔ ”رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا حکم واپس نہیں ہو سکتا“ اور خود مدینہ سے باہر آ کر لشکر کو روانہ کیا۔

(iv) آئینہ خلیفہ کا انتخاب کیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آئینہ خلیفہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ مسلمانوں کو بہترین قیادت میسر ہو اور وہ انتشار سے بچ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ”میں نے تم لوگوں پر عمر بن خطاب کو مقرر کیا اور میں نے تم لوگوں کی بھلائی اور بہتری میں کوئی کوتاہی نہیں کی“

(v) انہوں نے وظیفہ کی سورت میں لیا گیا مال بیت المال کو اس لئے لوٹا دیا کیونکہ وہ بیت المال کو قوم کی امانت سمجھتے تھے اور انہوں نے اس کے ذریعے آئینہ حکمرانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ پیش کیا تھا۔

۴۔ شخصی خاکہ:

شخصیت: حضرت ابو بکر صدیقؓ خاندان بنو تمیمہ

لقب: صدیق (تصدیق کرنے والا) کنیت: ابو بکرؓ

کب ایمان لائے: آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

آپ سے رشتہ: آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ آپ کی زوجیت میں تھیں

شخصیت کی اہم ترین خصوصیات: آپؓ کی باتوں پر پختہ ایمان کی بنا پر فوراً تصدیق کر دے

سن خلافت: ۱۱ھ تا ۳۳ھ وفات کا سال ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کس جگہ دفن کیا گیا: آپ کو رسول اللہؐ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

۵۔ (i) اس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جاتی اور اسلام کو مختلف خطرات درپیش ہو جاتے اور اسلام اپنی اصل حالت میں قائم نہ رہ پاتا۔

(ii) اس سے نبی اکرمؐ کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی اور بناوٹی عناصر طاقتور ہو جاتے۔

(iii) اس سے نبی اکرمؐ کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی۔

۶۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بہت مختصر عرصے میں اسلامی مملکت کو درج ذیل طریقے سے مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا۔

۱۔ انہوں نے ایسے تمام عناصر جن سے اسلام کی صحیح حالت کو نقصان پہنچنے کا کوئی خدشہ نہ ہو ان کو ختم کیا اور ان کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیسے مدعیان نبوت اور منکرین زکوٰۃ سے مقابلہ

۲۔ انہوں نے ایسے تمام عناصر جن سے اسلام کے بعد حالات کو قابو کیا اور بیشتر مسائل حل کئے اور مسلمانوں کو منتشر ہونے سے بچایا۔

۳۔ انہوں نے بہترین آدمیوں کو فوج کا سپہ سالار بنایا جس کی وجہ سے اسلام میں فتوحات ہوئیں اور اسلام کیا اشاعت میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے اسلامی ریاست کی بنیادیں

مضبوط ہوئیں۔

۴۔ انہوں نے ایسی تمام خوبیاں اپنائیں جو کہ آنے والے حکمرانوں کے لئے مشعل راہ بنیں اور اپنے اوساف سے اسلام کی تبلیغ کی اور عوام کو سکھ پانچایا

۵۔ انہوں نے تمام مسائل کا دانشمندانہ طریقے سے حل نکالا اور اپنے وسائل کو بھی قوم کی امانت سمجھا جس سے اسلامی ریاست کا قیام ہوا۔

گروپ ڈسکشن:

وضاحت نمبر ۱ اس فرمان میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر میں بھی کوئی اسلام کے خلاف کام کروں تو مجھے فوراً ٹوک دینا ایسا نہ کہ ہونے کا لحاظ کرنا کیونکہ انسان سے غلطی

ہو سکتی ہے اور اس کو راہ راست پر لانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس کے ذریعے عوام کو کھلی آزادی ملی کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اس طرح انہوں نے اپنے محاسبہ کا

اختیار عوام کو دے کر احساس ذمہ داری کی عظیم مثال قائم کی۔

وضاحت نمبر ۲: اس فرمان میں انہوں نے کمزوروں کو اہمیت دی اور ان کو ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حق دیا۔ اس سے انہوں نے معاشرے میں انصاف قائم کیا اور امیر غریب کو

ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا اس سے عوام کو اپنے حقوق کا احساس ملا اور انہوں نے معاشرے میں اخوت و محبت کی فضا قائم کی انہیں اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہونا تھا۔

تحقیقی کام: واقعہ: خلافت کے زمانے میں ایک دفعہ کوئی بہت ضروری کام کر رہے تھے اور لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ اس وقت میرے پاس کوئی نہ آئے لیکن ایک شخص ہاتھ میں اونٹ

کی مہار پکڑے اسی وقت آ گیا اور درخواست کی کہ مجھے ایک اونٹ دے دیں۔ ان کو غصہ آ گیا اور اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے لے کر اسی کو مارا۔ جب وہ چلا گیا تو کچھ دیر کے

بعد اس کو بلا لیا۔ وہ ڈرتا ڈرتا حاضر ہوا تو فرمایا: بھائی میں نے تمہیں اس مہار سے مارا تھا تم بھی اسی سے مجھے مار کر اپنا بدلہ لو۔“ حضرت عمرؓ بھی اس موقع پر موجود تھے انہوں نے کہا

”اے رسول اللہؐ کے خلیفہ آپ نے کسی سبب کے بغیر تو نہیں مارا اس نے نافرمانی کی تھی“

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ”یہ ٹھیک ہے لیکن قیامت کے دن میرا حساب لیا گیا تو میں کیا جواب دوں گا۔“

شخصیت کا پہلو: اس واقعہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اللہ سے خوف کا پہلو اجاگر ہوتا ہے۔ یعنی وہ خلیفہ جیسے اہم رتبے پر موجود ہونے کے باوجود صرف اللہ کے ڈر سے انحصار کو

بدلہ لے نے کو کہا اور اپنی غلطی قبول کر لی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ ہر وقت اس خیال سے کا پتے رہتے تھے کہ قیامت کے دن اللہ حساب لے گا تو ان کا کیا ہوگا۔ لہذا انہوں نے اپنی

غلطی مان لی اور اللہ کی نظروں میں ایک بار پھر سرخرو ہو گئے۔



## خلافت راشدہ

### حصہ دوم

## حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت ۱۳ھ تا ۲۳ھ

حوالہ جاتی کتب

الفاروق علامہ شبلی نعمانی

تاریخ اسلام محمد اکبر شاہ نجیب آبادی

تاریخ اسلام شاہ معین الدین احمد ندوی

نظریہ: حضرت عمرؓ کا دور خلافت اسلامی نظام حکومت کا بہترین نمونہ اور تاریخ کا روشن باب ہے۔

مقاصد: اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو سکیں گے کہ

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ کی شخصیت اور مقام و مرتبہ کے بارے میں بتا سکیں۔

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کے نظام حکومت کا تفصیلی جائزہ لے سکیں۔

طریقہ تدریس: اس سبق کو پڑھانے کے لئے سوال و جواب کا طریقہ، تقریری طریقہ تدریس، خاموش مطالعہ (Silent Reading) اور

(Lecture Method) گروپ ڈسکشن کا طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ مختلف تدریسی طریقہ کا استعمال کلاس کے ماحول کو دلچسپ اور تدریس کو مؤثر بنانے میں مدد دیتا

ہے۔ ہر دن کے لئے ایک نیا تدریس کا طریقہ طلباء کی دلچسپی اور آمادگی کو بڑھانے کا سبب بنتا ہے۔

پہلادان (تعارف، مقام و مرتبہ، نظام حکومت)

وضاحتی نکات	منصوبہ بندی
<p>آمادگی:</p> <p>طلبہ حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں کافی معلومات رکھتے ہیں ان سے کچھ باتیں معلوم کرنے کے بعد کلاس میں آپ کی شخصیت کے تعارف کے لئے اس قسم کا چارٹ آویزاں کیا جائے تاکہ ایک نظر میں شخصیت کا تعارف ہو سکے۔</p>	<p>آمادگی: ۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے انتقال سے کچھ دن پہلے کون سا اہم ترین کام کیا تھا؟ (حضرت عمرؓ کو مشورے کے بعد خلیفہ مقرر کرنے کا)</p> <p>۲۔ حضرت عمر کے بارے میں آپ لوگ کیا جانتے ہیں؟ (اس میں طلبہ مختلف معلومات اور واقعات حضرت عمر فاروق کے بارے میں بتائیں گے)</p> <p>☆ طلبہ کو عمر فاروقؓ کا تعارف ایک چارٹ میں لکھ کر کروایا جائے جس میں ان کا نام کنیت، لقب اور خاندان وغیرہ کے بارے میں معلومات درج ہوں۔ تعارف کے بعد کتاب سے مختصر مقام مرتبہ کے بارے میں وضاحت کر دی جائے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ آپ نے کس طرح جاٹاری کا مظاہرہ کیا۔</p> <p>☆ کتاب کے علاوہ واقعات جو آپ کی فضیلت و مرتبہ پر روشنی ڈالیں انکو بھی سنائیں۔</p> <p>خاموش مطالعہ:</p> <p>طلبہ کو نظام حکومت سے متعلق معلومات دینے کے لیے خاموش مطالعہ کا طریقہ استعمال کیا جائے۔</p> <p>طلبہ کو دو دو کے جوڑوں میں موضوع کا خاموشی سے مطالعہ کرنے کے لئے کہا جائے اور مطالعہ کے بعد طلبہ سے پوچھ کر نظام حکومت کی خصوصیات نکات کی شکل میں تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔</p> <p>۔ ہر جوڑے سے ایک ایک نکتہ پوچھ لیا جائے</p> <p>۔ دہرائے جانے والے نکتے کو تختہ سیاہ نہ لکھا جائے۔</p> <p>۔ ہر نکتہ کی مختصر وضاحت کی جائے۔</p>
<p>حضرت عمر فاروقؓ</p> <p>نام: عمرؓ والد کا نام: خطاب لقب: فاروق</p> <p>کنیت: ابوقحیفہ خاندان: بنوعدی</p> <p>رسول اکرمؐ سے رشتہ داری: آپؐ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ حضور اکرمؐ کی زوجیت میں تھیں۔ پیشہ: تجارت خصوصی مہارت: نسب دانی، سپہ گری، شہ سواری اور پہلوانی شخصیت کا نمایاں پہلو: جرأت اور مضبوط قوت ارادی اور بہترین قوت فیصلہ</p> <p>قریش کے چند پڑھے لکھے افراد میں شمار</p>	<p>واقعہ نمبرا اور ۲ سنائیں۔ (واقعات سبق کے اختتام پر دیئے جائیں گے۔)</p> <p>☆ نظام حکومت سے متعلق کچھ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔</p> <p>۱۔ حضرت عمر فاروق کے خلافت کا قیام کا عرصہ اور اس وقت عرب کے حالات</p> <p>۲۔ مجلس شوریٰ کا قیام</p> <p>۳۔ خلیفہ کا عوام سے براہ راست رابطہ</p> <p>۴۔ بیت المال کی حیثیت</p> <p>۵۔ عدل وانصاف اور عدالتی نظام</p> <p>۶۔ غیر مسلم شہریوں کے حقوق</p>



اولیاتِ عمرؓ سے مراد حضرت عمر کے وہ فیصلے اور اقدامات ہیں جو تاریخ میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے کئے اور پھر بعد میں ان پر عمل ہوتا رہا۔ ایک بڑی حکومت کا نظام بہترین طریقے سے چلانے کے لئے حضرت عمرؓ نے بہت سے کاموں کی ابتداء کی مثلاً

۱۔ صوبوں کی تقسیم کا نظام بنایا۔ ۲۔ بیت المال کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا ۳۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا ۴۔ جیل خانے کا نظام جاری کیا ۵۔ مردم شماری کرائی ۶۔ خبر رسائی کا محکمہ قائم کیا ۷۔ آبپاشی کا محکمہ قائم کیا ۸۔ فوج کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا اور باقاعدہ فوج رکھنے اور اس کی تربیت کا طریقہ شروع کیا۔ ۹۔ باقاعدہ کاغذات میں ریکارڈ رکھنے کا طریقہ شروع کیا۔ ۱۰۔ عوام و وظائف دینے کا طریقہ شروع کیا۔

سوال نمبر ۶۔ نقشہ تیسرے دن کی منصوبہ بندی میں دیا گیا ہے۔

گروپ ڈسکشن ۱:

- ۱۔ حضرت عمرؓ کا دور خلافت طویل تھا اور ان کے زمانے میں باقاعدہ فوجی محکمہ قائم تھا۔
- ۲۔ حضرت عمرؓ کا کردار، ملکی انتظام، دین اسلام پر قائم ہونے کی وجہ سے تیز ترین فتوحات ہوئیں۔
- ۳۔ بہترین حکمت عملی اختیار کی گئی اور فوجی تربیت پر زور دیا گیا۔
- ۴۔ انہوں نے محکمہ خبر رسائی قائم کیا جس سے سرحدوں کے حالات پتہ چلتے رہتے تھے۔
- ۵۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں میں جذبہ جہاد پیدا کیا۔

گروپ ڈسکشن ۲:

- ۱۔ حضرت عمر فاروق نے مملکت کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا اور ہر صوبے کا والی مقرر کیا۔
- ۲۔ ملک میں بہترین اصطلاحات نافذ کیں اور قانون کی پابندی پر زور دیا۔
- ۳۔ ان کے دور میں عدل و انصاف قائم ہوا اور ذمیوں کو بھی ان کے پورے حقوق دیئے گئے۔
- ۴۔ ان کے دور میں ہر کام مشاورت سے طے پائے جاتے جس میں عوام شریک ہوتے تھے۔
- ۵۔ انہوں نے مختلف انتظامات چلانے کے لئے مختلف محکمہ جات قائم کیے۔

### واقعات

واقعہ نمبر ۱:

ایک بار مدینہ میں ایک مسلمان اور ایک یہودی کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو گیا مسلمان نے کہا رسول اللہ سے تصفیہ کرا لیتے ہیں۔ یہودی مان گیا اور دونوں اللہ سے رسول کے پاس پہنچے اور ان کو ساری روداد سنائی ساری بات سن کر رسول اللہ نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ فیصلہ سن کر دونوں باہر نکلے اور یہودی نے اپنے حق کا مطالبہ کیا مسلمان نے کہا عمر کو اور سنالیتے ہیں وہ جو فیصلہ کریں یہودی مان گیا اور دونوں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان کو بتایا کہ ہم اپنے ایک جھگڑے کا تصفیہ کرانا چاہتے ہیں۔ یہودی نے کہا معاملہ پیش کرنے سے پہلے آپ کو بتادوں کہ ہم محمدؐ کے پاس بھی گئے تھے انہوں نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا ہے یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ فوراً اندر گئے اور تلوار لا کر اس مسلمان کا سر قلم کر دیا کہ جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں وہ مرتد اور واجب قتل ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت عمرؓ کے فیصلے کی تحسین فرمائی اس سے حضرت عمرؓ کی غیرت ایمانی اور قوت فیصلہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

واقعہ نمبر ۲:

حضرت عمرؓ کے مقام و مرتبہ اور علم و فہم کا انداز اس بات سے ہوتا ہے کہ کئی بار ایسا ہوا کہ انہوں نے چاہا کہ ایسا ہو اور اسی کے مطابق اللہ کا حکم آ گیا مثلاً عبد اللہ بن ابی کا انتقال ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھانے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا آپ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں ابی تو منافق تھا کچھ دن بعد ہی منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت کا حکم آ گیا۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے بار بار رسول اللہ ﷺ سے کہا مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دینا چاہیے ایک بار ام المومنین حضرت سودہؓ ضرورت سے گھر سے نکلیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو پکارا

اے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا اگر تمہارے بارے میں میری رائے قبول کی جائے تو میری نگاہیں کبھی تمہیں نہ دیکھیں کچھ عرصہ کے بعد ہی پردے کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرؓ جس راستے سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان راستہ بدل دیتا ہے۔

واقعہ نمبر ۳۔

ایک بار روم کے بادشاہ کا سفیر مدینہ آیا وہ مسلمانوں کے بادشاہ کا محل ڈھونڈتا پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے سربراہ مملکت حضرت عمرؓ فاروق کہاں ہیں لوگوں نے بتایا وہاں ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ مسلمانوں کے امیر محافظوں اور تمام تکلفات سے بے نیاز ایک پتھر پر سر رکھے زمین پر گہری نیند سو رہے ہیں وہ کہہ اٹھا بیشک آپ نے انصاف کیا تو آپ کو کسی کا خوف نہ رہا اور آپ بے تکلف سو گئے۔

مقاصد:

- اس سبق کے اختتام پر طلبہ انشاء اللہ اس قابل ہو سکیں گے کہ
- ۱۔ حضرت عثمان کی شخصیت کے بارے میں بیان کر سکیں۔
  - ۲۔ حضرت عثمانؓ کے مقام و مرتبہ احادیث اور سیرت کے واقعات کی مدد سے بیان کر سکیں۔
  - ۳۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کی اہم خصوصیات کی وضاحت کر سکیں۔
  - ۴۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہونے والی فتوحات کو بیان کر سکیں۔
  - ۵۔ دور خلافت میں پیدا ہونے والی حکومتی کمزوریوں اور شہادت کا واقعہ تحریر کر سکیں۔

طریقہ تدریس:

اس سبق کی تدریس کیلئے گروہی تبادلہ خیال کا طریقہ کار اختیار کیا جاسکتا ہے

وضاحتی نکات

منصوبہ بندی

پہلا دن: (تعارف، اسلام کی راہ میں قربانیاں، مقام و مرتبہ)

آمادگی: (بذریعہ سوالات)

آمادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو pairs میں موضوعات تقسیم کر دیئے جائیں۔ ایک موضوع ایک سے زیادہ جوڑے کو دیا جاسکتا ہے۔ کلاس میں طلبہ کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے موضوع کی تقسیم اسی لحاظ سے کر لی جائے۔

- ۵ منٹ کے ڈسکشن کے بعد ہر ایک pair سے ایک ایک نکتہ سنا جائے۔
- ہر گروہ سے نیا نکتہ سنا جائے تاکہ بار بار ایک جیسے نکات دہرائے نہ جائے جائیں۔

س۔ حضرت عمرؓ فاروق کی شہادت کے بعد خلافت کیلئے کس صحابیؓ کا انتخاب کیا گیا تھا؟

س۔ حضرت عثمانؓ کا انتخاب کس طرح کیا گیا؟

س۔ آمادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو حضرت عثمانؓ کی شخصیت کا تعارف، مقام و مرتبہ اور اسلام کی راہ میں انکی قربانیاں بنانے کیلئے دو طلبہ کے جوڑوں (Work Pair) میں مندرجہ ذیل موضوعات تقسیم کر دیئے جائیں۔

۱۔ تعارف ۲۔ اسلام کی راہ میں قربانیاں ۳۔ مقام و مرتبہ (ایک موضوع ایک سے زیادہ جوڑوں کو دیا جائے گا۔)

موضوعات پر تبادلہ خیال کرنے کیلئے ۵ منٹ کا وقت مقرر کیا جائے۔ ۵ منٹ کے بعد طلبہ کے ہر جوڑے (Pair) سے متعلقہ موضوع کا ایک ایک نکتہ سن لیا جائے۔ تعارف کے لئے تختہ سیاہ پر مندرجہ ذیل سرخیاں لکھ لی جائیں اور تینوں موضوعات سے متعلق نکات بالترتیب سن لئے جائیں۔ تمام موضوعات سے متعلق نکات سن لینے کے بعد استاد ہر موضوع سے متعلق واقعہ نمبر ۱۲ اور ۳ ترتیب دار سنائیں۔ تاکہ حضرت عثمانؓ کی شخصیت مقام و مرتبہ اور اسلام کی راہ میں قربانی کے بارے میں دیگر واقعات طلبہ کے علم میں آسکیں۔

C.W: سوال نمبر ۱ جز (i) H.W: سوال ۲، تحقیقی کام (دوسرے دن بچوں کو دنیا کا نقشہ لانے کے لئے کہا جائے۔)

دوسرا دن: (دور خلافت، فتوحات)

آمادگی:

وضاحتی نکات

ان سوالات کے جوابات میں طلبہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کی بہترین خصوصیات کے حوالے سے بات کریں گے۔

خصوصیات: سب سے طویل دور خلافت سب سے زیادہ فتوحات

یہ تمام نکات کتاب کے صفحہ نمبر ۱۰۵ پر موجود ہیں۔

بذریعہ اعلان گروپ ورک طریقہ: طلبہ کو پانچ گروہ میں تقسیم کر کے ہر ایک گروہ کو دور خلافت کے دو، دو نکات تقسیم کر دیئے جائیں۔

طلبہ ان نکات پر تبادلہ خیال کریں۔ ۵ منٹ کے بعد ہر گروہ کا گروپ لیڈر آ کر اپنے نکات کی وضاحت کرے۔ پیشکش کے بعد استاد اگر ضروری سمجھیں تو وضاحت طلب نکات کی مزید وضاحت کر دیں اور نمایاں کاموں کو ایک بار پھر دہرائیں۔

**فتوحات:** اس موضوع کیلئے طلبہ کو پہلے سے دنیا کا نقشہ لانے کیلئے کہا جائے گا۔

نقشہ کے ذریعے استاد ہر ملک کی نشاندہی کر دیں اور فتح ہونے والے علاقے نقشے میں رنگ بھر کر ظاہر کر دلائیں۔ ہر علاقے کی نشاندہی کے دوران ہی اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کر دیا جائے کہ یہ علاقے کیسے فتح ہوئے۔ مزید سہولت کے لئے مندرجہ ذیل جدول بھی بھرا جاسکتا ہے۔

سپہ سالار	فتح ہونے والے ملک یا شہر	
		افریقہ
		ایشیا
		یورپ

H.W: سوال نمبر ۱ (ii) سوال نمبر ۴

### منصوبہ بندی

**تیسرا دن:** (شہادت)

**آبادگی:** طلبہ سے سوال کیا جائے کہ

(i) حضرت عثمانؓ کا دور خلافت کیسا تھا؟

(ii) اس دور میں کس قسم کے حالات ہونگے؟ (طلباء کے جوابات سننے کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور کی خصوصیات و وضاحت کریں تاکہ طلبہ اس دور کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ تختہ سیاہ پر سوال لکھیں۔

” اتنے مضبوط اور منظم نظام کے باوجود حکومت میں کمزوریاں کیسے پیدا ہو گئیں؟“

چار چار طلبہ کے گروپ میں تبادلہ خیال کے لئے ۵ منٹ دیں پھر باری باری ہر گروپ سے نکات سن لئے جائیں۔ طلبہ کے نکات سننے کے بعد اس وقت اٹھنے والی بغاوت کی تفصیل بیان کریں (اس سلسلہ میں حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ معادن ثابت ہوگا) حکومت میں کمزوریوں کے اسباب کی وضاحت کے بعد حضرت عثمانؓ کی شہادت کے واقعات بیان کر دیں۔ شہادت کے مزید واقعات اور تفصیلات کے لئے حوالہ جاتی کتب سے مدد لی جائے۔

H.W: سوال نمبر ۱ جز (iii) سوال نمبر ۶

### مشقی کام

(i) حضرت عثمانؓ مزاجاً بے حد حلیم نرم مزاج اور شرم و حیا کے پیکر تھے۔ عرب کے پڑھے لکھے معاشرے میں پڑھنا لکھنا جانے والے افراد میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ بے حد نیک تھے۔ جاہلیت میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی اور کبھی شراب نہیں پی۔ نبوت کے پہلے ہی سال ایمان لا کر سابقوں الاولوں لوگوں میں شامل ہو گئے۔ بے حد فیاض اور نخی تھے۔ اسی وجہ سے غنی کا لقب ملا۔

(ii) حضرت عثمانؓ کے دور میں عظیم الشان اسلامی مملکت کی سرحد میں ایک طرف افریقہ و قبرص تو دوسری طرف سندھ و افغانستان تک پھیل گئیں۔ اس دور میں دو قسم کی فتوحات ہوئیں۔ ایک تو جہاں جہاں بغاوت ہوئی وہاں سے اسے کامیابی سے ختم کر کے اسلامی حکومت کو مضبوط کیا گیا۔ دوسری فتوحات نئے علاقوں کی ہوئیں۔ وسط ایشیا کے شہروں آذربائیجان اور آرمینیا میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ ولید بن عقبہؓ اور حبیب بن مسلمہؓ کی سرکردگی میں یہ علاقے کامیابی کے ساتھ فتح ہوئے۔ کوفہ کے گورنر سعید بن عاص نے طبرستان کے علاقے فتح کیے۔ بصرہ کے گورنر عبداللہ بن عامر کو فارس خراسان فتح کرنے بعد بلخ و ہرات و کابل کو فتح کرتے ہوئے ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گئے۔ ادھر مصر میں اسکندر یہ کے لوگوں نے بغاوت کر دی مگر اس فتنے کو حضرت عمرو بن العاص نے کامیابی کے ساتھ ختم کر دیا۔ اس طرح افریقہ میں الجزائر مراکش اور تیونس کی ہم عبداللہ بن سعد ابی سراح اور عبداللہ بن زبیر کی فوجوں نے سر کیا۔ قبرص کی جانب امیر معاویہ نے پیش قدمی کی۔ اسپین کی جانب بھی پیش قدمی کی گئی۔ اسی طرح اسلامی مملکت کی حدود ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ کے ساحل اور یورپ کی سرحد تک وسیع ہو گئیں۔

## مشقی کام

(iii) حضرت عثمانؓ کا دور خلافت ابتداء میں تو مکمل امن اور سکون سے گزرا مگر پھر مسائل سر اٹھانے لگے۔ جن کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

۱۔ فتوحات کی کثرت، مال غنیمت کی فراوانی، زراعت کی ترقی اور حکومت کے عمدہ نظام نے تمام ملک میں خوشحالی کے ساتھ عیش و عشرت کو عام کر دیا۔ آہستہ آہستہ لوگ سادگی و جفاکشی کی جگہ تن آسانی کے عادی ہوتے گئے۔

ب۔ حکومتی نظام میں ان افراد کی کثرت ہوئی جنہوں نے رسول اللہ کی صحبت نہیں پائی تھی اور جن کا زہد و تقویٰ پہلے افراد جیسا نہیں تھا۔ لہذا حکومتی نظام بدانتظامیاں اور کمزوریاں پیدا ہونے لگیں۔

ج۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حکومتی عہدے اپنے رشتہ داروں کو دینے میں سخت احتیاط برتی مگر حضرت عثمانؓ صلہ رحمی کے لحاظ سے اس سلسلے میں نرم تھے۔

(iv) حضرت عثمانؓ فطرتاً نازم مزاج تھے اس لئے معمولی بدعنوانیوں سے چشم پوشی کرتے تھے۔ وہ حکومت کے اہلکاروں کا حضرت عمرؓ کی طرح سخت احتساب نہیں کرتے تھے۔

(v) حضرت عثمانؓ اپنی سخاوت کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور حکومتی ذمہ داروں کو بڑے بڑے تحائف دیتے تھے یہ سب ان کے ذاتی مال سے ہوتا تھا مگر لوگ اس کو بیت المال میں بے جا تصرف سمجھتے تھے اور ان کے مخالف ہوتے گئے۔

(vi) حضرت عثمانؓ کے خلاف بغاوت ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے رشتہ دار مروان بن حکم کو اپنا سیکریٹری مقرر کیا تھا۔ اس شخص نے آپ کی نرم مزاجی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے بے ضابطہ کام کئے جنکی ذمہ داری حضرت عثمانؓ پر آئی اور لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ حالات کی بڑی خرابی کی ایک وجہ غیر مسلموں کی سازشیں بھی تھیں۔

(vii) ۱۔ حضرت عثمانؓ کو بحیثیت خلیفہ جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان میں جگہ جگہ اسلامی سلطنت میں بغاوتوں کا مسئلہ تھا جس کو آپ بہت کامیابی سے کچلا۔

۲۔ حکومتی انتظام میں بدانتظامی اور کمزوریاں پیدا ہو گئیں تھیں۔ ۳۔ آپ کے رشتہ دار حکومتی معاملات میں شامل تھے اور آپ کی نرم مزاجی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔

س (۲)

(i) نام: عثمان بن عفانؓ (ii) لقب: غنی (iii) خاندان: بنو امیہ (iv) کنیت: ابو عبدالم (v) پیشہ: تجارت

(vi) مالی حیثیت: معزز اور صاحب ثروت لوگوں میں شمار (vii) رسول اللہ سے رشتہ: داماد کا (viii) کب اسلام قبول کیا: نبوت کے پہلے دور میں

(ix) شخصیت کی نمایاں صفت: سخاوت (x) کب خلیفہ بنے: ۴ محرم الحرام ۴۲ ہجری (xi) کتنا عرصہ خلیفہ رہے: بارہ سال

(xii) دور خلافت کا نمایاں کارنامہ: بند مہروز کی تعمیر، بحری بیڑے کی تشکیل (xiii) کب شہید ہوئے: ۱۸ ذی الحج ۵۳ ہجری

س ۳:

غزوہ بدر کے موقع پر حضرت رقیہؓ کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ میں رکھنے کا حکم دیا مگر فرمایا تمہیں اس شخص کے برابر ثواب اور حصہ لے گا جو جنگ میں شریک ہوگا اور فتح کے بعد آپ کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

مسجد نبوی کو وسیع کرایا: مسجد نبوی کی توسیع کی وجہ روز بروز بڑھتی ہوئی مسلمانوں کی تعداد تھی۔ جب مسلمانوں کو عبادت کرنے کیلئے وہ جگہ تنگ ہونے لگی تو آپ نے مسلمانوں کی تکلیف کے پیش نظر مسجد نبوی سے ملحقہ رہائشی علاقے خرید کر مسجد کی زمین میں شامل کروا دیا۔

اپنے رشتہ داروں کو عہدے دیے۔ حضرت عثمان کی نظر صلہ رحمی پر تھی۔ آپ نے فرمایا "عمر اپنوں کو محروم کر کے اللہ کی رضا حاصل کرتے تھے اور میں ان کو دے کر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

حکام کی معمولی غلطیوں سے دور گزر کرتے تھے: حضرت عثمان فطرتاً نازم مزاج تھے اس لئے معمولی بدعنوانیوں سے چشم پوشی کرتے تھے۔

اپنی حفاظت کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا۔ حضرت عثمان نے اپنی ذات کی خاطر خون خرابہ کرنا پسند نہیں کیا اور صحابہ کرام کو بھی حفاظت سے روک دیا کیوں کہ اس سے بات بڑھنے کا خطرہ تھا۔

س ۴: دور خلافت: حضرت عثمان کا بارہ سالہ دور خلافت خوشحالی اور فتوحات کی وجہ سے نمایاں ہے۔ ان کے دور میں اسلامی مملکت کو مزید استحکام حاصل ہوا۔ بہت کی فتوحات ہوئیں اور اسلامی مملکت کی سرحد میں بہت وسیع ہو گئیں اس دور میں خوشحالی کی وجہ سے وہ معاشرہ نظر آ یا جہاں زکوٰۃ دینے والے تو تھے مگر لینے والے نہ تھے۔ اس دور میں حکومتی نظام مزید تحکم ہوا اور اس کی ترقی و بہتری کیلئے مزید اقدامات کئے گئے۔



مہر و بند: حضرت عثمانؓ کا ایک نمایاں کارنامہ بند مہر و ز تھا۔ مدینہ میں بھی کبھی خیبر کی سمت سے سیلاب آیا کرتا تھا۔ حضرت عثمان نے مدینہ سے کچھ فاصلے پر ایک بند تعمیر کرایا اور نہر کھدوا کر اس کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔ حرم شریف اور مسجد نبوی کی توسیع ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی تکلیف کے پیش نظر خانہ کعبہ کے ارد گرد کے مکانات خرید کر حرم کی توسیع کرائی اور پھر مسجد نبوی سے ملحقہ رہائشی علاقہ خرید کر اس زمین کو مسجد میں شامل کر کے مسجد کی عمارت دوبارہ بنوائی جس سے اس کی خوبصورتی اور مضبوطی میں اضافہ ہو گیا۔

بحری بیڑے کی تشکیل: ایک اور نمایاں کام بحری بیڑے کی تشکیل تھا۔ پہلی بار بحری فوج بنائی گئی۔ جس میں کئی سو جنگی جہاز شامل تھے۔ اس بحری بیڑے نے رومیوں کے پانچ سو جنگی جہازوں پر مشتمل بحری بیڑے کو شکست دے کر قبرس فتح کیا اور دنیا پر اپنی بحری قوت کا دھاک بٹھادی۔ حکومتی اہلکاروں کی نگرانی: حکومت کیا اہلکاروں کی نگرانی کی خاص خیال رکھا جاتا۔ حضرت عثمانؓ اس معاملے میں حضرت عمرؓ کی طرح سخت تھے مگر اسلام کے اصولوں کے خلاف کی بھی قدم کو ہرگز نظر انداز نہ کرتے۔ حج کے موقع پر لوگوں کو اجازت تھی کہ اگر کسی کے خلاف شکایت ہے تو بیان کریں۔ کئی گورنروں اور حکومتی ذمہ داروں کو قانون کی خلاف درزی اور لوگوں کی شکایات کی بناء پر معزول کیا اور سزائیں دیں۔ فتوحات کی کثرت: اس دور میں فتوحات کی کثرت کی وجہ سے بیت المال کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اس مال کا بہترین استعمال کیا گیا۔ لوگوں کے وظائف میں اضافہ ہوا جس سے ترقی و خوشحالی میں بھی اضافہ ہوا۔

رفاہ عامہ کے کام: رفاہ عامہ کے بہت سے کام ہوئے۔ تعمیرات میں اضافہ ہوا، بہت سی سڑکیں اور پل تعمیر کیے گئے کنوئیں اور نہریں کھدوائی گئی۔ لوگوں کی آسانی کیلئے جگہ جگہ۔ چوکیاں، سرائیں، مہمان خانے اور ساجد میر کرائی گئیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں کی پرورش کیلئے بہت سی چراگاہیں بنوائیں۔

س ۵:

حکومتی ذمہ داروں کے معاملے میں حضرت عمرؓ کی طرح سختی نہیں برتی۔

حکومتی ذمہ داروں کی بے احتیاطیاں بڑھیں اور احساس ذمہ داری میں کمی آئی۔

بحری بیڑہ تیار کروایا: اس بحری بیڑے نے رومیوں کے پانچ سو جنگی جہازوں پر مشتمل بحری بیڑے کو شکست دے کر قبرس فتح کیا اور دنیا پر اپنی بحری قوت کی دھاک بٹھادی۔ اپنے رشتہ داروں کو حکومتی ذمہ داریاں دیں: آپ چونکہ فطرتاً مزاج تھے۔ اس لئے رشتہ داروں کو بھی حکومتی عہدے دیتے جس سے لوگ ناراض ہو؟ اور آپ کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

بند مہر و تعمیر کروایا: اس سے مدینے کی سمت سے جو سیلاب آتا وہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا اور لوگوں کی جان و مال محفوظ ہو گئے۔

بغاوت کو گنتی سے نہ کچلا: اس سے آپ کی حکومت ابتداء میں امن و سکون سے رہی لیکن بیتی نہ کرنے سے باغی گروہ کے حوصلے بڑھے اور آخر کار حکومت میں فتنے اٹھے۔





## واقعات:

**واقعہ نمبر ۱:** حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ حضرت عثمان کے پاس حبش عشرہ میں امداد کیلئے آدمی بھیجا، حضرت عثمان نے دس ہزار دینار آپ کے پاس بھیج دیئے، وہ آپ کے سامنے ڈال دیئے گئے حضور اپنے دونوں ہاتھوں سے انہیں الٹتے پلٹتے جاتے تھے اس طرح پر کہ بھی آپ کے دونوں ہاتھوں کی پشت نمایاں ہوتیں اور بھی دونوں ہتھیلیاں یا بھی دیناروں کا نمبر والا حصہ اوپر ہوتا اور بھی مہر والا اور آپ حضرت عثمانؓ کو دعا دے رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عثمان! اللہ تیرے ہر اس گناہ کو جو تو نے چھپ کر یا علانیہ یا اپنے باطن میں کئے ہیں اور جو کچھ قیامت کے قائم ہونے تک ہونے والے ہوں اس کا تو اے اللہ مغفرت فرما دے۔ آدمی جب مرتا ہے اس کے لئے قیامت اسی دن سے قائم ہو جاتی ہے۔ من مات قیامت، عثمان کو کوئی پرواہ نہیں اگر اس کے بعد کوئی عمل نہ کرے۔

**واقعہ نمبر ۲:** حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں ایک روز رسول ﷺ مدینے کے ایک باغ میں تکیہ لگائے تشریف فرما تھے اور کڑی کو کچھ اور پانی میں گاڑ رہے تھے (یعنی شغل کے طور پر) اتنے میں ایک آدمی نے باغ کا دروازہ کھولنا چاہا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دو۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: "دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو" دیکھا تو عمرؓ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا۔ جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص نے دستک دی۔ رسول اللہ ﷺ سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: "دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ان مصائب پر جو اس کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو" دیکھا تو عثمانؓ تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور حضور ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کیا۔

حضرت عثمان نے حضور کے ارشاد کو سن کر کہا۔ اے اللہ! مجھ کو صبر عطا فرما اور تو ہی مددگار ہے۔

**واقعہ نمبر ۳:** حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول ﷺ کوہ حرا پر ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ "ٹھہر جا۔ تجھ پر نبی صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔"

## خلافتِ راشدہ (حصہ چہارم)

### حضرت علیؑ

(دورِ خلافت ۳۵ ہجری تا ۴۰ ہجری)

#### مقاصد:

- اس سبق کے اختتام پر طلبہ انشاء اللہ اس قابل ہو سکیں گے کہ
- ۱۔ حضرت علیؑ کا تعارف اور بحیثیت خلیفہ ائمہ کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
  - ۲۔ حضرت علیؑ کے دورِ خلافت اور ائمہ کے دور میں ہونے والی جنگوں کا تفصیلی جائزہ لے سکیں۔
  - ۳۔ حضرت علیؑ کے نظامِ حکومت اور انکی شہادت کے واقعے کو بیان کر سکیں۔

#### طریقہ تدریس:

اس سبق کو پڑھانے کیلئے گروپ ڈسکشن، تقریری طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مختلف طریقہ تدریس کا استعمال موضوع کو زیادہ موثر بناتا ہے اور طلبہ کی دلچسپی بھی موضوع میں آخر تک قائم رہتی ہے۔

#### منصوبہ بندی

پہلا دن: (حضرت علیؑ کا انتخاب، تعارف، دورِ خلافت)

#### آبادگی:

حضرت عثمانؓ کس طرح شہید ہوئے تھے؟

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد کس قسم کے حالات تھے؟

حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت کیلئے کس کا انتخاب کیا گیا؟

آبادگی کے سوالات کے بعد طلبہ کو دو دو کے جوڑے میں حضرت علیؑ کی شخصیت کے بارے میں تعارف کے نکات تحریر کرنے کیلئے کہا جائے۔ ۳ منٹ کے بعد ہر pair سے

یہ نکات سن لئے جائیں کوشش کی جائے کہ ہر گروپ ایک نیا نکتہ بتائے۔ ایک جیسے نکات بار بار دہرائے نہ جائیں۔

حضرت علیؑ کے تعارف کے بعد استاد حضرت علیؑ کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے واقعہ نمبر سنائیں۔

حضرت علیؑ کے دورِ خلافت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کیلئے تقریری انداز اختیار کیا جائے۔ تقریر کی تیاری کے لئے حوالہ جاتی کتب کی مدد لی جائے۔ تقریر

کے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد کے حالات ۲۔ بیعت کا سلسلہ ۳۔ خانہ جنگی کا سلسلہ

ان نکات پر بچوں کو تفصیل سے معلومات فراہم کی جائیں اور تقریر کے اختتام پر موضوع سے متعلق چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر طلبہ کی معلومات کا جائزہ لے لیا

جائے۔

H.W: س نمبر ۱ جز۔ i اور س ۲

#### منصوبہ بندی

دوسرا دن: (جنگِ جمل، جنگِ صفین)

آبادگی - جنگِ جمل: جنگِ جمل کے موضوع کیلئے استاد مندرجہ ذیل نکات پر اپنی تقریر تیار کریں اور طلبہ کو معلومات فراہم کریں۔

## تقریر کے نکات:

- ۱- حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کا مطالبہ ۲- نامعلوم قاتلوں کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی۔ ۳- شام کے علاقے میں ہونے والی بغاوت
  - ۴- حضرت علیؓ کے خلاف بدگمانی کا پھیلنا۔ ۵- بصرہ کے مقام پر فوج کا جمع ہونا۔ ۶- جنگ سے پہلے گفتگو اور تصفیہ کی امید
  - ۷- دوسرے فریق کی بدعہدی ۸- جنگ کا فیصلہ حضرت علیؓ کے حق میں
- ان نکات میں تقریر کے بعد طلبہ کو موضوع سے متعلق سوالات کا موقع دیا جائے۔

## جنگ صفین:

تقریر کے نکات درج ذیل ہیں:

- ۱- حضرت علیؓ کا امیر معاویہ کو پیغام ۲- حضرت علیؓ کا فوج لے کر شام کی طرف روانگی ۳- مصالحت کی ناکام کوشش اور جنگ کا آغاز
- ۴- جنگ بندی ۵- حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کی معزولی کا فیصلہ ۶- فیصلہ سے انحراف

ان نکات پر تقریر کرنے کے بعد طلبہ کو موضوع سے متعلق سوالات کی اجازت دی جائے۔ تقریر کے نکات کی وضاحت اور جنگ کا نقشہ کھینچنے کے لئے ضروری ہے کہ حوالہ جاتی کتب سے ضرور مدد لی جائے۔

H.W سوال نمبر (1) جز (iii) , سوال نمبر (۵) جز (iii)(i)

## تیسرا دن: (جنگ یرموک نہروان، شہادت اور نظام حکومت)

آمادگی: اعادے کے سوالات کے ذریعے

- س ۱: جنگ جمل کیوں ہوئی تھی؟ س ۲: جنگ جمل کا اختتام کس طرح ہوا تھا؟ س ۳: جنگ صفین کی وجوہات کیا تھیں؟ س ۴: جنگ صفین میں کیا فیصلہ ہوا تھا؟
- ان سوالات کے بعد طلبہ کو جنگ نہروان کے بارے میں تقریری انداز میں معلومات فراہم کی جائیں تقریر کے نکات درج ذیل ہیں۔

## جنگ نہروان:

- ۱- حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت ۲- عبداللہ بن وہب کے ہاتھ پر بیعت ۳- خارجیوں کے خلاف معرکہ
- جنگ نہروان پر تقریر کے بعد طلبہ کو سوالات کا موقع دیا جائے اور سوال و جواب کے بعد استاد طلبہ سے مندرجہ ذیل سوالات کر کے انکی معلومات کی جانچ کر لیں۔
- ۱- حضرت علیؓ کے ان اقدامات کی وجہ کیا تھی؟ ۲- جنگ جمل میں شام کے بجائے بصرہ کا رخ کیا؟ ۳- جنگ جمل میں فتح ہو جانے کے باوجود مال لوٹے اور تعاقب کرنے سے منع کیا۔

ان سوالات کے بعد طلبہ کو شہادت حضرت علیؓ کے واقعات و حالات بتائے جائے۔

۱- جنگ نہروان کے بعد خارجیوں کے زور کا خاتمہ ۲- تین خارجیوں کا حضرت علیؓ، امیر معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کے قتل کا فیصلہ

۳- حضرت علیؓ کی شہادت اور خلافت راشدہ کا خاتمہ

حضرت علیؓ کی شہادت سے متعلق تقریر کے بعد حضرت علیؓ کے نظام حکومت کے بارے میں طلبہ سے تبادلہ خیال کیا جائے اس مقصد کے لئے طلبہ کو دو دو کے گردہ میں حضرت علیؓ کے نظام حکومت سے متعلق کوئی دو نکات تحریر کرنے کا کام دیا جائے۔ ۵ منٹ کے بعد ہر گردہ سے اس کے نکات باری باری پوچھ لئے جائیں اس طرح طلبہ کی طرف سے تمام نکات آنے کے بعد استاد ان نکات کو جمع کر کے ایک خلاصہ بیان کر دے جس سے کہ نظام حکومت کا ایک واضح نقشہ سامنے آجائے۔

نظام حکومت سے متعلق ان نکات کو مد نظر رکھا جائے۔

۱- دور خلافت بے حد پر آشوب اور ہنگامہ خیز رہا اس کے باوجود نظام حکومت کو بہتر بنانے کے بہترین اقدامات کیے گئے۔

۲- احتساب کے معاملے میں سختی برتنا۔ ۳- بیت المال کے حساب میں حد درجہ احتیاط اور سختی

۴- مدینہ کو دار الحکومت بنانے کے بجائے کوفہ و دار الحکومت بنانا۔ ۵- داخلی امن و امان کی صورت حال

۶- محاصل اور مال گزاری کے شعبوں میں اصطلاحات س ۷- فوجی چوکیوں کا قیام اور قلعے کی تعمیر ۸- بغاوتوں پر کامیابی

H.W سوال نمبر ۱ - جز (vi)(v)(iv) , سوال نمبر ۳ , سوال نمبر ۴

چوتھادان (بحیثیت خلیفہ سیرت و کردار، گروپ ڈسکشن)

آمادگی: (بذریعہ گروپ درک)

طلبہ کو چار چار کے گروہ میں تقسیم کر کے حضرت علی کے بحیثیت خلیفہ سیرت و کردار کے حوالے سے نکات تحریر کرنے کیلئے کہا جائے۔ ۵ منٹ کے بعد ان نکات کو ہر گروہ سے باری باری سن لیا جائے۔

گروپ ڈسکشن: طلبہ کو ۷ کے گروہ میں تقسیم کر کے مندرجہ ذیل موضوعات کے بارے میں پانچ پانچ نکات تحریر کرنے کو کہا جائے۔

۱۔ حضرت علیؑ کو بحیثیت خلیفہ کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

ان موضوعات پر گروپ ڈسکشن کے بعد طلبہ سے نکات کن لئے جائیں۔

C.W: گروپ ڈسکشن H.W: ۶ س اور ۵ س

### مشقی کام

سوال نمبر ۱: ۱۔ حضرت علیؑ صحابہ اکرام میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ اور اعلیٰ درجہ کے خطیب سمجھے جاتے تھے۔

۲۔ لکھنا، پڑھنا جانتے تھے علم و فضل میں یکتا تھے، شجاعت و بہادری میں بھی انکا نمایاں مقام تھا۔

۳۔ غزوہ بدر اور احد میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

۴۔ غزوہ خیبر میں حضرت علیؑ کے ہاتھوں ہی اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

۵۔ اس موقع پر حیدر کا لقب ملا۔

۶۔ صرف نو برس کی عمر میں اسلام قبول کیا اور آپ اسلام قبول کرنے والے تیسرے فرد تھے۔

(ii) جنگ نہردان کے بعد خارجیوں کا زور ٹوٹ گیا مگر اس فرقے کے تین بچ جانے والے افراد نے تمام صورتحال کا ذمہ دار حضرت علیؑ، امیر معاویہ اور عمرو بن العاصؓ کو قرار دیا اور تینوں کے قتل کا فیصلہ کیا۔ اس حملے میں حضرت علیؑ کے سر پر گہرا زخم آیا اور اس زخم کی وجہ سے چند دن بعد ۱۲ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو حضرت علیؑ نے شہادت پائی۔

(iii) جنگ جمل دراصل حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے مطالبے میں جلد بازی کی وجہ سے ہوئی اس سے پہلے کہ حضرت علیؑ قصاص کے سلسلے

میں کچھ کرتے شام کی طرف سے ہونے والی بغاوت نے حالات بگاڑ دیے اور آپ کو قصاص کا معاملہ چھوڑ کر بغاوت سے نمٹنے کی تیاری کرنا پڑی۔ جو افراد قصاص

کا مطالبہ کر رہے تھے وہ حضرت علیؑ کی ان مجبور ہوں کو نہ مجھ سکے اور انکو یہ بدگمانی ہوئی کہ آپ قصاص لینے سے کترارہے ہیں ان افراد نے حضرت علیؑ پر دباؤ ڈالنے

کیلئے بصرہ کے قریب فوج جمع کر لی جسکی وجہ سے حضرت علیؑ سبجائے شام جانے کے بصرہ پہنچے اور اس کے نتیجے میں جنگ جمل ہوئی۔

(iv) حضرت علیؑ کے دور خلافت کی نمایاں باتیں:

۱۔ جگہ جگہ بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑا، پورا درخانہ جنگی کارہا۔ دور خلافت میں پہلی مرتبہ لوگوں کی بڑی تعداد نے خلیفہ کی بیعت سے انکار کیا۔

۲۔ صاحب رائے افراد بھی صورتحال کے حوالے سے ابہام کا شکار ہے۔

۳۔ مدینہ کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے کوف کو دار الحکومت بنایا۔

۴۔ امن و امان کی صورتحال کو قابو میں رکھا۔

۵۔ عوام سے رابطہ کو مضبوط کیا۔

۶۔ فوجی فلاح میں بہترین اصطلاحات کیں۔

(v) جنگ نہردان جنگ صفین کے فیصلے کے نتیجے میں ہوئی۔ جنگ صفین میں یہ فیصلہ ہوا کہ دو افراد کو حکم بنایا جائے گا اس فیصلے کو حضرت علیؑ کی فوج کے بعض افراد نے کفر قرار دیا کیونکہ انکا موقف تھا کہ فیصلہ کا حق صرف اللہ کو ہے۔ انسانوں کے فیصلے پر راضی ہونا کفر ہے۔ اس بغاوت نے خارجیوں کے گروہ کو تشکیل دیا جس کا سربراہ عبد اللہ بن وہب تھا ان افراد نے نہروان کے مقام پر حضرت علیؑ کی فوجوں کے ساتھ ایک خونریز جنگ لڑی اور شکست کھائی اور ساری فوج ماری گئی۔

(vi) حضرت علیؑ نے حکومتی اہلکاروں کی عمرانی اور احتساب کے معاملے میں سختی برتی۔ کئی گورنروں کو عوام کی شکایات پر ان کے عہدوں سے معزول کیا بیت المال کے حساب کتاب کے بارے میں حضرت علیؑ بے حد محتاط رہے اور حکومتی ملازمین سے بھی سختی سے حساب لیتے تھے۔ اس معاملے میں ذرا برابر بھی نرمی نہ کی ملکی انتظام کے

سلسلے میں ایک اہم قدم مدینہ کے بجائے کوفہ کو دارالحکومت بنانے کے فیصلے کا تھا کہ سیاسی شورشوں کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے شہر کی حرمت پامال نہ ہو۔ مال گزاری اور محاصل کے شعبوں میں بھی بہترین اصلاحات کی۔ فوجی انتظامات کے سلسلے میں فوجی چوکیاں اور دفاعی ضروریات سے کئی قلعے تعمیر کرائے۔

سوال نمبر ۲ :

- (i) خاندان بنو ہاشم (ii) کنیت: ابوالحسن (iii) لقب: اسد اللہ (iv) رسول اللہ سے رشتہ: چچا زاد بھائی اور داماد (v) کب اسلام قبول کیا: نو برس کی عمر میں (vi) دو نمایاں خصوصیات: اعلیٰ درجہ کے خطیب، شجاعت و بہادری میں نمایاں مقام (vii) کب خلیفہ بنے: ۲۱ ذی الحجہ ۳۵ ہجری (viii) دور خلافت کتنا رہا: پانچ سال (ix) کب شہادت پائی: ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری (x) دور خلافت کی نمایاں بات: مسلمانوں میں تفرقہ، خانہ جنگی کی کیفیت

سوال نمبر ۳

- (i) کیونکہ بصرہ میں حضرت علیؑ کے قصاص کا بدلہ لینے والے افراد جنگ کی تیاریوں کے ساتھ پہنچ گئے تھے اس لئے پہلے یہ ضروری تھا اس معاملے سے پہلے نمٹا جائے۔  
(ii) خارجیوں کے خلاف فوجی کارروائی اس لئے کرنی پڑی کیونکہ یہ ان کا فتنہ ختم کرنے کے لئے ضروری تھا یہ گروہ اپنے سوا تمام افراد کو کافر کہتا تھا اور سب کو واجب القتل قرار دے کر امن و امان کی صورت حال کو بے حد خراب کر دیا تھا۔  
(iii) بیت المال حکومت کے پاس عوام کی امانت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں مسلمانوں میں کچھ لاپرواہی پیدا ہوئی تھی۔ لہذا آپؐ نے بیت المال کے حساب کتاب میں ذرہ برابر نرمی نہیں برتی۔

(iv) مدینہ کے بجائے کوفہ کو دارالحکومت اس لئے بنایا کہ سیاسی شورشوں کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ کے شہر کی حرمت پامال نہ ہو۔

(v) یہ جنگ مسلمانوں کے درمیان غلط فہمی کے نتیجے میں ہوئی تھی لہذا فاتح اور مفتوح کے احکامات یہاں لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۴: خالی جگہ پر کریں:

- (i) عبداللہ بن وہب (ii) جمل (iii) شام (iv) رجب ۶۳ (v) حضرت عائشہؓ (vi) ۳۷ ہجری (vii) عمر بن العاصؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ  
(viii) خارجی (ix) خارجیوں (x) خارجیوں

سوال نمبر ۵:

سوال نمبر ۶: یہ سوال کتاب کے نئے ایڈیشن میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

گروپ ڈسکشن:

(i) حضرت علیؑ کو بحیثیت خلیفہ کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

۱۔ حضرت علیؑ کی بیعت کا مسئلہ سرفہرست تھا کیونکہ امیر معاویہ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ۲۔ جگہ جگہ بغاوت سے نمٹنا پڑ رہا تھا۔

۳۔ مسلمانوں کا مسلمانوں کے خلاف صرف آراء ہونے کا مسئلہ ۴۔ مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہو جانا۔ ۵۔ خارجیوں کا ظہور اور ان کی سرکوبی

(ii) ۱۔ کچھ سازشی عناصر نے مسلمانوں کے آپس کے اختلافات کو بہت بڑھایا۔ ۲۔ جذباتی اور ہنگامی فضاء کا پیدا ہونا ۳۔ ہنگامی حالات کی وجہ سے مسلمانوں

کے کچھ غلط فیصلے ہوئے۔ ۴۔ صورتحال کے غیر واضح ہونا اور جلد بازی کے فیصلے ہونا۔ ۵۔ عصیانی جذبات سے کام لینا۔

اتقہ نمبر ۱:

سرور عالم ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر جانے کے تین دن بعد تک علیؑ لوگوں کی امانتیں واپس لوٹاتے رہے اور اس کام سے فارغ ہونے کے بعد یکا یک پس پردہ چلے گئے پھر کسی نے انہیں مکہ میں نہ دیکھا۔ قریش نے بھی ان کی گم شدگی کو درخور اعتنا نہ سمجھا کیونکہ ان کی تمام توجہ کا مرکز صرف سرور عالم ﷺ کی گرفتاری تھا۔ ربیع الاول اھ کا پہلا عشرہ تھا اور سرور عالم ﷺ ہجرت کے بعد ابھی تک قبائیں ہی تشریف فرما تھے کہ ایک دن آپ نے علیؑ کو یکا یک اپنے سامنے موجود پایا۔ شکستہ اور میلہ لباس، اترا ہوا چہرہ، زخمی پاؤں پھٹے ہوئے تلوے، لیکن آنکھوں میں دلی مسرت کی چمک نمایاں تھی۔

حضرت علیؓ کو یوں غیر متوقع طور پر اپنے سامنے پا کر سرد عالم ﷺ کے سینہ مبارک سے ان کے لئے محبت اور شفقت کا ایک طوفان امنڈ پڑا۔ آپ نے بے اختیار آگے بڑھ کر انہیں اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا۔ اور دیر تک پیار کرتے رہے۔ علیؓ کے پائے لگا اور حالت زار دیکھ کر رحمۃ اللعالمین ﷺ کے قلب شفیق میں ان کے لئے محبت کی لہریں اٹھنے لگیں اور چشم مبارک سے آنسو بہہ نکلے۔ آپ کی اس جذباتی کیفیت کو دیکھ کر حاضرین پر بھی رقت طاری ہو گئی اور فضا میں دیر تک خاموشی طاری رہی۔

لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کے بعد حضرت علیؓ نے مکہ مکرمہ سے یرب جانے والی شاہراہ پر اس طرح سفر کیا کہ کپڑے سے منہ چھپائے، کمر سے تلوار لٹکائے، رات کی تاریکی میں نہایت احتیاط سے قدم رکھتے ہوئے محوسفر ہوتے۔ اور دن کی روشنی میں چھپے رہتے تھے۔ اب اس قدر طویل سفر کرنے کے بعد نہایت خستہ حالت میں قیام میں پہنچ کر اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ یہ سارا سفر انہوں نے تنہا اور یا بیادہ طے کیا تھا اس لئے پاؤں پھٹ گئے تھے جنہیں دیکھ کر سرد عالم ﷺ پر رقت طاری ہوئی تھی جب آپ کی طبیعت ذرا سنبھلی تو آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے پاؤں پر لگایا جس سے ان کے پاؤں بالکل ٹھیک ہو گئے اور اس کے بعد پھر انہیں ایسی تکلیف کبھی نہ ہوئی۔ سرد عالم ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھی حضرت کلثوم بن ہدم کے مکان پر اپنے ساتھ ہی ٹھہرایا۔ تاکہ آپ کی رفاقت سے محروم نہ رہیں اور اس کا سبب آپ کی وہ محبت تھی جو آپ کو علیؓ سے تھی۔

واقعہ نمبر ۲:

تبوک کے موقع پر مکمل جنگی تیاریوں کے بعد جب ۹ ہجری میں تیس ہزار مجاہدین مدینہ کے شمال میں تین میل کے فاصلے پر مقام جرف میں جمع ہو گئے تاکہ سالار لشکر خود اس لشکر کا معائنہ کر سکیں۔ سرد عالم ﷺ لشکر میں موجود تھے کہ حضرت علیؓ خلاف توقع ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حالانکہ آپ انہیں مدینہ میں اہل بیت کی نگرانی کے لئے چھوڑ آئے تھے۔ انہیں اس طرح غیر متوقع اپنے سامنے دیکھ کر سرد عالم ﷺ نے دریافت فرمایا: علیؓ۔۔۔۔۔ تم یہاں؟“

علیؓ: ہاں۔ یا رسول اللہ

سرد عالم ﷺ: ”کیوں؟“

علیؓ: یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اسی لئے مجھے عورتوں اور بچوں کی نگہبانی کے لئے پیچھے چھوڑ رہے ہیں“

سرد عالم ﷺ کے روئے انوار پر ہلکا سا تبسم نمایاں ہوا اور آپ نے فرمایا! علیؓ۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

علیؓ کی پریشانی جاتی رہی۔ مسرت کی لہریں اٹھنے لگیں اور آپ شاداں و فرحاں واپس مدینہ کی طرف چل دیئے۔ ادھر لشکر اسلام تبوک میں پہنچ کر خیمہ زن ہو گیا اور تیس دن تک وہاں موجود رہا لیکن نہ غسانوں کو اس پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی اور نہ قیصری فوجوں کا نشان تک دکھائی دیا۔ ان سب پر دہشت طاری ہوئی تھی اور وہ یہ سوچ کر بدحواس ہو رہے تھے کہ یہ مسلمان کس قدر نڈر ہیں جو اپنے مرکز سے سینکڑوں میل دور خود ہماری سرحدوں کے اندر اس بے باکی سے آ بیٹھے ہیں گویا موت و حیات ان کے نزدیک ایک کھیل تماشہ ہے۔

# رہنما سا تذہ برائے اسلامیات

## ہمارا مشن

انسانی فکر کے تمام زاویوں کو اسلامی بنیادوں پر نئے سرے سے استوار کرنے کے لئے  
تعلیمی میدان میں سرگرم افراد کو بصیرت فراہم کرنا

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ



### **Educational Research Institute**

F-77 Block B , North Nazimabad Karachi

Phone: 021-3664151, Fax: 021-36626236

Email: [contact@eri.edu.pk](mailto:contact@eri.edu.pk)

Website: [www.eri.edu.pk](http://www.eri.edu.pk)